قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین
بہشتی ثمر
حصہ اوّل
ناشر مکتبہ اشرفیہ محمد علی روڈ بمبئی
ٹائٹل احمد حسین لکھنوی

یا اَیُّھَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ یُّقْبَضَ الْعِلْمُ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا یَعْلَمُ

اے لوگو! تحصیل علم کو لازم پکڑو اس سے پہلے کہ وہ اٹھا لیا جاوے اور ارشاد ہے خرابی ہے بے علم کے لئے

برائے متعلمین مدارس و مکاتب اسلامیہ

ایں کتاب مستطاب انتخاب بہشتی زیور و گوہر کہ مشتمل بر اضافات جدیدہ و سوالات مفیدہ

مسمّٰی بہ

بہشتی ثمر

(حصہ اوّل)

منتخبہ

حضرت مخدومی سیدی مولانا شاہ محمد عیسیٰ صاحب الہ آبادی قدس اللہ سرہٗ
از خلفائے اجل حکیم الامتہ مجدد الملّتہ مرشدی و مولائی حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ
تحریر نمود

ناشر و طابع

مکتبہ اشرفیہ ۳۶/۱ محمد علی روڈ بمبئی ۳

سنہ ۱۹۷۰ء

قیمت حصہ اوّل
تین روپیہ ۷۵ پیسہ

قیمت ہر دو حصہ سات روپیہ

التماس

(از مخدوم مکرم حضرت حافظ محمد یٰسین صاحب مدظلہٗ خلیفہ حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب قدس سرہٗ)

۱۔ عرض ہے کہ بہشتی ثمر کے لکھے جانے کی غرض وغایت واضح طور پر خود حضرت سیدی مخدومی جناب مولانا محمد عیسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ میں تحریر فرمائی ہے۔ مزید لکھنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم یہ بات بطور مفید مشورہ عرض ہے کہ یہ کتاب نہ صرف بچوں کے لئے نافع ہے۔ بلکہ بڑوں کے لئے بھی بڑی کارآمد سفر وحضر میں ساتھ رکھنے کے لائق ہے۔ اس میں عقائد نماز زکوٰۃ وغیرہ کے علاوہ ہر وقت کے ضروری مسائل بھی درج ہیں۔ حضرتؒ نے مقدمہ میں اس بات کی صراحت کردی ہے کہ یہ کتاب تلخیص ہے بہشتی زیور و بہشتی گوہر کی کوئی مستقل تصنیف نہیں ہے۔

۲۔ مناسب ہے کہ اس کتاب کو برابر مطالعہ کیا جائے تاکہ بوقت ضرورت سنت ہی کے مطابق اعمال کا صدور ہو۔ احکام ومسائل نہ جاننے سے بڑی بڑی غلطیاں ہوجاتی ہیں اور اس کو پتہ بھی نہیں چلتا۔ بعض اوقات ناواقفیت کی وجہ سے اجر وثواب سے محروم ہوجاتا ہے والعیاذ باللہ منہ۔ غرض مولاناؒ نے یہ بہت بڑی خدمت انجام دی ہے اور اپنی غایت وشفقت سے اس حقیر کو بھی شریک کار رکھا اور نقل وغیرہ کا کام لیا اللہ تعالیٰ قبول فرماکر ذریعہ نجات بنادیں۔ مسائل کے علاوہ اور جو مضامین ہیں معتبر کتب سے اس حقیر نے بچوں اور بڑوں کے فائدہ کے لئے اضافہ کیا ہے اللہ تعالیٰ اس اضافہ وضمیمہ کو بھی اصل کی طرح قبول ونافع بنائے۔ والسلام۔

محمد یٰسین مدرس پرائمری درجات اسلامیہ کالج۔ الٰہ آباد

شوال سنہ ۹۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

بعد الحمد والصلوٰۃ عرض ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہشتی زیور مؤلفہ حضرت مرشدنا و مقتدانا حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت فیوضہم و برکاتہم تعامل و تداول سے ایک نہایت نافع کتاب ثابت ہوئی مگر چونکہ دراصل یہ کتاب عورتوں کے لئے لکھی گئی تھی اس لئے مردوں کے مسائل کے لئے خاص تنبیہات و تتمات کی ضرورت ہوئی چنانچہ اسی ضرورت کے دفعیہ کے لئے بہشتی گوہر تالیف کیا گیا مگر اس میں شکل مسائل تبعاً آگئے بہشتی زیور مطبوع جدید میں شرمناک مسائل کا مجموعہ بھی اخیر میں کر دیا گیا تاکہ مبتدیوں کے پڑھانے میں دقت نہ ہو مگر تاہم مبتدی بچوں کے لئے اس کی ضرورت تھی کہ ابتدا میں بالخصوص ضروری سہل مسائل کا انتخاب پڑھایا جاوے اور چونکہ پنجاب وغیرہ کے رسائل اس باب میں ناکافی معلوم ہوئے اس لئے اس وقت مکاتب اسلامیہ کی طرف سے ایسے رسالہ کی از حد ضرورت محسوس کی گئی چنانچہ ڈپٹی انسپکٹر صاحب مکاتب اسلامیہ کی طرف سے ایسے رسالہ کی تحریک بھی کی گئی۔ بنا بریں بفحوائے آیہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى یہ تلخیص مسمیٰ بہشتی ثمر محض حسبۃً للہ برائے افادۂ طلبار مکاتب اسلامیہ خصوصاً و عامۃ المسلمین کے لئے عموماً تالیف کیا گیا جس میں حسب ذیل امور کی رعایت ملحوظ رکھی گئی ہے۔

(۱) جو مسائل مبتدیوں کے لئے نہایت ضروری و سہل تھے بہشتی زیور حصہ اوّل و دوم و سوم سے انتخاب کئے گئے جو شرمناک مسائل تھے قبل از ضرورت سمجھ کر نہیں لئے گئے۔

(۲) حاشیہ پر بعض مقامات کی توضیح کی گئی ہے جن پر احقر کا نام لکھا ہوا ہے وہ احقر کی طرف اور جن پر ناقل عفی عنہ لکھا ہے وہ حافظ محمد یسین صاحب مریاڈیہی کی طرف منسوب کئے جاویں۔

(۳) سجدۂ سہو کے بیان میں اکثر مسئلوں میں ان واجبات کو بھی مابین قوسین لکھ دیا گیا ہے جس کے ترک سے سجدۂ سہو واجب ہوا ہے تاکہ طالب علم کی نظر وسیع ہو جائے اور واجبات صلوٰۃ کی مشق و یاد داشت ہو جائے۔

(۴) سوالات مشقیہ کا اضافہ ہر باب کے اخیر میں کر دیا گیا ہے معلّم کو چاہئے باب ختم ہو جانے کے بعد ان سوالات کی مشق ضرور کرا دیویں تاکہ طالب العلم کو مسائل ذہن نشین ہو جاویں۔

(۵) اس تلخیص کے دو حصّے کر دیئے گئے ہیں تاکہ مبتدیوں کے لئے حسب موقع ششماہی یا سالانہ کورس متعین کرنے میں سہولت ہو۔

(۶) بعض جگہ متن میں مابین قوسین حسب رعایت مقامات حافظ محمد یٰسین صاحب نے کچھ اضافے بھی کئے ہیں، جو اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ نہایت مفید ثابت ہوں گے۔

(۷) اس انتخاب کے پڑھا کر بہشتی زیور کے کُل حصّے بالتفصیل پڑھا دئے جاویں تاکہ پڑھے ہوئے مسائل پختہ بھی ہو جاویں اور تفصیلی و مشکل مسائل کے ذہن نشین ہونے کی قابلیت بھی اس وقت تک پیدا ہو جائے اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے طالب علم بہشتی زیور کے کُل حصّے نہ پڑھ سکے تو اس تلخیص سے تو ضروری مسائل سے واقفیت ہو جاوے گی۔

(۸) چند ضروری باتوں کی اطلاع خاتمہ میں درج ہے اس کو بھی ملاحظہ کر لیا جاوے۔

(۹) اس تالیف میں حافظ محمد یٰسین صاحب مریاڈیہی نے ہر طرح کی امداد فرمائی ہے اس لئے اُمید ہے کہ اصل مؤلف بہشتی زیور حضرت مولانا مداللہ تعالیٰ ظلہم نیز اس خاکسار و حافظ صاحب موصوف کے حق میں مستفیدین دُعائے خیر سے دریغ نہ فرمائیں۔

کتبہ الاحقر محمد عیسیٰ عفی عنہ

سابق مدرس عربی و فارسی گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج الٰہ آباد

یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۴۵ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

عقیدوں[1] کا بیان

عقیدہ۔ تمام عالم[2] پہلے بالکل ناپید تھا پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

عقیدہ۔ اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا نہ اُس کے کوئی بی بی ہے۔ کوئی اس کے مقابل[3] کا نہیں۔

عقیدہ۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ۔ وہ زندہ ہے ہر چیز پر اُس کو قدرت ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے سُنتا ہے۔ جو چاہے کرتا ہے کوئی اُس کی روک ٹوک کرنے والا نہیں وہی پوجنے کے لائق ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اپنے

---

[1] لڑکو! دل میں پکے طور سے جو بات جم جائے اس کا نام عقیدہ اور یقین ہے پس جو پکے طور سے ان عقیدوں کو نہ مانے یا مذاق اُڑاوے اس کو ہرگز مسلمان مت سمجھو انھیں عقیدوں کو عقائد اسلامی اور اس کے ماننے والے کو مسلمان کہتے ہیں اب تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ یہ کتنی ضروری بات ہے ۱۲ ناقل۔

[2] عالم کے معنی ہیں جہان یعنی زمین و آسمان وغیرہ پہلے کچھ نہ تھا ۱۲ [3] اس کے برابری کے لائق نہیں۔ ناقل۔

بندوں پر مہربان ہے۔سب عیبوں سے پاک ہے۔ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں دُعا قبول کرنے والا ہے۔اُسی نے سب کو پیدا کیا۔وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا۔وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اس کو حاصل ہیں بُری اور نقصان کی کوئی صفت اس میں نہیں نہ اس میں کوئی عیب ہے۔

عقیدہ۔اُس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اُس کی کوئی صفت کبھی نہیں جا سکتی۔

عقیدہ۔بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گُناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔گناہ کے کام سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

عقیدہ۔اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔

عقیدہ۔کوئی چیز خُدا کے ذمہ ضروری نہیں وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔

عقیدہ۔بہت سے پیغمبر[1] اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔گنتی اُن کی پوری طرح اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے اان کی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی

---

[1] ایسے ہی لوگوں کو نبی اور اللہ کے رسول بھی کہتے ہیں ۱۲ ناقل

اور مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں) ان میں سب سے پہلے آدم[1] علیہ السلام تھے اور سب کے بعد ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ ان میں بعضے بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، لوط علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحیٰی علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام۔

عقیدہ۔ سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلائی اس لیے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم اُن سب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں اُن پر بھی اور جو نہیں معلوم اُن پر بھی۔

عقیدہ۔ پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے سب میں زیادہ مرتبہ ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔

---

[1] سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام ہی ہیں اور آپ ہی سب آدمیوں کے والد ہیں۔ حوا علیہا السلام آپ کی زوجہ تھیں جو ہم تمام آدمیوں کی والدہ ہیں۔ آدم علیہ السلام کی قبر ہندوستان کے جنوب جزیرہ سیلون لنکا میں ہے اور حوا علیہا السلام کی جدہ (ملک عرب) میں ہے واللہ اعلم ۱۲ ناقل عفی عنہ، بعض مورخین کے نزدیک کوہ ابوقبیس ملک عرب میں دونوں حضرات کی قبر ہے۔

عقیدہ - ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکے سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکے میں پہنچا دیا اس کو معراج کہتے ہیں۔

عقیدہ - اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے اُن کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے اُن کو فرشتہ کہتے ہیں۔ بہت سے کام اُن کے حوالہ ہیں وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ جس کام میں لگا دیا گیا ہے اُن میں لگے ہوئے ہیں۔ اس میں چار فرشتے[1] بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام۔ حضرت میکائیل[2] علیہ السلام۔ حضرت اسرافیل[3] علیہ السلام حضرت عزرائیل[4] علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی ان کو جن کہتے ہیں۔ اس میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کے اولاد بھی ہوتی ہے ان میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

عقیدہ - مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دُنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر صاحب کی خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے

---

[1] ان فرشتوں کے کام یہ ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پاس سے نبیوں کے پاس حکم پہنچاتے رہے جس کو وحی کہتے ہیں۔ [2] حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد بندوں کو روزی پہنچانا ہے۔ [3] حضرت اسرافیل علیہ السلام جب قیامت قریب آئے گی تو صور پھونکیں گے [4] حضرت عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرتے ہیں ۱۲ ناقل۔

کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں ان باتوں کو کرامت[1] کہتے ہیں۔

عقیدہ۔ ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جاوے نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ۔ خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جائے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہوں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز، روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی جو گناہ کی باتیں ہیں اُس کے لئے درست نہیں ہو جاتیں[2]۔

عقیدہ۔ جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر اُس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دیوے تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہیئے۔

عقیدہ۔ ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اُس کو کشف[3] اور الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور

---

[1] ولی کے لئے کرامت شرط نہیں ہے یعنی ایسے شخص سے اگر ایسی باتیں نہ ظاہر ہوں تو یوں نہیں کہہ سکتے یہ ولی نہیں۔ توبہ توبہ۔ بلکہ ایسے آدمی سے اگر اس طرح کی باتیں ظاہر ہوں تو انکار مت کرو اس کا نام کرامت ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ [2] اس لئے جس کو شریعت کے خلاف دیکھو اُس کے پاس بھی مت بیٹھو نہ ان کی جاہلانہ بکواس سنو۔

کار شیطاں می کند نامش ولی گر ولی اینست لعنت بر ولی ۱۲ ناقل

[3] یہ بھی ولی کے لئے شرط نہیں بلکہ اس کے لئے اسلام و انسان ہونا بھی شرط نہیں۔ پس اگر کسی کو کشف ہو اور اس کی حالت شریعت کے موافق نہ ہو تو اس کو ولی سمجھنا جائز نہیں اور جس کی حالت موافق کتاب و سنت ہو چکا ہے اس سے کچھ بھی ظاہر نہ ہو اس کی ولایت میں شک نہیں حاصل یہ کہ شرط ولایت اللہ کے ساتھ تعلق کا ہونا ہے جس کی علامت کمال اتباع شریعت ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

اگر شرع کے خلاف ہے تو رد ہے۔

عقیدہ - اللہ اور رسولؐ نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلادیں، اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

عقیدہ - اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی اُمتوں کو دین کی باتیں بتلائیں ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن مجید ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گُمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

عقیدہ - ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جس جس مسلمان نے دیکھا ہے ان کو صحابہ[1] کہتے ہیں۔ ان کی بڑی بڑی بزرگیاں ہیں ان سب سے محبّت اور اچھا گُمان رکھنا چاہیے۔ ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ بیٹھے اور دین کا بند وبست کیا اس لئے یہ اوّل خلیفہ کہلاتے ہیں تمام اُمت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دوسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] بشرطیکہ ان کا حالت اسلام میں انتقال بھی ہوا ہو ۱۲۔ اور اسی طرح جو عورتیں ہوں ان کو صحابیات کہتے ہیں ۱۲ ناقل۔

یہ تیسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ ۔ صحابی لوگوں کا اتنا بڑا رُتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ ۔ پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں اور اولاد میں سب سے بڑا رُتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔

عقیدہ ۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ اور رسولؐ کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے اور رسولؐ کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا اس میں عیب نکالنا یا اُس کے ساتھ مذاق اُڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ ۔ قرآن و حدیث کے کُھلے کُھلے مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بددینی کی بات ہے۔

عقیدہ ۔ گُناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ ۔ گُناہ چاہے جتنا بڑا ہو جب تک اُس کو بُرا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

عقیدہ ۔ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا نااُمید ہو جانا کُفر ہے۔

عقیدہ ۔ غیب کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔

عقیدہ ۔ جب آدمی مَر جاتا ہے اگر گاڑا جاوے تو گاڑنے کے بعد ورنہ جس حال میں ہو اُس کے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو مُنکرؔ دوسرے کو نکیر کہتے ہیں آکر سوال کرتے ہیں۔ تیرا پروردگار کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں۔ اگر مُردہ ایماندار ہوا تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے پھر اس کے لئے سب طرح کا چین ہے۔ جنّت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور وہ مزے میں پڑکر سو رہتا ہے اور اگر مُردہ ایماندار نہ ہوا تو سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں پھر اس پر بڑی سختی کرتے ہیں اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے مگر یہ سب باتیں مُردہ کو معلوم ہوتی ہیں ہم لوگ نہیں دیکھتے جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اُس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

عقیدہ۔ مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مُردے کا جو ٹھکانا ہے دکھلایا جاتا ہے جنّتی کو جنّت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت بڑھاتے ہیں۔

عقیدہ۔ مُردے کے لئے دُعا کرنے سے کچھ خیرات دے کر بخشنے سے اُس کو ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اُس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ [1]

عقیدہ۔ اللہ اور رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف

[1] مگر یہ ہرگز اعتقاد نہ رکھے کہ جو چیز خیرات کی گئی ہے یا مساکین کو کھانا کھلایا ہے بجنسہٖ وہی چیز مُردے کو پہنچتی ہے یہ عقیدہ باطل ہے کما قال اللہ تعالیٰ لن ینال اللہ لحومھا ولا دمائھا ولکن ینالہ التقوی منکم۔ بلکہ اس کا ثواب پہنچتا ہے بشرطیکہ خالص اللہ تعالیٰ ہی کے لئے وہ کھانا دیا گیا ہو ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

سے بادشاہی کریں گے۔ کانا دجّال نکلے گا اور دُنیا میں بہت فساد مچائے گا اُس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان پر سے اُتریں گے اور اُس کو مار ڈالیں گے۔ یاجوج ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں وہ تمام زمین پر پھیل پڑیں گے اور بڑا ادھم مچائیں گے پھر خُدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا۔ مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید اُٹھ جاوے گا اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مر جاویں گے اور تمام دُنیا کافروں سے بھر جائے گی اور اس کے سوائے اور بہت سی باتیں ہوں گی۔

عقیدہ ۔ جب ساری نشانیاں پوری ہو جاویں گی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خُدا کے حکم سے صور پھونکیں گے یہ ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں گے تمام مخلوقات مر جاویں گی اور جو مر چکے ہیں اُن کی روحیں بیہوش ہو جاویں گی مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہو گا وہ اپنے حال پر رہیں گے ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جاوے گی۔

عقیدہ ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جائے تو دوسری بار پھر صور پھونکا جاوے گا اس سے سارا عالم پھر پیدا ہو جائے گا۔ مُردے زندہ ہو جاویں گے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھا ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جاویں گے آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کریں گے۔ ترازو کھڑی کی جاوے گی بھلے بُرے عمل

تولے جاویں گے ان کا حساب ہوگا بعضے بے حساب جنت میں جاویں گے نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو حوض کوثر کا پانی پلاویں گے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چلنا ہوگا جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہوکر بہشت میں پہنچ جاویں گے اور جو بد ہیں اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

عقیدہ۔ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اس میں سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو موت نہ آئے گی۔

عقیدہ۔ بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے اُس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔

عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دیدے یا بڑے گُناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور اس پر بالکل سزا نہ دے۔

عقیدہ۔ شرک اور کُفر کا گُناہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا اور اس کے سوا اور گُناہ جس کو چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کر دے گا۔

عقیدہ۔ جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور رسول نے اُن کا بہشتی ہونا

بتلا دیا ہے ان کے سوا کسی اور کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے البتہ اچھے نشان دیکھ کر اچھا گمان اور اُس کی رحمت سے اُمید رکھنا ضروری ہے۔

عقیدہ - بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا اس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔

عقیدہ - دُنیا میں جاگتے ہوئے ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

عقیدہ - عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا بُرا ہو مگر جس حالت[1] پر خاتمہ ہوتا ہے اس کے موافق اس کو اچھا بُرا بدلہ ملتا ہے۔

عقیدہ - آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ[2] کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اس وقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔

---

[1] حالت سے مطلب باطنی حالت ہے یعنی جس عقیدہ جس خیال جس قسم کی محبت و تعلق میں دم نکلتا ہے اُس کے موافق بدلہ ہوگا اگر اللہ اور رسولؐ کے خیال میں دم نکلا تو سبحان اللہ کیا کہنا اگر دُنیا کی محبت لے کر مرا تو اللہ پناہ میں رکھے بُرا ہوا، یہ مطلب ہے اُس کا ظاہری حالت جسم کپڑے کی مُراد نہیں جیسے جاہل عورتوں کا عقیدہ ہے کہ عین جانکنی کے وقت کپڑے بدلنے کی فکر کرتی ہیں ۱۲ ناقل۔

[2] توبہ کے لئے پشیمانی و ندامت شرط ہے اور آئندہ کے لئے اس کا پکا ارادہ بھی کرے کہ اب ایسا کام نہ کروں گا صرف مُنھ سے کہہ لینا یا مُنہ پر تھپڑ مار لینا کافی نہیں اور اگر ہنسی سے ایسا کرتا ہے تو بہت سخت گناہ ہے سلب ایمان کی علامت ہے واللہ الهادی ۱۲ ناقل۔

سوالات

(۱) بدعت کس کو کہتے ہیں؟

(۲) معراج کی تعریف کرو۔ حضرت سب سے پہلے مکے سے کہاں تشریف لے گئے؟

(۳) چاروں خلیفوں کے کیا نام تھے اور سب میں افضل کون تھے؟

(۴) سات پیغمبروں کے نام بتلاؤ مع اوّل و آخر پیغمبروں کے؟

(۵) جو اللہ تعالیٰ کو ایک مانے اور اس کی سب صفتوں کو بھی مانے مگر وہ صفتیں اوروں میں بھی سمجھے تمہارے نزدیک وہ آدمی کیسا ہے؟

(۶) مرنے کے بعد کیا واقعات پیش آتے ہیں؟

(۷) قیامت کی کیا علامتیں ہیں بیان کرو؟

(۸) ولی کیسے آدمی کو کہتے ہیں؟

(۹) شریعت کے خلاف جو عقیدہ رکھے یا عمل کرے وہ بھی ولی ہو سکتا ہے؟

کفر اور شرک کی باتوں کا بیان

کُفر پسند کرنا کسی دوسرے سے کُفر کی بات کرانا۔ کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلاں بات حاصل ہو جاتی۔ اولاد وغیرہ کسی کے مر جانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا کہ خُدا کو بس اسی کا مارنا تھا، خُدا کو ایسا نہ چاہیئے تھا، ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا، خُدا اور رسولؐ کے حکم کو بُرا سمجھنا اس میں عیب نکالنا کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا اس کو عیب لگانا، کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے، نجومی، پنڈت یا جس پر جن چڑھا ہو اُس سے غیب کی خبریں پوچھنا، فال کُھلانا اور پھر اُس کو سچ جاننا، کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مُرادیں مانگنا، روزی، اولاد مانگنا، کسی کے نام کا روزہ رکھنا، کسی کو سجدہ کرنا، کسی چیز پر چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، کسی جگہ کا کعبہ کے برابر ادب و تعظیم کرنا، کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا، چوٹی رکھنا، بدھی پہنانا، فقیر بنانا، علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا، اچھی بُری تاریخ اور دن کو پوچھنا، شگون لینا، کسی مہینہ یا تاریخ کو منحوس سمجھنا تصویر رکھنا خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اُس کی تعظیم کرنا (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر نہ جاننا بلکہ آپ کے الوہیت کا قائل ہونا۔ اپنے کو اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی ولی بزرگ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بندہ جاننا، آپ کو مثل اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب جاننا۔ ناقل)۔

بدعتوں، بُری رسموں اور بُری باتوں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میلہ کرنا، چراغ جلانا، عورتوں کا وہاں جانا، چادریں ڈالنا، پختہ قبریں بنانا، تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا۔ علم وغیرہ رکھنا اُس پر حلوا مالیدہ چڑھانا، تعزیہ کو سلام کرنا، کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا (محرم کے مہینہ میں کوئی کام خوشی کا نہ کرنا (ناقل) تیجہ چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں ساری خاندانی رسمیں کرنا، خصوصًا قرض[1] دام کر کے ناچ رنگ کرنا ہولی دیوالی کی رسمیں کرنا، سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کہنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جُھک جانا، دیور، بھاوج، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد بھائی بہنوں کے سامنے بے محابا آنا، راگ گانا بجانا سُننا، بھانڈ، طوائفوں اور ڈومنیوں کا نچانا، نسب پر فخر کرنا، شیخی سے مہر زیادہ مقرر کرنا، غمی میں چلاّ کر رونا، استعمالی گھڑے توڑ ڈالنا، سادی وضع کو معیوب جاننا (اسلامی وضع کو بہتر نہ سمجھنا، اور اس کو اختیار نہ کرنا (ناقل) کم رونے کے لئے بچوں کو افیون کھلانا یا کسی بیماری میں شیر کا دودھ یا اُس کا گوشت کھلانا، اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کے اتنا لکھ دیا ہے۔

---

[1] اگر کوئی قرض نہ کرے تو بھی جائز نہیں اگر نام و نمود مقصود ہے تب تو اس رسم میں کسی نوع سے شریک ہونا دعوت قبول کرنا جائز نہیں بفرض محال کسی کا خیال نام و نمود کا بھی نہ ہو اور قرض بھی نہ کرے تو اتباع رسم اور دوسروں کے ابتلاء کے خیال سے بھی جائز نہیں۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

بعضے بڑے بڑے گناہ جن پر بہت سختی آئی ہے

خُدا سے شرک کرنا، ناحق خون کرنا، (خواہ کسی طرح ہو، ٹونہ، ٹوٹکہ، جادو، منتر سے ہو یا بذریعہ عمل سب اسی خون میں داخل ہے ۱۲ (ناقل عفی عنہ) ماں باپ کو ستانا، یتیموں کا مال کھانا، جیسے اکثر عورتیں (بعد شوہر کے مرنے کے) تمام مال و جائداد پر قبضہ کر کے چھوٹے بچوں کا حصہ اُڑاتی ہیں، لڑکیوں کا حصہ میراث کا نہ دینا، اور زمینداروں کا ظلماً کسی سے کام لینا، ہری بیگاری لینا، زمیندار و کاشتکار کو خود رو گھاس وغیرہ نہ کھانا، دوسرے کے مویشیوں یا آدمیوں کو چرنے چھیلنے نہ دینا، قدرتی چشمے اور سوتوں اور دریاؤں کی مچھلی کسی کو پکڑنے نہ دینا یا اُن مچھلیوں کا بیع کرنا، ظلماً دوسروں سے چھین لینا، ظلم کرنا، کسی کو اُس کے پیٹھ پیچھے بدی سے یاد کرنا، وعدہ کر کے پورا نہ کرنا، امانت میں خیانت کرنا، خُدا کا کوئی فرض مثل نماز و روزہ، زکوٰۃ، حج کو چھوڑ دینا، قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا، جھوٹ بولنا، خُدا کے سوا کسی کی قسم کھانا یا اس طرح قسم کھانا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔ ایمان پر خاتمہ نہ ہو، بلا عذر[1] نماز قضا کر دینا، کسی مسلمان کو کافر، بے ایمان وغیرہ کہنا، چوری کرنا، بیاج لینا (اور بیاج صرف اسی کو نہیں کہتے کہ کچھ روپیہ دے کر کچھ دنوں کے بعد اس سے زیادہ روپیہ لے بلکہ قرض دے کر جو بھی نفع حاصل کرے گا سب بیاج ہے مثلاً اس کے

[1] عذر سے مراد اپنا بناوٹی عذر نہیں بلکہ شرعی عذر جیسے سو جانا، بھول جانا، بیہوش ہو جانا وغیرہ ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

دباؤ سے کام لینا یا مزدوری کم دینا۔ اسی طرح رہن سے فائدہ حاصل کرنا خواہ کسی طرح سے ہو اُس کو برت کر یا زمین کو کاشت کر کے یا باغ وغیرہ کے پھل پھول کو بیچ کر مکان میں رہ کر سب بیاج ہے) اسی طرح کئی اور باتوں میں بھی سود کا گُناہ ہو جاتا ہے جس کو تم انشاراللہ آئندہ کتابوں میں پڑھو گے۔ (ناقل عفی عنہ) مُول چکا کر پیچھے زبردستی سے کم دینا، جوا کھیلنا، بد کے جو چیز کھیلی جائے گی سب جُوا ہے۔ اسی طرح کسی چیز پر چٹھی ڈالنا یہ بھی جُوا ہے۔ معمہ حل کرنا (ناقل عفی عنہ) کافروں کی رسمیں کرنا، قدرت ہونے پر نصیحت نہ کرنا، کسی کا عیب ڈھونڈھنا (حق میراث کا خیال نہ کرنا، لڑکیوں اور بہنوں کو ترکہ سے محروم رکھنا۔ نابالغ کے مال سے رسمًا یا نام کے لئے دُنیا کی ملامت کے ڈر سے خلاف شریعت خرچ کرنا، قانون شریعت کو معمولی سمجھنا اس کی وقعت دل میں نہ ہونا یا اس کو قابل ترمیم سمجھنا یا اس پر دوسرے مذہب یا سلطنت کے قوانین کو ترجیح دینا اور ایسے ہی خیالات کفر ہیں (ناقل عفی عنہ)

سوالات

(۱) دس بدعتیں اور پانچ شرک اور سات بیہودہ رسمیں گناؤ۔

(۲) ایسی باتیں جو اس کتاب میں نہیں لکھی گئیں اور تمھارے وطن یا آس پاس میں ہوتی ہیں اُن میں سے پانچ بدعتیں، دو شرک، تین بُری رسمیں گناؤ۔

(۳) یہ بتلاؤ کہ ان باتوں سے مسلمانوں کا دینی و دُنیوی کیا نقصان ہوتا ہے۔

(۴) عزیز قریب، ذات برادری کی خاطر سے یا اُن کے طعنہ وملامت کے ڈر

سے یا اپنے نام کے واسطے روپیہ پیسہ ملنے دعوت کھانے کے خیال سے ان باتوں کو کوئی کرے تو تمھارے نزدیک کیا حرج ہے؟

(۵) اگر تم خود ان باتوں میں شریک ہو تو کیا یہ مٹ سکتی ہیں اگر نہیں مٹ سکتیں تو تم کو کیا کرنا چاہیئے۔

(۶) سات گناہ ایسے گناؤ جن کو لوگ بالکل معمولی سمجھتے ہیں اور حقیقت میں وہ بہت بڑے گناہ ہیں۔

وضو کا بیان

وضو کرنے والے کو چاہیئے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف[1] منھ کرکے کسی اونچی جگہ بیٹھے کہ چھینٹیں اوپر نہ پڑیں اور وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے اور سب سے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر تین دفعہ کلّی کرے اور مسواک کرے۔ اگر اتفاق سے مسواک نہ ہو تو انگلی سے یا کسی موٹے کپڑے سے اپنے دانت (خوب) صاف کرے کہ مَیل کچیل جاتا رہے۔ اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرکے اچھی طرح سارے مُنھ میں پانی پہنچادے اور اگر روزہ ہو تو غرغرہ نہ کرے کہ شاید کچھ پانی حلق میں چلا جاوے، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے لیکن جس کا روزہ ہو وہ جتنی دور تک نرم گوشت ہے اس سے اوپر پانی نہ لے جائے پھر تین دفعہ مُنھ دھوئے سر کے بالوں سے لے کر ٹھڈی کے نیچے تک اور

---

[1] حتی الامکان قبلہ کی طرف مُنھ کرکے وضو کرے مگر ضروری نہیں۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

اِس کان کی لَو سے اُس کان کی لَو تک سب جگہ پانی بہہ جاوے دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جاوے کہیں سوکھا نہ رہے۔ پھر تین دفعہ داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئے پھر بایاں ہاتھ تین دفعہ کہنی سمیت دھوئے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے (اگر عورت ہے تو انگوٹھی، چھلّہ، چوڑی جو کچھ ہاتھ میں پہنے ہو ہلا لیوے کہ کہیں سوکھا نہ رہے) پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے، پھر کان کا مسح کرے اندر کی طرف کلمہ کی اُنگلی سے اور کان کے اوپر کی طرف انگوٹھوں سے مسح کرے پھر اُنگلیوں کی پُشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے لیکن گلے کا مسح نہ کرے کہ یہ بُرا اور منع ہے کان کے مسح کے لئے پانی کی ضرورت نہیں ہے۔ سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے اور تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیر کی انگلیوں کا خلال کرے۔ یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے لیکن اس میں سے بعض باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا جیسے پہلے بے وضو تھا ایسے ہی اب بھی بے وضو رہے گا۔ ایسی باتوں کو فرض کہتے ہیں (اس تعریف کو خوب یاد رکھو) اور بعضی باتیں ایسی ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے۔ اگر کوئی اکثر چھوڑ دے تو گناہ ہوتا ہے۔ ایسی چیزوں کو سنّت کہتے ہیں۔ (یہ یاد رکھو) اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے کچھ گُناہ نہیں ہوتا اور شرع میں ان کے

کرنے کی تاکید بھی نہیں ہے ایسی باتوں کو مستحب کہتے ہیں (اس کو بھی یاد رکھو)۔

وضو کے فرائض

وضو میں فرض فقط چار چیزیں ہیں ایک مرتبہ سارا منہ دھونا (دوسرے) ایک ایک مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا (تیسرے) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا (چوتھے) ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔ بس فرض اتنا ہی ہے اس میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائے یا کوئی جگہ بال برابر سوکھی رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔

وضو کی سُنّتیں

گٹوں[1] تک ہاتھ دھونا، بسم اللہ[2] کہنا، کُلّی[3] کرنا، ناک[4] میں پانی ڈالنا، مسواک[5] کرنا، سارے[6] سر کا مسح کرنا، ہر عضو[7] کو تین تین مرتبہ دھونا، کانوں[8] کا مسح کرنا، ہاتھ[9] اور پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا، یہ سب باتیں سنت ہیں اور اس کے سوا جو اور باتیں ہیں وہ سب مستحب ہیں (ان کو سوچ کر خود نکالو)۔

وضو کے ضروری و مختصر مسائل

مسئلہ ۔ جب یہ چار عضو جن کا دھونا فرض ہے دُھل جائیں گے تو وضو

تنبیہہ ۔ اُستاد کو چاہئے کہ لڑکوں سے خود وضو کرائے اور دوسرے لڑکے بغور دیکھیں جو غلطی ہو بتلائیں اس طرح خوب ذہن نشین ہو جائے گا۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

ہو جائے گا چاہے وضو کا قصد ہو یا نہ ہو جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہالیوے اور وضو نہ کرے یا حوض میں گر پڑے یا پانی برسنے میں باہر کھڑا ہو جاوے اور وضو کے یہ اعضاء دھل جاویں تو وضو ہو جائے گا لیکن ثواب وضو کا نہ ملے[1] گا۔

مسئلہ۔ اگر کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا۔ جب یاد آوے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹا دے اور پھر سے پڑھے۔

مسئلہ۔ کسی کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی اور بے اس کے نکالے اوپری اوپر پانی بہا دیا تو وضو درست ہے۔

مسئلہ۔ اگر ہاتھ پاؤں میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی اور ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو پانی نہ ڈالے۔ وضو کرتے وقت صرف بھیگا ہاتھ پھیر لے۔ اس کو مسح کہتے ہیں۔ اگر یہ بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیرے اتنی جگہ چھوڑ دے۔

مسئلہ۔ اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو یا پٹی کھولنے یا باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہو تو پٹی کے اوپر مسح کر لینا درست ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہیئے۔

---

[1] ثواب تو جب ملتا ہے کہ وضو کی نیت کرے۔ ۱۲ ناقل۔

مسئلہ۔ اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو پٹی کھول کر زخم چھوڑ کر اگر اور سب جگہ دھو سکے تو دھونا چاہئے اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو ساری پٹی پر مسح کر لیوے جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں وہاں بھی۔

وضو کے توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ۔ پیشاب پاخانہ اور ہوا چھوٹنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (بشرطیکہ ہوا پیچھے کی راہ سے نکلی ہو۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے فصد لی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن بھر میں کہیں سے خون نکلا یا پیپ نکلی تو وضو جاتا رہا البتہ اگر زخم کے منہ ہی پر رہا زخم کے منہ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں گیا۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے ناک جھاڑی اور اس میں جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو وضو نہیں گیا۔ وضو جب ٹوٹتا ہے کہ پتلا خون نکلے اور بہہ پڑے۔ اس کو خوب یاد رکھنا اس سے بہت سے مسائل معلوم ہو جائیں گے۔

مسئلہ۔ اگر کسی کے پھوڑے میں بڑا گہرا گھاؤ ہو گیا تو جب تک خون پیپ اس گھاؤ کے سوراخ کے اندر ہی اندر رہے باہر نکل کر بدن پر نہ آوے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ۔ کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر تھوک کا رنگ سپیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں گیا اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ۔ کسی کے کان میں دردِ ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے نکلتا ہے نجس ہے۔ اگر کچھ پھوڑا یا پھنسی نہ معلوم ہو پس اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا (جب کان کے سوراخ سے نکل کر اُس جگہ تک آجائے جہاں تک غسل میں پانی پہنچانا فرض ہے) اسی طرح ناف سے پانی نکلنے میں درد بھی ہوتا ہو تو اُس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر آنکھیں اُٹھی ہوں اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے[1] اور آنکھیں نہ آئی ہوں نہ اس میں کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ۔ اگر قے ہوئی اور اُس میں کھانا پانی یا پت گرے تو اگر بھر مُنھ قے ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر بھر مُنھ قے نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹتا اور بھر مُنھ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے مُنھ میں رُکے اور اگر قے نہیں ہوئی بلغم گرا تو وضو نہیں گیا چاہے جتنا ہو بھر مُنھ ہو چاہے نہ ہو سب کا ایک حکم ہے اور اگر قے میں خون گرے تو اگر پتلا ہو تو وضو ٹوٹ گیا چاہے کم ہو چاہے زیادہ بھر مُنھ ہو یا نہ ہو اور اگر جما ہوا ٹکڑے ٹکڑے گرے اور بھر مُنھ ہو تو وضو ٹوٹ جاوے گا اور اگر کم ہو تو وضو نہ جاوے گا۔

مسئلہ۔ تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ قے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر ایک دفعہ میں گرتی تو بھر مُنھ ہو جاتی تو اگر ایک ہی متلی برابر باقی رہی

---

[1] مشہور قول تو یہی ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اگر آنکھ سے پانی کسی زخم کی وجہ سے نکلے خواہ وہ زخم ظاہر ہو یا کسی مسلمان دیندار طبیب کی تشخیص سے معلوم ہو تو اس پانی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔ ۱۲ مولوی محمد عیسیٰ صاحب مدظلہٗ۔

اور تھوڑی تھوڑی قے ہوتی رہی تو وضو ٹوٹ گیا اور ایک متلی برابر نہیں رہی بلکہ پہلی مرتبہ کی متلی جاتی رہی تھی اور جی اچھا ہوگیا تھا پھر دُہرا کر متلی شروع ہوئی اور تھوڑی سی قے ہوگئی پھر جب یہ متلی جاتی رہی تو تیسری دفعہ پھر متلی شروع ہوکر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ۔ بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑا تو اگر گر کر فوراً ہی آنکھ کُھل گئی ہو تو وضو نہیں ٹوٹا اور جو گرنے کے ذرا بعد آنکھ کُھلی ہو تو وضو جاتا رہا اور اگر بیٹھا جھومتا رہا گرا نہیں تب بھی وضو نہیں گیا۔

مسئلہ۔ نماز میں اتنے زور سے ہنسی نکل گئی کہ اُس نے آپ بھی اپنی آواز سُن لی اور اس کے پاس اگر کوئی ہو وہ بھی سُن لے اس سے بھی وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی اور اگر ایسا ہو کہ اپنے کو تو آواز سُنائی دی مگر پاس والے نہ سُن سکے اس سے نماز ٹوٹ جاوے گی وضو نہ ٹوٹے گا اور ہنسی میں فقط دانت نکل آئے اور آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو گیا نہ نماز گئی۔

مسئلہ۔ وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کُھل گیا یا ننگا ہو کر نہایا اور ننگے ہی ننگے وضو کیا تو اس کا وضو درست ہے۔ پھر وضو دُہرانے کی ضرورت نہیں ہے البتہ بدوں لاچاری کے کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا ستر دکھلانا بہت بڑے گناہ کی بات ہے۔

مسئلہ۔ چھوٹا لڑکا جو دودھ اگل ڈالتا ہے اُس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر بھر مُنھ نہ ہو تو نجس نہیں ہے اور جب بھر منھ ہو تو نجس ہے اگر بے اس کے دھوئے نماز پڑھے گا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔اگر وضو کرنا تو یاد ہے اور اس کے بعد وضو ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں کہ ٹوٹا ہے یا نہیں تو اس کا وضو باقی سمجھا جائے گا اسی سے نماز درست ہے لیکن پھر وضو کر لینا بہتر ہے۔

مسئلہ۔بے وضو قرآن مجید کا چھونا درست نہیں اور زبانی پڑھنا درست ہے اور اگر کلام مجید کھلا ہوا رکھا ہے اور اس کو دیکھ دیکھ کر پڑھا لیکن ہاتھ نہیں لگایا یہ بھی درست ہے اسی طرح بے وضو ایسے تعویذ کا اور ایسی تشتری کا چھونا بھی درست نہیں ہے جن میں قرآن مجید کی آیت لکھی ہو (بلا وضو قرآن مجید کی آیت کا کسی پر لکھنا بھی درست نہیں (خوب یاد رکھو)۔

مسئلہ۔کسی شخص کے کانچ نکل آوے (جو کبھی کمزوری سے پائخانہ کے مقام سے باہر نکل آتی ہے) تو وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ۔نماز میں کوئی شخص سو جائے اور سونے کی حالت میں قہقہہ مار کر ہنسے تو وضو نہ جائے گا۔

غسل کا بیان

مسئلہ۔غُسل کرنے والے کو چاہئے کہ پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوئے پھر استنجے کی جگہ دھوئے ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی۔ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہئے پھر جہاں جہاں بدن پر نجاست لگی ہو پاک کر کے پھر وضو کرے اور کسی چوکی یا پتھر پر غسل کرتا ہو وضو کرتے وقت پیر بھی دھولیوے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پیر بھر جاویں گے اور غسل کے بعد پھر

دھونا پڑیں گے تو سارا وضو کرے مگر پیر نہ دھوئے پھر وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے اس طرح کہ سارے بدن پر پانی بہہ جاوے پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ میں آوے اور پیر دھوئے اور اگر وضو کرتے وقت پیر دھوئے ہوں تو اب دھونے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ۔ پہلے سارے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پھیر لیوے تب پانی بہادے تاکہ سب کہیں اچھی طرح پانی پہنچ جاوے کہیں سوکھا نہ رہے۔

مسئلہ۔ غسل کا یہ طریقہ جو ہم نے بیان کیا سنّت کے موافق ہے اس میں سے بعضی چیزیں فرض ہیں کہ بے اُن کے غسل درست نہیں ہوتا آدمی ناپاک رہتا ہے اور بعضی چیزیں سنّت ہیں ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اگر نہ کرے تو بھی غسل ہو جاتا ہے۔

غسل کے فرائض

کُلّی کرنا، سارے مُنہ میں پانی پہنچ جاوے۔ ناک میں پانی ڈالنا، جہاں تک ناک نرم ہے، سارے بدن پر پانی پہنچانا۔

مسئلہ۔ اگر بدن میں بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہی تو غسل نہ ہوگا، اسی طرح اگر غسل کرتے وقت کلّی کرنا بھول گیا یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو بھی غسل نہیں ہوا۔

مسئلہ۔ اگر غسل کے بعد یاد آوے کہ فلانی جگہ سوکھی رہ گئی تو پھر سے نہانا واجب نہیں بلکہ جہاں سوکھا رہ گیا تھا اُسی کو دھو لیوے لیکن فقط ہاتھ

پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ تھوڑا پانی لے کر اُس جگہ بہانا چاہیئے اور اگر کُلّی کرنا بھول گیا ہو یا ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا ہو تو اب ڈال لے غرضیکہ جو چیز رہ گئی ہو اب اس کو کرلے نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ۔ عورت کے اگر سر کے بال گندھے نہ ہوں تو سب بال بھگونا اور سارے جڑ میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ ایک بال بھی سوکھا رہ گیا یا ایک بال کی جڑ میں پانی نہیں پہنچا تو غُسل نہ ہوگا اور اگر بال گندھے ہوں تو بالوں کا بھگونا معاف ہے البتہ سب جڑوں میں پانی کا پہنچانا فرض ہے۔ ایک جڑ بھی سوکھی نہ رہنے پاوے اور اگر بے کھولے سب جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو کھول ڈالے اور بالوں کو بھی بھگوئے۔

مسئلہ۔ نتھ اور بالیوں اور انگوٹھی چھلّوں کو خوب ہلالیوے کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جاوے اور اگر بالیاں نہ پہنے ہو تب بھی قصد کر کے سوراخوں میں پانی ڈال لے ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو۔

سوالات

(۱) وضو کے فرائض بتلاؤ؟

(۲) وضو کے مستحب سوچ کر بتلاؤ؟

(۳) اگر کوئی شخص پانچواں حصہ سر کا مسح کرے تو اس کا وضو ہوگیا یا نہیں مع وجہ کے بتلاؤ؟

(۴) وضو کی سنّتیں کتنی ہیں؟

(۵) کسی کے پیر کا انگوٹھا زخمی ہے صرف اس پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے اسی لئے

اس نے پورے پیر کو نہیں دھویا تو اس کا وضو ہوا یا نہیں۔ دونوں باتیں مع سبب کے بتلاؤ؟

(۶) کسی کے چاقو لگ گیا اور خون نکل آیا لیکن بہا نہیں اور دوسرے کے چھری لگی اُس کے خون کے ترارے بندھ گئے بتلاؤ کس کا وضو رہا کس کا ٹوٹا مع وجہ کے؟

(۷) غُسل کے فرائض بتلاؤ؟

کس پانی سے وضو کرنا اور نہانا درست ہے اور کس پانی سے نہیں

مسئلہ ۔ آسمان سے برسے ہوئے پانی اور ندی نالے چشمے اور کنوئیں تالاب اور دریاؤں کے پانی سے وضو اور غسل درست ہے چاہے میٹھا ہو یا کھاری سمندر کے پانی سے بھی وضو دُرست ہے۔

مسئلہ ۔ کسی پھل یا درخت یا پتوں سے نچوڑے ہوئے عرق سے وضو اور غسل درست نہیں۔

مسئلہ ۔ جس پانی میں کوئی چیز مل گئی یا پانی میں اور چیز پکائی گئی اور ایسا ہو گیا کہ اب بول چال میں اس کو پانی نہیں کہتے بلکہ اس کا اور کچھ نام ہو گیا ان سے وضو اور غسل جائز نہیں جیسے شربت، شیرہ، شوربا، سرکہ، گلاب، عرق گاؤ زبان (دودھ، رنگ وغیرہ) تو ان سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

مسئلہ ۔ بڑا بھاری حوض دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا یا بیس ہاتھ

لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اٹھا دیں تو زمین نہ کھلے بہتے ہوئے پانی کے حکم میں ہے ایسے حوض کو دَہ در دَہ کہتے ہیں۔ اگر اس میں ایسی نجاست پڑ جاوے جو پڑ جانے کے بعد دکھائی نہیں دیتی جیسے پیشاب، خون، شراب وغیرہ کو چاروں طرف وضو کرنا درست ہے جدھر چاہے وضو کرے اور اگر ایسی نجاست پڑ گئی جو دکھلائی دیتی ہے جیسے مُردہ کُتّا وغیرہ تو جدھر پڑا ہو اُس طرف وضو نہ کرے اس کے سوا اور جس طرف سے چاہے کرے البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں اتنی بڑی نجاست پڑ جاوے کہ اس کا رنگ یا بُو مزہ بدل جاوے تو نجس ہو جاوے گا۔

مسئلہ۔ دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے سفید داغ ہو جانے کا ڈر ہے اس لئے اس سے وضو، غسل نہ کرنا[1] بہتر ہے

مسئلہ۔ ایسے ناپاک پانی کا استعمال جس کے تینوں وصف بدل گئے ہوں (یعنی رنگ، بو، مزہ) کسی طرح درست نہیں نہ جانوروں کو پلانا جائز ہاں مٹی وغیرہ میں ڈال کر گارا بنانا جائز ہے (مگر ایسے گارے سے مسجد نہ لیپے) اور ایسے پانی سے مکان میں چھڑکاؤ بھی کر سکتا ہے۔

کنوئیں کا بیان

مسئلہ۔ جب کنوئیں میں کچھ نجاست گر پڑے تو کنواں ناپاک ہو جاتا

---

[1] یہ ممانعت طبی ہے۔ ناقل۔

ہے اور پانی کھینچ ڈالنے سے پاک ہوجاتا ہے تھوڑی نجاست گرے یا بہت، سارا پانی نکالنا چاہئے۔ جب سارا پانی نکل جاوے گا تو کنواں پاک ہوجاویگا۔ کنوئیں کے اندر کے کنکر دیوار وغیرہ کے دھونے کی ضرورت نہیں۔ وہ سب آپ ہی پاک ہوجاویں گے۔ اسی طرح رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے کنوئیں کے پاک ہونے سے آپ ہی آپ پاک ہوجاوے گا ان دونوں کے دھونے کی بھی ضرورت نہیں۔

فائدہ۔ سب پانی نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ اتنا نکالیں کہ پانی ٹوٹ جاوے اور آدھا ڈول بھی بھر کر نہ آوے۔

مسئلہ۔ کنوئیں میں کبوتر یا گوریا کی بیٹ گر پڑی تو پانی نجس نہیں ہوا (کیونکہ یہ پاک ہے) اور مرغی بطخ کے غلیظ سے نجس ہوجاتا ہے اور سب پانی نکالنا واجب ہے (کیونکہ یہ ناپاک ہے)۔

مسئلہ۔ کتا، بلی، گائے، بکری پیشاب کردے یا اور کوئی نجاست گرے تو سب پانی نکالا جاوے۔

مسئلہ۔ اگر آدمی یا کتا یا بکری یا اسی کے برابر کوئی اور جانور گر کے مرجاوے تو سارا پانی نکالا جاوے اور اگر باہر مرے پھر کنوئیں میں گرے تب بھی یہی حکم ہے کہ سب پانی نکالا جاوے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی جاندار چیز کنوئیں میں مرجاوے اور پھول جاوے یا پھٹ جاوے تب بھی سب پانی نکالا جاوے چاہے چھوٹا جانور ہو چاہے بڑا۔ اگر چوہا یا گوریا مرکر پھول جاوے یا پھٹ جاوے تو سب پانی نکالنا چاہئے۔

مسئلہ۔ اگر چوہا یا اسی کے برابر کوئی اور چیز گر کر مر گئی لیکن پھولی پھٹی نہیں تو بیس ڈول نکالنا واجب ہے اور تیس ڈول نکال ڈالیں تو بہتر ہے لیکن پہلے چوہا نکالیں تب پانی نکالنا شروع کریں۔ اگر چوہا نہ نکالا تو اس پانی نکالنے کا کچھ اعتبار نہیں، چوہا (یا وہ چیز جو گری ہے) نکالنے کے بعد پھر اتنا ہی پانی نکالنا پڑے گا۔

مسئلہ۔ بڑی چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ گر کر مر جاوے اور پھولے پھٹے نہیں تو بیس ڈول نکالنا چاہئے اور تیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور جس میں بہتا ہوا خون نہ ہوتا ہو اس کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

مسئلہ۔ اگر کبوتر یا مرغی یا بلی اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر جاوے اور پھولے نہیں تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ڈول نکالنا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ جس کنوئیں میں ڈول پڑا رہتا ہے، اسی کے حساب سے نکالنا چاہئے اور اگر اتنے بڑے ڈول سے نکالا جس میں بہت پانی سماتا ہے تو اس کا حساب لگا لینا چاہئے۔ اگر اس میں دو ڈول پانی سماتا ہے تو دو ڈول سمجھیں اور اگر چار ڈول آتا ہے تو چار ڈول خلاصہ یہ کہ جے ڈول پانی آتا ہوگا اسی حساب سے کھینچا جاوے گا۔

مسئلہ۔ اگر کنوئیں میں اتنا بڑا سوت ہے کہ سب پانی نہیں نکل سکتا جیسے جیسے پانی نکالتے ہیں ویسے ویسے اس میں سے اور نکلتا ہے تو جتنا پانی اس میں اس وقت موجود ہے اندازہ کر کے اسی قدر نکال ڈالیں اندازہ دو

دیندار مسلمان سے کرانا چاہیے یا پانی پہلے ناپ لیں اور ایک دم سنو ڈول کھینچیں جتنا پانی اس سے کم ہوا ہو اسی کے حساب سے باقی پانی نکال ڈالیں اور جہاں یہ سب مشکل ہو تین سو ڈول نکلوا ڈالیں۔

مسئلہ۔ اگر کنوئیں میں ایک دو مینگنیاں گر جاویں اور ثابت نکل آویں (یعنی ویسے ہی بندھی) تو کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔

جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ۔ آدمی کا جھوٹا پاک ہے بددین ہو (چاہے ایسی حالت میں ہو کہ اُس کو غسل کی حاجت ہے) ہر حال میں پاک ہے۔ اسی طرح پسینہ بھی ان سب کا پاک ہے البتہ اگر اُس کے ہاتھ یا مُنہ میں کوئی ناپاکی لگی ہو تو اُس سے وہ جھوٹا ناپاک ہو جاوے گا (مُنہ میں شلاً تے)

مسئلہ۔ کُتّے کا جھوٹا نجس ہے اگر کسی کے برتن میں مُنہ ڈال دے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاوے گا چاہے مٹی کا برتن ہو چاہے تانبے وغیرہ کا دھونے سے پاک ہو جاتا ہے لیکن بہتر ہے کہ سات مرتبہ دھوئے اور ایک مرتبہ مٹی لگا کر مانج بھی ڈالے۔

مسئلہ۔ سُور کا جھوٹا بھی نجس ہے۔ اسی طرح شیر، بھیڑیا، بندر، گیدڑ وغیرہ جتنے پھاڑ چیر کر کھانے والے جانور ہیں سب کا جھوٹا نجس ہے۔

مسئلہ۔ بلی کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن مکروہ ہے اور پانی ہوتے وقت اس سے وضو نہ کرے البتہ اگر کوئی اور پانی نہ ملے تو اس سے وضو کرے۔

مسئلہ۔ دودھ، سالن وغیرہ میں بلی نے منھ ڈال دیا تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہے تو اُسے نہ کھاوے اور اگر غریب آدمی ہو تو کھالیوے اس میں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کے واسطے مکروہ بھی نہیں ہے۔

مسئلہ۔ بلی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں منھ ڈال دیا تو وہ نجس ہو جاوے گا اور جو تھوڑی دیر کے بعد منھ ڈالے کہ اپنا منھ زبان سے چاٹ چکی ہو تو نجس نہ ہوگا بلکہ مکروہ ہی رہے گا۔

مسئلہ۔ کھلی ہوئی مرغی جو اِدھر اُدھر گندی پلید چیزیں کھاتی پھرتی ہے اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور جو مرغی بند رہتی ہو اُس کا جھوٹا مکروہ نہیں بلکہ پاک ہے۔

مسئلہ۔ حلال جانور جیسے مینڈھا، بکری، بھیڑ، گائے، بھینس، ہرنی وغیرہ اور حلال چڑیاں جیسے مینا، طوطا، فاختہ، گوریا ان سب کا جھوٹا پاک ہے اسی طرح گھوڑے کا جھوٹا بھی پاک ہے۔

مسئلہ۔ جو چیزیں گھروں میں رہا کرتی ہیں جیسے سانپ[ع]، بچھو، چوہا، چھپکلی وغیرہ ان کا جھوٹا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر چوہا روٹی کتر کر کھاوے تو بہتر یہ ہے کہ اس جگہ ذرا سی توڑ ڈالے تب کھاوے۔

سوالات

(۱) عرق بادیان نہایت صاف شفاف پاک موجود ہے اس سے وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ع۔ بعض زہریلے سانپ کا جھوٹا بھی زہریلا ہوتا ہے اس لئے اس کا استعمال جائز نہیں مکروہ جب ہے جس کے استعمال سے صحت پر کوئی بُرا اثر نہ ہو۔ ناقل۔

(۲) کنوئیں میں اگر گلہری گری اور زندہ نکل آئی تو کتنا پانی نکالنا چاہئے ؟

(۳) بکری کی دو ایک مینگنی یا اونٹ کی مینگنی اتنی ہی گر پڑی اور ثابت نکل آئی تو کتنا پانی نکالیں ؟

(۴) کسی ہندو بن ڈبے نے کنوئیں میں غوطہ لگا کر کوئی چیز نکالی تو کنواں پاک ہے یا نہیں ؟

تیمم کا بیان

مسئلہ۔ اگر کوئی جنگل میں ہے اور بالکل معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے۔ نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے دریافت کرسکے تو ایسے وقت تیمم کرے اور اگر کوئی آدمی مل گیا اور اُس نے ایک میل شرعی جو ۹ فرلانگ[1] اور ۱۰ گز انگریزی کے برابر ہوتا ہے کے اندر ہی اندر پانی کا پتہ بتلا دیا اور گمان غالب اس کے سچے ہونے کا ہے یا آدمی تو نہیں ملا لیکن کچھ نشانی سے خود اس کا جی کہتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی ضرور ہے تو پانی کا اس قدر تلاش کرنا کہ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہ ہو ضروری ہے بے ڈھونڈے تیمم کرنا درست نہیں اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر ہے تو پانی لانا واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر پانی کا پتہ چل گیا لیکن پانی ایک میل شرعی سے دور ہے تو اتنی دور جاکر پانی لانا واجب نہیں تیمم کرلیوے (چاہے مسافر شرعی ہو یا نہ ہو)

---

[1] ۹ فرلانگ اور ۱۰ گز انگریزی کا ایک میل شرعی ہوتا ہے۔

مسئلہ۔ پانی تو ملا لیکن اس پر قدرت نہیں ریل پر سوار ہے۔ رسّی، ڈول نہیں ملتا تو ان سب صورتوں میں تیمم کرلینا جائز ہے (ناقل عفی عنہ)

مسئلہ۔ اگر بیماری کی وجہ سے پانی نقصان کرتا ہو کہ اگر وضو یا غسل کروں گا تو بیماری بڑھ جاوے گی یا دیر میں اچھی ہوگی تب بھی تیمم درست ہے لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو غسل کرنا واجب ہے البتہ اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرنا درست ہے۔

مسئلہ۔ اگر کہیں اتنی سردی پڑتی ہے اور برف کٹتی ہے کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار پڑجانے کا خوف ہو اور رضائی، لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ نہا کر اس میں گرم ہو جاوے تو ایسی مجبوری کے وقت تیمم کرلینا درست ہے۔

مسئلہ۔ کسی کے پاس پانی تو ہے لیکن راستہ ایسا خراب ہے کہ کہیں پانی نہیں مل سکتا اس لئے راہ میں تکلیف و ہلاکت کا خوف ہے تو وضو نہ کرے تیمم کرلینا درست ہے (اسی طرح پانی مول بکتا ہے اور دام پاس نہیں یا دام تو ہیں لیکن اپنے سفر کے اخراجات کرایہ بھاڑا خوراک وغیرہ سے زائد نہیں یا وہ اتنا گراں بیچتا ہے کہ اتنا دام کوئی لگا ہی نہیں سکتا تو ان سب صورتوں میں تیمم جائز ہے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

تیمم کرنے کا طریقہ

یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک زمین پر مارے اور سارے منہ کو مل لیوے پھر دوسری دفعہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت

ملے۔ چوڑی کنگن کے درمیان اچھی طرح ملے اگر اس کے گمان میں ناخن برابر بھی کوئی جگہ چھوٹ جاوے گی تو تیمم نہ ہوگا۔ انگوٹھی چھلّے اُتار ڈالے کہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جاوے اور انگلیوں میں خلال کرے جب یہ دونوں چیزیں کرلیوے تو تیمم ہو گیا۔

مسئلہ۔ مٹّی پر ہاتھ مار کر ہاتھ جھاڑ ڈالے کہ ہاتھوں اور منہ پر بھبھوت نہ لگ جاوے۔

مسئلہ۔ زمین کے سوا اور جو چیز مٹّی کی قسم سے ہو اس پر بھی تیمم درست ہے جیسے مٹّی، ریت، گچ، پتھر، چونا، ہرتال، سُرمہ، گیرو وغیرہ اور جو چیز مٹّی کی قسم سے نہ ہو اس سے تیمم درست نہیں جیسے سونا، چاندی، رانگا، گیہوں، لکڑی، کپڑا، اناج وغیرہ ہاں اگر ان چیزوں پر گرد اور مٹّی لگی ہو اس وقت البتہ ان پر تیمم درست ہے۔

مسئلہ۔ جو چیز نہ تو آگ میں جلے اور نہ گلے وہ چیز مٹّی کی قسم سے ہے اس پر تیمم درست ہے اور جو چیز جل کر راکھ ہو جاوے یا گل جاوے اس پر تیمم درست نہیں اسی طرح راکھ پر بھی تیمم درست نہیں۔

مسئلہ۔ اگر پتھر پر بالکل گرد نہ ہو تب بھی تیمم درست ہے اگر پانی سے خوب دُھلا ہوا ہو تب بھی درست ہے۔ ہاتھ پر گرد کا لگنا کچھ ضروری نہیں اسی طرح پکّی اینٹ پر بھی۔

مسئلہ۔ اگر زمین پر پیشاب وغیرہ کوئی نجاست پڑ گئی اور دھوپ سے سوکھ گئی اور بدبو بھی جاتی رہی تو وہ زمین پاک ہو گئی نماز اس پر درست ہے لیکن اس پر تیمم

درست نہیں جب معلوم ہو کہ یہ زمین ایسی ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو وہم نہ کرے۔

مسئلہ۔ جس طرح وضو کی جگہ تیمم درست ہے اسی طرح غسل کی جگہ بھی مجبوری[1] کے وقت تیمم درست ہے۔

مسئلہ۔ تیمم کرتے وقت دل میں اتنا ارادہ کرے کہ میں پاک ہونے یا نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتا ہوں تو تیمم ہو جاوے گا ورنہ نہ ہوگا کیونکہ تیمم میں نیت کرنا ضروری ہے (ناقل عفی عنہ) اور یہ ارادہ کرنا کہ میں وضو کا تیمم کرتا ہوں یا غسل کا یہ ضروری نہیں اور دونوں کا تیمم ایک ہی طرح کیا جاتا ہے کوئی فرق نہیں ہے۔ (ناقل عفی عنہ)۔

مسئلہ۔ کسی کو نہانے کی بھی ضرورت ہے اور وضو بھی نہیں ہے تو ایک ہی تیمم کرلے۔ دونوں کے لئے الگ الگ تیمم کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ۔ کسی نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور پھر پانی مل گیا تو نماز کا دہرانا واجب نہیں۔ وہی نماز تیمم سے درست ہوگئی۔

مسئلہ۔ اگر پانی ایک میل شرعی[2] سے دور نہیں لیکن وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پانی لینے کو جاوے تو وقت جاتا رہے گا تو بھی تیمم درست نہیں ہے پانی لاوے اور قضا پڑھے۔

مسئلہ۔ پانی ہوتے وقت قرآن مجید کے لئے تیمم درست نہیں۔

مسئلہ۔ اگر آگے چل کر پانی ملنے کی اُمید ہو تو بہتر ہے کہ اول وقت نماز

---

[1] اور وہ مجبوری وہی ہے جو شروع میں اسی بیان کے پڑھ چکے ہو ۱۲ ناقل

[2] میل شرعی ۹ فرلانگ۔ انگریزی کا ہوتا ہے ۱۲

نہ پڑھے بلکہ پانی کا انتظار کرے لیکن اتنی دیر نہ لگاوے کہ وقت مکروہ ہو جائے اور اگر پانی کا انتظار نہ کیا اوّل ہی وقت نماز پڑھ لی تب بھی درست ہے۔

مسئلہ۔ جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اُن سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی مل جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح تیمم کر کے اور آگے چلا اور پانی ایک میل شرعی سے کم رہ گیا تو بھی تیمم ٹوٹ گیا۔

مسئلہ۔ کسی کا کپڑا یا بدن نجس ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی تھوڑا ہے تو بدن اور کپڑا دھو لیوے اور وضو کے عوض تیمم کر لے۔

مسئلہ۔ اگر وہ عذر جس کی وجہ سے تیمم کیا گیا ہے آدمیوں کی طرف سے ہو مثلاً کوئی جیلخانہ میں ہو اور اُس کے ملازم اُس کو پانی نہ دیں یا کوئی شخص کہے کہ اگر وضو کرے گا تو مار ڈالوں گا تو اس تیمم سے جو نماز پڑھی گئی ہے جب پانی ملے گا تو اُس کو پھر سے دُہرانا پڑے گا۔

مسئلہ۔ اسی طرح اگر پانی اور وہ چیزیں جن پر تیمم کیا جاتا ہے نہیں ملتیں (ریل میں اکثر ایسا اتفاق ہو جاتا ہے) تو بلا طہارت نماز پڑھ لینا جائز ہے مگر اس نماز کو بھی پھر سے پڑھنا پڑے گا۔

سوالات

(۱) تیمم میں کیا فرض ہے؟

(۲) علاوہ ان چیزوں کے جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کوئی اور بھی ایسی چیز ہے کہ اس سے تیمم ٹوٹ جائے؟

(۳) تیمم میں پورے سر کا مسح کرنا چاہئے یا چوتھائی کا، پیر کیا ٹخنوں سمیت ملے سوچ کر بتاؤ؟

(۴) کتنی دور پانی ہو تو تیمم کرنا جائز ہے؟

نجاست کے پاک کرنے کا بیان

مسئلہ۔ نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن کی نجاست زیادہ سخت ہے۔ تھوڑی سی لگ جائے تب بھی دھونے کا حکم ہے۔ اس کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں۔ دوسری وہ جس کی نجاست ذرا کم اور ہلکی ہو اُس کو نجاست خفیفہ کہتے ہیں۔

مسئلہ۔ چھوٹے دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاخانہ بھی نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ۔ حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا جیسے بکری، گائے، بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے[ع۵]۔

مسئلہ۔ مُرغی، بطخ، مرغابی کے سوا اور حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے جیسے کبوتر، گورَیّا یعنی چڑیا، مینا وغیرہ اور چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ بھی پاک ہے۔

مسئلہ۔ نجاست غلیظہ میں پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جاوے تو اگر پھیلاؤ میں روپیہ کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے بے اس کے دھوئے اگر کوئی نماز پڑھ لیوے تو نماز ہو جائے گی لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور بُرا ہے اور اگر روپیہ سے زیادہ ہو تو معاف نہیں۔ بے اس کے دھوئے نماز نہ ہوگی اور اگر نجاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جاوے جیسے پاخانہ اور مُرغی وغیرہ کی بیٹ تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا

ع۵ خون اور آدمی کا پیشاب، پاخانہ، منی، شراب، حرام جانوروں کا پیشاب پاخانہ دونوں سور کا گوشت، ہڈی، بال وغیرہ اس کی ساری چیزیں، مُرغی، مرغابی، بطخ اسکی بیٹ نجاست غلیظہ ہیں۔

اس سے کم ہو تو بے دھوئے ہوئے نماز درست ہے اور اگر اس سے زیادہ لگ جاوے تو بے دھوئے ہوئے نماز درست نہیں ہے۔

مسئلہ۔ اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جاوے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو اگر کلی میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو اگر ڈوپٹہ میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے۔ اسی طرح اگر نجاست خفیفہ ہاتھ میں بھری ہے تو اگر پہونچے میں لگی ہے تو پہونچے کی چوتھائی اگر بازو میں لگی ہے تو بازو کی چوتھائی اگر کلائی میں لگی ہے تو کلائی کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے۔ اسی طرح اگر ٹانگ میں لگ جائے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے۔ غرضکہ جس عضو میں لگے اس کی چوتھائی سے کم ہو اگر پورا چوتھائی ہو تو معاف نہیں اس کا دھونا واجب ہے بنے بے دھوئے ہوئے نماز درست نہیں۔

مسئلہ۔ نجاست غلیظہ جس پانی میں پڑ جاوے تو وہ بھی نجس غلیظ ہو جاتا ہے اور نجاست خفیفہ پڑ جائے تو وہ پانی نجس خفیف ہو جاتا ہے چاہے کم پڑے یا زیادہ۔

مسئلہ۔ مچھلی کا خون نجس نہیں ہے اگر لگ جائے تو کچھ ہرج نہیں اسی طرح مکھی، کھٹمل، مچھر کا خون بھی نجس نہیں ہے۔

مسئلہ۔ اگر پیشاب کی چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر پڑ جاویں کہ دیکھنے سے دکھائی نہ دیویں تو اس کا کوئی حرج نہیں دھونا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۔ اگر دلدار نجاست لگ جائے جیسے پاخانہ خون تو اتنا دھوئے کہ نجاست چھٹ جائے اور دھبہ جاتا رہے چاہے جے دفعہ میں چھوٹے جب نجاست چھٹ جائے گی کپڑا پاک ہوجاوے گا اور بدن میں لگ گئی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے البتہ اگر پہلے ہی دفعہ میں نجاست چھوٹ گئی تو دو مرتبہ اور دھو لینا بہتر ہے اور اگر دو مرتبہ میں چھوٹ گئی تو ایک مرتبہ اور دھوئے غرضکہ تین مرتبہ پورا کر لینا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ اگر ایسی نجاست ہے کہ کئی مرتبہ دھونے اور نجاست کے چھوٹ جانے پر بھی بدبو نہیں گئی یا کچھ دھبہ رہ گیا تب بھی کپڑا پاک ہو گیا صابن وغیرہ لگا کر دھبہ چھڑانا اور بدبو دور کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ۔ اگر پیشاب کے مثل کوئی نجاست لگ گئی جو دلدار نہیں ہے تو تین مرتبہ دھوئے اور ہر مرتبہ نچوڑے اور تیسری مرتبہ اپنی طاقت بھر خوب زور سے نچوڑے تب پاک ہوگا۔ اگر خوب زور سے نہ نچوڑے تو کپڑا پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر نجاست ایسی چیز میں لگی ہے جس کو نچوڑ نہیں سکتا جیسے تخت، چٹائی، زیور، مٹی یا چینی وغیرہ کے برتن، بوتل، جوتا وغیرہ تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ دھو کر ٹھہر جاوے پھر جب پانی ٹپکنا بند ہو جاوے تب پھر دھوئے اسی طرح تین دفعہ دھوئے تو وہ چیز پاک ہو جاوے گی۔

مسئلہ۔ پانی کی طرح جو چیز پتلی اور پاک ہو اس سے بھی نجاست کا دھونا درست ہے تو اگر کوئی گلاب، عرق گاؤزبان وغیرہ اور سرکہ سے دھوئے تو بھی چیز پاک ہو جائے گی لیکن گھی اور تیل اور دودھ وغیرہ کسی ایسی چیز سے دھونا

درست نہیں جن میں چکنائی ہو ورنہ وہ چیز ناپاک رہے گی۔

مسئلہ۔ زمین پر نجاست پڑگئی پھر ایسی سوکھ گئی کہ نجاست کا بالکل نشان جاتا رہا نہ تو نجاست کا دھبہ اور نہ بدبو آئی ہے تو اس طرح سوکھ جانے سے زمین پاک ہوجاتی ہے لیکن ایسی زمین پر تیمم کرنا درست نہیں البتہ نماز پڑھنا درست ہے جو اینٹیں یا پتھر چونہ یا گارے سے زمین میں خوب جما دیئے گئے ہوں کہ بے کھودے نہ نکل سکیں اُن کا بھی یہی حکم ہے کہ سوکھ جائے اور نجاست کا نشان نہ رہنے سے پاک ہوجاویں گے اور جو اینٹیں یا پتھر جمائے نہیں ویسے ہی بچھا دئے گئے ہیں اُس پر نجاست پڑکر سوکھ جائے تو پاک نہ ہوگا اُس کو دھونا پڑے گا (ناقل عفی عنہ)

مسئلہ۔ کُتے نے آٹے میں مُنہ ڈال دیا یا بندر نے جھوٹا کر دیا تو اگر آٹا گندھا ہوا ہو تو جہاں مُنہ ڈالا ہے اُتنا نکال ڈالے باقی کا کھانا درست ہے اور اگر سوکھا آٹا ہو تو جہاں جہاں اُس کے مُنہ کا لعاب لگا ہو نکال ڈالے باقی سب پاک ہے۔

مسئلہ۔ کُتے کا لعاب نجس ہے اور خود کُتا نجس نہیں سو اگر کسی کے کپڑے یا بدن سے چھو جائے تو نجس نہیں ہوتا چاہے کُتے کا بدن سوکھا ہو یا گیلا ہاں اگر کُتے کے بدن پر کوئی نجاست لگی ہو تو اور بات ہے۔

استنجے کا بیان

مسئلہ۔ جب سو کر کے اُٹھے تو جب تک گٹے تک ہاتھ نہ دھوئے

تب تک ہاتھ پانی میں نہ ڈالے چاہے ہاتھ پاک ہو اور چاہے ناپاک ہو اگر پانی چھوٹے برتن میں رکھا ہو جیسے لوٹا آبخورہ تو اس کو بائیں ہاتھ سے اُٹھا کر دائیں ہاتھ پر ڈالے اور تین دفعہ دھوئے پھر برتن داہنے ہاتھ میں لے کر بایاں ہاتھ تین دفعہ دھوئے اور اگر چھوٹے برتن میں پانی نہ ہو بڑے مٹکے وغیرہ میں ہو تو کسی آبخورے وغیرہ سے نکال لے لیکن انگلیاں پانی میں نہ ڈوبنے پاویں اور اگر آبخورہ وغیرہ نہ ہو تو بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے چلو بنا کر پانی نکالے اور جہاں تک ہو سکے پانی میں انگلیاں کم ڈالے اور پانی نکال کے پہلے داہنا ہاتھ دھوئے جب وہ دُھل جائے تو داہنا ہاتھ جتنا چاہے ڈال دے اور پانی نکال کے بایاں ہاتھ دھوئے اور یہ ترکیب ہاتھ دھونے کی اُس وقت ہے کہ ہاتھ ناپاک نہ ہو اور اگر ناپاک ہو تو ہرگز مٹکے میں نہ ڈالے بلکہ کسی اور ترکیب سے پانی نکالے کہ نجس نہ ہونے پاوے مثلاً پاک رومال ڈال کے نکالے اور جو پانی کی دھار رومال سے بہے اُس سے ہاتھ پاک کرے یا جس طرح ممکن ہو۔

مسئلہ۔ ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنّت ہے۔ لیکن اگر نجاست ہتھیلی کے گہراؤ یعنے روپیہ سے زیادہ پھیل جاوے تو ایسے وقت پانی سے دھونا واجب ہے بے دھوئے ہوئے نماز نہ ہوگی۔ اگر نجاست پھیلی نہ ہو تو فقط ڈھیلے سے پاک کر کے بھی نماز درست ہے لیکن سنّت کے خلاف ہے۔

مسئلہ۔ ہڈی اور نجاست جیسے گوبر لید[1] وغیرہ اور کوئلہ اور کنکر اور

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جب گوبر لید وغیرہ بالکل خشک ہو گیا ہو تری باقی نہ رہی ہو اس وقت اس سے استنجا کرے پاک تو ہو جاوے گا مگر ایسا نہ کرنا چاہئے۔ ۱۲

شیشہ اور پکی اینٹ اور کھانے کی چیز اور کاغذ سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا بُرا اور منع ہے لیکن اگر کوئی کرے تو بدن پاک ہو جاوے گا۔

مسئلہ۔ کھڑے کھڑے پیشاب کرنا منع ہے۔

مسئلہ۔ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف مُنہ اور پیٹھ کرنا منع ہے۔

مسئلہ۔ چھوٹے بچے کو قبلہ کی طرف بٹھلا کر ہگانا متانا بھی مکروہ ہے اور منع ہے۔

مسئلہ۔ استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے اور وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجا بھی درست ہے لیکن نہ کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ جب پاخانہ پیشاب کو جاوے تو پاخانہ کے دروازے سے باہر بسم اللہ کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اور ننگے سر نہ جاوے اور اگر کسی انگوٹھی پر اللہ اور رسول کا نام ہو تو اُسے اُتار ڈالے اور پہلے بایاں پیر رکھے اور اندر خُدا کا نام نہ لیوے۔ اگر چھینک آوے تو فقط دل ہی دل میں الحمدللہ کہے زبان سے کچھ نہ کہے نہ وہاں کچھ بولے نہ بات کرے جب نکلے تو داہنا پیر پہلے نکالے اور دروازے سے نکل کر یہ دُعا پڑھے۔ غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ اور استنجے کے بعد بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑے یا مٹی سے مل کر دھوئے۔

پاکی ناپاکی کے بعض مسائل

مسئلہ۔ غلّہ گاہنے (ماڑنے) کے وقت یعنی اس پر جب بیلوں کو چلاتے ہیں۔ اگر بیل غلّہ پر پیشاب کر دیں تو ضرورت کی وجہ سے وہ معاف ہے یعنی غلّہ اس سے ناپاک نہ ہوگا۔ اس وقت کے سوا دوسرے وقت میں پیشاب کریں تو ناپاک ہو جائے گا اِس لئے کہ یہاں ضرورت نہیں۔

مسئلہ۔ کافر کھانے کی شے جو بناتے ہیں اس کو اور اسی طرح ان کے برتن اور کپڑے وغیرہ کو ناپاک نہیں کہیں گے تاوقتیکہ اس کا ناپاک ہونا کسی دلیل یا قرینہ سے معلوم نہ ہو۔

مسئلہ۔ راستوں کا کیچڑ اور پانی معاف ہے بشرطیکہ اس میں نجاست کا اثر معلوم نہ ہو۔

مسئلہ۔ کھانے کی چیزیں اگر سڑ جائیں اور بو کرنے لگیں تو ناپاک نہیں ہوتیں جیسے گوشت، حلوا وغیرہ مگر نقصان کے خیال سے ان کا کھانا درست نہیں۔

سوالات

(۱) نجاست غلیظہ اور خفیفہ کی عام پہچان کیا ہے؟ ہرن کا پیشاب اور نیل گائے کا گوبر ان دونوں میں کون نجاست خفیفہ ہے اور کون غلیظہ؟

(۲) مرغی کی بیٹ کا کیا حکم ہے؟ اور کبوتر کی بیٹ لگ جائے تو بلا دھوئے نماز ہو جائیگی یا نہیں؟

(۳) گائے کا پیشاب کتنا لگ جائے تو نماز ہو جائے گی اور گوبر لگ جائے تو کتنا معاف ہے؟ آدمی کا پیشاب لگ جائے تو کتنا معاف ہے؟

اذان کا بیان

اذان کا مسنونؑ طریقہ یہ ہے کہ اذان دونوں حدثوںؑ سے پاک ہو کر کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو کلمے کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے نہ اس قدر کہ جس سے تکلیف ہو ان کلمات کو کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ چار بار اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ پھر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو مرتبہ پھر حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ دو مرتبہ پھر حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ دو مرتبہ پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک مرتبہ اور حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہتے وقت اپنے منھ کو داہنی طرف پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف منھ پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے اور فجر کی اذان میں بعد حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے پھر اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ کہے پس کل الفاظ اذان کے پندرہ ہوئے اور فجر کی نماز میں سترہ۔ اور اذان کے الفاظ کو گانے کے طور پر نہ ادا کرے اور نہ اس طرح کہ کچھ پست آواز سے اور کچھ بلند آواز سے اور دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا جواب دے سکے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کے سوا دوسرے الفاظ میں بھی ہر لفظ کے بعد اسی قدر سکوت

ؑ یعنی سنّت کے موافق ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

ؑ حدث بے وضو کی حالت اور نہانے کی ضرورت کی حالت کو کہتے ہیں۔

کر کے دوسرے الفاظ کہے۔

مسئلہ۔ اقامت کا طریقہ بھی یہی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اذان مسجد کے باہر کہی جاتی ہے یعنی یہ بہتر ہے اور اقامت مسجد کے اندر اور اذان بلند آواز سے کہی جاتی ہے اور اقامت پست آواز سے اور اذان ٹھہر ٹھہر کر کہی جاتی ہے اور اقامت ذرا جلد (۱۲ ناقل عفی عنہ) اور اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نہیں کہا جاتا بلکہ بجائے اس کے پانچوں وقت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اور اقامت کہتے وقت کانوں کے سوراخ کا بند کرنا بھی ضروری نہیں اس لئے کہ کان کے سوراخ آواز بلند ہونے کے لئے بند کئے جاتے ہیں اور وہ یہاں مقصود نہیں اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت داہنے بائیں جانب مُنہ بھی پھیرنا نہیں ہے۔

مسئلہ۔ فرض عین[1] نمازوں کے سوا اور کسی نماز کے لئے اذان واقامت

---

[1] فرض کی دو قسمیں ہیں۔ ایک فرض عین دوسرے فرض کفایہ۔ فرض عین اس کو کہتے ہیں جو ہر شخص پر فرض ہو دوسرے کے ادا کرنے سے اُس کے سر سے نہ اُترے جیسے نماز پنجگانہ اور فرض کفایہ اس کو کہتے ہیں کہ اگر سب نہ ادا کریں کچھ لوگ ادا کریں تو سب کے سر سے اتر جائے اور کوئی نہ ادا کرے تو سب گنہگار رہوں جیسے نماز جنازہ، اس کو خوب یاد کر لو اور سُنّت مؤکدہ ایسی سُنّت کو کہتے ہیں جس کی حدیثوں میں بہت تاکید ہو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک نہ فرمایا ہو۔ اس کو بلا عذر ترک کرنے والا اور عادت کرنے والا فاسق گنہگار اور حضرت کی شفاعت سے محروم ہے اور سنّت غیر موکدہ اس کو کہتے ہیں جو اس درجہ کی نہ ہو یعنے بلا عذر بھی ترک کر دے تو حرج نہیں لیکن ثواب سے محروم رہے گا۔ اس کی بھی یہ دو قسمیں ہوئیں۔ ناقل۔

مسنون نہیں خواہ فرض کفایہ ہو جیسے جنازے کی نماز یا واجب ہو جیسے وتر اور عیدین یا نفل ہو جیسے اور نمازیں۔

مسئلہ۔ جو شخص اذان سنے مرد ہو یا عورت (پاک ہو یا ناپاک، طاہر ہو یا جنبی اس پر اذان کا جواب دینا مستحب ہے اور بعض نے واجب بھی کہا ہے مگر معتمد اور ظاہر مذہب استحباب ہی ہے اور متفق علیہ و مفتیٰ بہ مسئلہ یہ ہے کہ بالاقدام جواب دینا یعنی اذان سن کر فوراً نماز کو جانا (ناقل عفی عنہ) واجب ہے ۱۲ مؤلف۔

یعنی جو لفظ مؤذن کی زبان سے سنے وہی کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ اور بعد اذان درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

جمعہ کی پہلی اذان سن کر تمام کاموں کو چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لئے جامع مسجد میں جانا واجب ہے خرید و فروخت یا کسی اور کام میں مشغول ہونا حرام ہے۔

نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا بہت بڑا رتبہ ہے کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ

وقت کی نمازیں فرض کر دی ہیں ان کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور ان کے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔ حدیث[1] شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کیا کرے اور خوب دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس کے چھوٹے بڑے گناہ سب بخش دے گا اور جنّت دے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے سو جس نے نماز کو اچھی طرح پڑھا اس نے دین کو ٹھیک رکھا اور جس نے اِس ستون کو گرا دیا (یعنی نماز نہ پڑھی) اس نے دین کو برباد کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کی پوچھ ہوگی اور نمازیوں کے ہاتھ اور پاؤں اور مُنھ قیامت میں آفتاب کی طرح چمکتے ہوں گے اور بے نمازی اس دولت سے محروم رہیں گے اور حضرتؐ نے فرمایا کہ نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں اور شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا اور بے نمازیوں کا حشر فرعون اور ہامان اور قارون اور بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا اسی لئے نماز پڑھنا بہت ضروری ہے اور نہ پڑھنے سے دین اور دُنیا دونوں کا بہت نقصان ہوتا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ بے نمازی کا حشر کافروں کے ساتھ کیا گیا ہے

---

[1] نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام اور اعمال اور حضور کے سامنے جو عمل صحابہ یا صحابیہ نے کئے ہوں اور حضرتؐ نے ممانعت نہ فرمائی ہو ان سب باتوں کو حدیث کہتے ہیں۔ بڑے بڑے عالموں اور اماموں نے ان تمام باتوں کو کتاب کی صورت میں جمع کر دیا ہے وہ حدیث کی کتابیں کہلاتی ہیں جن میں مشہور یہ ہیں بخاری شریف، مسلم شریف، ابو داؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، موطا امام مالک وغیرہ اس کو خوب سمجھ لو اور یاد رکھو ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

بے نمازی کافروں کے برابر سمجھا گیا۔ خُدا کی پناہ نماز نہ پڑھنا کتنی بُری بات ہے البتہ اِن لوگوں پر نماز واجب نہیں مجنون اور چھوٹی لڑکی اور لڑکا جو ابھی جوان نہیں ہوا باقی سب مسلمانوں پر فرض ہے لیکن اولاد جب سات برس کی ہوجاوے تو ماں باپ کو حکم ہے کہ ان سے نماز پڑھوا دیں اور جب دس برس کا ہوجاوے تو مار کر پڑھوا دیں اور نماز کا چھوڑنا کبھی کسی وقت درست نہیں ہے جس طرح ہو سکے نماز ضرور پڑھے البتہ اگر نماز پڑھنا بھول گیا یا بالکل یاد ہی نہ رہا جب وقت جاتا رہا تب یاد آیا کہ نماز نہیں پڑھی یا ایسا غافل ہوگیا کہ آنکھ نہ کُھلی اور نماز قضا ہوگئی ایسے وقت گُناہ نہ ہوگا لیکن جب یاد آوے اور آنکھ کُھلے تو وضو کر کے فوراً قضا پڑھ لینا فرض ہے البتہ اگر وقت مکروہ ہو تو ذرا ٹھہر جائے تاکہ مکروہ وقت نکل جاوے۔

نماز کے وقتوں کا بیان

مسئلہ۔ یہ پچھلی رات کو صبح ہوتے وقت پورب کی طرف یعنی جدھر سے سورج نکلتا ہے آسمان کی لمبان پر کچھ سفیدی دکھائی دیتی ہے پھر تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر چوڑان میں سفیدی معلوم ہوتی ہے اور آناً فاناً بڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اُجالا ہوجاتا ہے اور آفتاب نکلنے تک باقی رہتا ہے۔ جب آفتاب کا ذرا سا کنارا نکل آیا تو فجر کا وقت جاتا رہتا ہے لیکن مردوں کے لئے حکم ہے کہ جب اُجالا ہوجاوے تب نماز پڑھیں اور عورتوں کو تڑکے نماز پڑھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ دوپہر ڈھل جانے سے ظہر کا وقت آجاتا ہے اور دوپہر ڈھلنے کی نشانی یہ ہے کہ سورج نکل کر جتنا اونچا ہوتا جاتا ہے ہر چیز کا سایہ گھٹتا جاتا ہے پس جب گھٹنا موقوف ہوجاوے اُس وقت ٹھیک دوپہر کا وقت ہوتا ہے پھر جب سایہ بڑھنا شروع ہوجاوے تو سمجھو کہ دن ڈھل گیا بس اُسی وقت سے ظہر کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور جتنا سایہ ٹھیک دوپہر کو ہوتا ہے اُس کو چھوڑ کر جب تک ہر چیز کا سایہ دونا ہوجائے اُس وقت تک ظہر کا وقت رہتا ہے مثلاً ایک لکڑی کا سایہ ٹھیک دوپہر کو چار اُنگل رہا تو جب تک دو ہاتھ چار اُنگل نہ ہوجائے تب تک ظہر کا وقت رہتا ہے اور چار اُنگل دو ہاتھ پورا ہوگیا تو عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے لیکن جب سورج کا رنگ بدل جاوے اور دھوپ زرد پڑ جاوے اس وقت عصر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر کسی وجہ سے اتنی دیر ہوگئی تو خیر پڑھ لے قضا نہ کرے لیکن پھر کبھی اتنی دیر نہ کرے اور اس عصر کے سوا اور کوئی نماز ایسے وقت پڑھنا درست نہیں نہ قضا نہ نفل کچھ نہ پڑھے۔

مسئلہ۔ جب سورج ڈوب گیا تو مغرب کا وقت ہوگیا پھر جب تک پچھم کی طرف آسمان کے کنارے سُرخی باقی رہتی ہے تب تک مغرب کا وقت باقی رہتا ہے لیکن مغرب کی نماز میں اتنی دیر نہ کرے کہ تارے خوب چھٹک جاویں اتنی دیر کرنا مکروہ ہے پھر جب وہ سُرخی جاتی رہے تو عشا کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور صبح ہونے تک باقی رہتا ہے لیکن آدھی رات کے بعد عشا کا وقت مکروہ ہوجاتا ہے اور ثواب کم ملتا ہے اس لئے اتنی دیر کر کے نماز نہ پڑھے اور بہتر یہ

ہے کہ تہائی رات جانے سے پہلے ہی پڑھ لے۔

مسئلہ۔ جو کوئی تہجد کی نماز پچھلی رات کو اُٹھ کر پڑھا کرتا ہو اگر پکا بھروسہ ہو کہ آنکھ ضرور کُھلے گی تو اُس کو وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھنا بہتر ہے لیکن اگر آنکھ کُھلنے کا اعتبار نہ ہو اور سو جانے کا ڈر ہو تو عشا کے بعد سونے سے پہلے ہی پڑھ لینا چاہیئے۔

مسئلہ۔ سورج نکلتے وقت اور ٹھیک دوپہر کو اور سورج ڈوبتے وقت کوئی نماز صحیح نہیں البتہ عصر کی نماز اگر ابھی نہ پڑھی ہو تو سورج ڈوبتے وقت بھی پڑھ لے اور ان تینوں وقت سجدۂ تلاوت بھی مکروہ اور منع ہے۔

مسئلہ۔ فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد جب تک سورج نکل کے اونچا نہ ہو جائے نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ سورج نکلنے سے پہلے قضا پڑھنا اور سجدہ تلاوت بھی درست ہے اور جب سورج نکل آیا تو جب تک ذرا روشنی نہ آجائے قضا نماز بھی درست نہیں، ایسے ہی عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد نفل نماز پڑھنا جائز نہیں البتہ قضا اور سجدۂ تلاوت[1] درست ہے لیکن جب دھوپ پھیکی پڑ جائے تو یہ بھی جائز نہیں۔

مسئلہ۔ فجر کے وقت سورج نکلنے کے خیال سے فرض پہلے پڑھ لیا (یا جماعت چلے جانے کے خیال سے شریک جماعت ہو گئے۔) ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

---

[1] تلاوت قرآن مجید کے پڑھنے کو کہتے ہیں اس میں بعضی آیتیں ایسی ہیں کہ اس کے پڑھنے یا سُننے سے ایک سجدہ کرنا پڑتا ہے اس وقت کرے یا بعد میں کرے۔ اگر نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا وہی سجدہ اس جگہ مراد ہے۔ (۱۲۔ احقر ناقل عفی عنہ)

تو اب جب تک سورج اونچا اور روشن نہ ہو جائے تب تک سنّت نہ پڑھے اور ذرا روشنی آجائے تب سُنّت وغیرہ جو نماز چاہے پڑھے۔

مسئلہ۔ جب صبح[1] ہو جائے اور فجر کا وقت آجائے تو دو رکعت سنّت اور

---

[1] اور صبح کی پہچان وہی ہے جو نماز فجر کی علامت میں ابھی پڑھ چکے ہو جب پورب کی طرف آسمان کی چوڑان میں سفیدی دکھائی دے بس اب نہ عشا کا وقت رہا نہ تہجد کا نہ سحری کھانے کا ۱۲ ناقل عفی عنہ۔ رمضان شریف میں وتر کی نماز عشاء کے فرض کے بعد جماعت کے ساتھ پڑھ لینا چاہیے چاہے اخیر شب میں آنکھ کھلنے کا یقین ہو چاہے نہ ہو کیونکہ جماعت کی زیادہ فضیلت ہے اور جس دن تھکا ماندہ ہو اس روز بھی بہتر یہی ہے کہ وتر و تہجد کو نماز عشاء کے بعد ہی پڑھ لے ممکن ہے کہ سو جائے اور وتر کی نماز رہ جائے تو ترک واجب کا گناہ ہوگا اور تہجد و معمولات کا حکم یہ ہے کہ سفر و بیماری کی وجہ سے ترک ہو جائے تو بھی ثواب بوجہ نیت کے ملتا ہے اور بلا عذر ترک کرنے سے بڑی بے برکتی ہوتی ہے ۱۲ ناقل۔

نوٹ۔ ہر مسئلہ میں سبب معلوم کرنے کی کوشش مت کرو ہاں بحیثیت طالبعلم ہونے کے اضافہ معلومات و طمانیت قلب کی غرض سے مضائقہ نہیں لیکن اس پر عمل کرنے اور سچے دل سے ماننے کا دار و مدار نہ ہو کہ یہ الحاد کا پھاٹک اور دین و ایمان کے حق میں گہری خندق ہے اللہ پناہ میں رکھے اور جو لوگ طالبعلم نہیں ہیں ان کو اتنی بھی کھود کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے کہ منشاء اس کا تکبّر اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ضعیف ہونا ہے ہاں بدون کاوش کے علت بھی معلوم ہو جائے تو سبحان اللہ ورنہ مسلمانوں کی شان یہ ہے۔ زبان تازہ کردن بہ اقرار تو۔ نینگیختن علت از کار تو ایسے ہی لوگوں کی تعریف بھی کی گئی ہے۔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا الخ ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نفل نماز پڑھنا درست نہیں یعنی مکروہ ہے البتہ قضا نمازیں اور سجدۂ تلاوت درست ہے۔

مسئلہ۔ اگر فجر کی نماز پڑھنے میں سورج نکل آیا تو نماز نہیں ہوئی سورج میں روشنی آجانے کے بعد قضا پڑھے اور عصر کی نماز پڑھنے میں سورج ڈوب گیا تو نماز ہوگئی قضا نہ پڑھے۔

مسئلہ۔ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سو رہنا مکروہ ہے نماز پڑھ کر سونا چاہئے لیکن کوئی مرض سے یا سفر سے بہت تھکا ماندہ ہو اور کسی سے کہہ دے کہ مجھ کو نماز کے وقت جگا دینا تو سو رہنا درست ہے۔

سوالات

(۱) کن لوگوں پر نماز فرض ہے؟

(۲) نو برس اور گیارہ برس کا جو لڑکا ہو اس کے لئے نماز کے بارے میں ماں باپ کو کیا حکم ہے؟

(۳) حدیث شریف میں نمازیوں کے حق میں کیا خوشخبری اور بے نمازیوں کے حق میں کیا حکم ہے؟

(۴) جو رات دن بالفرض تسبیح ہی لئے رہے لیکن باوجود حواس قائم رہنے کے نماز نہ پڑھے اس کو تم کیا سمجھتے ہو اور جو لوگ ایسوں کو ولی سمجھتے ہوں ان کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے؟

(۵) فجر کی نماز اور عصر کی نماز کا وقت بتلاؤ اور دونوں نمازوں کے بعد کون نماز پڑھنا درست ہے اور کون مکروہ؟

(۶) جس وقت کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ان وقتوں کو بتلاؤ؟

(۷) کن کن لوگوں پر نماز فرض نہیں ہے؟

نماز کی شرطوں کا بیان

مسئلہ۔ نماز شروع کرنے سے پہلے کئی چیزیں واجب[1] ہیں۔
(۱) اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے، نہانے کی ضرورت ہو تو غسل کرے۔
(۲) بدن یا کپڑے پر کوئی نجاست لگی ہو تو اس کو پاک کرے۔
(۳) جس جگہ نماز پڑھے وہ بھی پاک ہو۔
(۴) مرد ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور عورتیں فقط مُنہ اور دونوں ہتھیلی اور دونوں پیر کے سوا سَر سے پیر تک سارا بدن خوب ڈھانک لیویں۔
(۵) قبلہ[2] کی طرف مُنہ کرے۔
(۶) جس نماز کو پڑھنا چاہتا ہے اس کی نیت یعنی دل سے ارادہ کرے۔
(۷) وقت آنے کے بعد نماز پڑھے (یہی ارکان نماز کہلاتے ہیں۔ یہ کل سات ہیں اور چھ فرائض ہیں جن کو آگے پڑھو گے غرض کل نماز میں تیرہ فرض ہیں۔ سات نماز شروع کرنے سے پہلے اور چھ نماز کے اندر۔۱۲ ناقل عفی عنہ) یہ سب

---

[1] واجب کے معنی ضروری یعنی فرض کے ہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

[2] قبلہ کعبہ شریف بیت اللہ شریف سب ایک ہی ہیں۔ مکہ شریف ملک عرب میں ایک شہر ہے وہیں یہ ایک برکت والا مکان ہے۔ اسی شہر میں ہمارے آنحضرتؐ پیدا ہوئے جس سے اسلام شروع ہوا یہیں حج کرنے کے لئے لوگ جاتے ہیں غرضکہ ہم مسلمانوں کو اس سے بڑا تعلق ہے۔ یہ ہمارے ملک ہندوستان و پاکستان کے پچھم کی طرف ہے اس کو خوب یاد رکھو ۱۲ ناقل عفی عنہ

[3] ہتھیلی سے مراد یہاں پر ہاتھ کا اوپری اور نیچے کا حصہ ہے۔۱۲

چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں۔ اس میں سے ایک چیز بھی چھوٹ جاوے گی تو نماز نہ ہوگی چاہے بھولے سے ہو یا جان بوجھ کر ہو (ناقل عفی عنہ)

مسئلہ۔ باریک تنزیب یا نیٹ جالی وغیرہ کا بہت باریک ڈوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنا درست نہیں (کیونکہ عورت کا سر ڈھانکنا فرض ہے اور یہ اچھی طرح ڈھکا نہیں ہے (ناقل عفی عنہ) اسی طرح مرد اگر کوئی لنگی وغیرہ ایسی باریک پہن کر نماز پڑھے جس سے اس کا سارا بدن جھلکے اور کوئی لمبا کرتا یا انگرکھا بھی نہیں پہنے جس سے اتنا جسم جتنا ڈھانکنا مرد کو فرض ہے چھپ سکے تو اس کی نماز بھی نہ ہوگی۔ ناقل۔

مسئلہ۔ اگر نماز پڑھتے وقت عورت کی چوتھائی پنڈلی یا چوتھائی ران یا چوتھائی ہاتھ یا چوتھائی پیٹ وغیرہ غرض جتنا ڈھانکنا جسم کا فرض ہے عورت کی کھل جاوے اور اتنی دیر کھلا رہے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکے تو نماز عورت کی جاتی رہی پھر سے پڑھے اور اگر اتنی دیر نہیں لگی بلکہ کھلتے ہی ڈھک لیا تو نماز ہو گئی۔ یہ صرف عورتوں کا حکم ہے اور مرد کو فقط ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک ڈھانکنا فرض ہے اس کے سوا اور بدن کھلا ہو تو نماز ہو جاوے گی لیکن بلاضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب دل میں اتنا سوچ لے کہ میں آج کے ظہر کی نماز پڑھتا ہوں اور اگر سنت پڑھتا ہے تو یہ سوچ لے کہ میں ظہر کی سنت پڑھتا ہوں بس اتنا خیال کر کے اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ لے تو نماز ہو جاوے گی جو لمبی چوڑی نیت لوگوں میں مشہور ہے ان کا کہنا ضروری نہیں۔

مسئلہ۔ اگر زبان سے نیت کہنا چاہے تو اتنا کہہ لینا کافی ہے کہ نیت

کرتاہوں میں آج کے ظہر کے فرض کی (اللہ تعالیٰ کے واسطے) اللہ اکبر یا نیت کرتا ہوں ظہر کے سُنّتوں کی اللہ اکبر اور چار رکعت نماز وقت ظہر مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے یہ سب کہنا ضروری نہیں چاہے کہے چاہے نہ کہے۔

مسئلہ۔ اگر دل میں یہی خیال ہے کہ ظہر کی نماز پڑھتا ہوں لیکن ظہر کی جگہ زبان سے عصر کا وقت نکل گیا تو بھی نماز ہوجاوے گی۔

مسئلہ۔ اگر بھولے سے چار رکعت یا تین رکعت زبان سے نکل جاوے تو نماز ہوجاوے گی۔

مسئلہ۔ اگر کئی نمازیں قضا ہوگئی ہیں اور قضا پڑھنے کا ارادہ کیا تو وقت مقرر کرکے نیت کرے یعنی یوں نیت کرے کہ میں فجر کی فرض کی قضا پڑھتا ہوں۔ جس وقت کی قضا پڑھتا ہو خاص اسی کی نیت کرنا چاہیئے۔ اگر فقط اتنی نیت کرلی کہ میں قضا نماز پڑھتا ہوں اور خاص اس وقت کی نیت نہیں کی تو قضا صحیح نہ ہوگی پھر سے پڑھنا پڑے گی۔

مسئلہ۔ اگر کئی دن کی نمازیں قضا ہوگئیں تو دن تاریخ بھی مقرر کرکے نیت کرنا چاہیئے جیسے کسی کی سنیچر، اتوار، دوشنبہ، منگل چار دن کی نمازیں جاتی رہیں تو اب فقط اتنی نیت کرنا کہ میں فجر کی نماز پڑھتا ہوں درست نہیں ہے بلکہ یوں نیت کرے کہ سنیچر کے فجر کی قضا پڑھتا ہوں پھر ظہر پڑھتے وقت کہے سنیچر کے ظہر کی قضا پڑھتا ہوں اسی طرح کہتا جاوے پھر جب سنیچر کی سب نمازیں قضا پڑھ چکے تو کہے کہ اتوار کے فجر کی قضا پڑھتا ہوں اسی طرح سب نمازیں قضا پڑھے اگر کئی مہینے یا کئی سال نمازیں قضا ہوں تو مہینے اور سال کا بھی نام لے اور کہے فلاں

سال کے فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کے فجر کی قضا پڑھتا ہوں بے اس طرح نیت کے کیے قضا صحیح نہیں ہوتی۔

مسئلہ۔ اگر کسی کو دن تاریخ مہینہ سال کچھ یاد نہ ہو تو یوں نیت کرے کہ فجر کی نمازیں جتنی میرے ذمہ قضا ہیں اُن میں جو سب سے اوّل ہے اُسکی قضا پڑھتا ہوں یا ظہر کی نمازیں جتنی میرے ذمہ قضا ہیں اُن میں سے جو سب سے آخر ہے اُس کی قضا پڑھتا ہوں۔ اسی طرح نیت کر کے برابر قضا پڑھتا رہے جب دل گواہی دے کہ اب سب نمازیں جتنی جاتی رہی تھیں سب کی قضا میں پڑھ چکا تو قضا پڑھنا چھوڑ دے۔

مسئلہ۔ سنّت اور نفل اور تراویح کی نماز میں فقط اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ نماز پڑھتا ہوں، سنّت ہونے اور نفل ہونے کی نیت نہیں کی تو بھی درست ہے۔

مسئلہ۔ مقتدی کو اپنے امام کی اقتدا کی نیت کرنا شرط ہے۔

مسئلہ ۔ اگر کسی ایسی جگہ ہے کہ وہاں قبلہ معلوم نہیں ہوتا کہ کدھر ہے نہ وہاں کوئی بتانے والا ہے جس سے پوچھ سکے تو اپنے دل میں سوچے جدھر دل گواہی دے اسی طرف پڑھ لے۔ اگر بے سوچے پڑھ لو گے تو نماز نہ ہوگی بلکہ اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ قبلہ ہی کی طرف نماز پڑھی ہے تب بھی نماز نہ ہوگی اور اگر وہاں آدمی موجود ہے لیکن پردہ اور شرم کی وجہ سے نہیں پوچھا اسی طرح نماز پڑھ لی تو بھی نماز نہ ہوئی ایسے وقت ایسی شرم نہ کرنا چاہئے بلکہ پوچھ کر نماز پڑھے۔

مسئلہ۔ اور اگر کوئی بتلانے والا نہ ملا اور دل کی گواہی پر نماز پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ جدھر نماز پڑھی ہے اُدھر قبلہ نہیں ہے تو بھی نماز ہوگئی اور اگر بے رُخ نماز پڑھتا تھا اور نماز ہی میں معلوم ہوگیا کہ قبلہ ادھر نہیں ہے بلکہ فلاں

طرف ہے تو نماز ہی میں قبلہ کی طرف گھوم جاوے۔اب معلوم ہونے کے بعد اگر قبلہ کی طرف نہ گھومے گا تو نماز نہ ہوگی۔

چند اصطلاحات شرعی[1]

مدرک۔وہ شخص ہے جس کو شروع سے اخیر تک کسی کے پیچھے جماعت کی نماز ملے اور اس کو مقتدی و موتم بھی کہتے ہیں۔

مسبوق۔وہ شخص ہے جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہو جانے کے بعد جماعت میں آکر شریک ہوا۔

لاحق۔وہ شخص ہے جو کسی امام کے پیچھے نماز میں شریک ہوا ہو اور بعد شریک ہونے کے اس کی سب رکعتیں یا کچھ رکعتیں جاتی رہیں خواہ اس وجہ سے کہ وہ سو گیا ہے یا اس کو کوئی حدث ہو جائے اصغر یا اکبر[2]

فرض نماز پڑھنے کے طریقہ کا بیان

نماز کی نیت کر کے اللہ اکبر کہے اور اللہ اکبر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کان کی لو تک اُٹھاوے پھر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لے اور عورتیں کندھوں تک ہاتھ اُٹھا کر سینہ پر باندھ لیں (ہاتھ اُٹھاتے وقت ہاتھوں کو دوپٹہ سے باہر نہ نکالیں) ہاتھ اس طرح باندھیں کہ مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی

---

[1] یہ سُرخی منجانب ناقل ہے ۱۲ [2] حدث اصغر اس کو کہتے ہیں جس میں وضو کی حاجت ہو جاوے اور حدث اکبر جس میں غسل کی ضرورت ہو جاوے ۱۲ ناقل عفی عنہ

کو پکڑنا چاہیے اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کے پشت پر رکھ لینا چاہیے پھر یہ دُعا پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الخ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر اَلْحَمْدُ پڑھے وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد آمین کہے پھر بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر کوئی سورت پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر رُکوع میں جاوے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ کہے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اپنے گھٹنے پکڑیں اور انگلیاں کھلی رکھیں۔ (عورتیں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دیں) اور بازو پہلو سے علیحدہ رکھیں اور (عورتیں ملائے رکھیں) اور دونوں پیر کے ٹخنے جُدا رکھیں اور عورتیں ملائے رکھیں پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سر کو اُٹھاوے جب سیدھا کھڑا ہو جاوے تو پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جاوے زمین پر پہلے گھٹنا رکھے پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھے اور انگلیاں خوب ملا لیوے پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ماتھا رکھے اور سجدہ کے وقت ماتھا اور ناک دونوں زمین پر رکھ دے اور ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف اور خوب کھل کر سجدہ کریں۔ پیٹ کو رانوں سے اور ہاتھ کو پہلو سے جُدا رکھیں اور زمین پر ہاتھ نہ بچھاویں (عورتیں خوب دب کر اور سمٹ کر سجدہ کریں کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور باہیں دونوں پہلو سے ملا دیویں اور دونوں باہیں زمین پر رکھ دیویں) اور سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہے اور اللہ اکبر کہتا ہوا اُٹھے اور خوب اچھی طرح بیٹھ جاوے پھر دوسرا سجدہ اللہ اکبر کہہ کر کرے اور کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہہ کر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جاوے

اور زمین پر ہاتھ ٹیک کر نہ کھڑا ہو پھر بسم اللہ کہہ کر الحمد اور سورت پڑھ کر دوسری رکعت اسی طرح پوری کرے جب دوسرا سجدہ کر چکے تو بائیں پیر پر بیٹھیں اور داہنا پیر کھڑا رکھیں اور عورتیں بائیں چوتڑ پر بیٹھیں اور اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دیں) اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لے اور انگلیاں خوب ملا کر رکھے پھر پڑھے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اور جب کلمہ[1] پر پہنچے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر لا الٰہ کہنے کے وقت انگلی اٹھائے اور الا اللہ کہنے کے وقت جھکا دے مگر عقد و حلقہ کی ہیئت کو آخر نماز تک باقی رکھے۔ اگر چار رکعت پڑھنا ہو تو اس سے زیادہ اور کچھ نہ پڑھے بلکہ فوراً اللہ اکبر کہہ کر اٹھ کھڑا ہو اور دو رکعتیں اور پڑھے اور فرض نمازیں پچھلی دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ اور کو ... ملاوے جب چوتھی رکعت پر بیٹھے تو پھر التحیات پڑھ کر یہ درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

---

[1] اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اخیر تک کلمۂ شہادت ہے اور جو کلمہ طیبہ کہلاتا ہے وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پھر یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ یا اور کوئی دُعا جو حدیث یا قرآن مجید میں آئی ہو پڑھے پھر اپنے داہنے طرف سلام پھیرے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پھر یہی کہہ کر بائیں طرف سلام پھیرے اور سلام کرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے[ل] یہ نماز پڑھنے کا طریقہ ہے لیکن اس میں بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ اس میں کی ایک بات بھی چھوٹ جاوے تو نماز نہ ہوگی چاہے قصداً چھوڑ دے چاہے بھولے سے (ایسی باتوں کو فرض کہتے ہیں) اور بعضی چیزیں واجب ہیں کہ اس میں سے اگر کوئی چیز قصداً چھوڑ دے تو نماز نکمی اور خراب ہوجاتی ہے اور پھر سے نماز پڑھنی پڑتی ہے اگر کوئی پھر سے نہ پڑھے تو خیر فرض تب بھی سر سے اُتر جاتا ہے لیکن بہت گناہ ہوتا ہے اور اگر بھولے سے چھوٹ جاوے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز ہو جاوے گی (ان کو واجب کہتے ہیں) اور بعضی چیزیں سنت ہیں اور بعضی چیزیں مستحب۔

نماز کے اندر کے فرائض

نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں۔

(۱) نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

(۲) کھڑا ہونا۔

ل اور مرد اگر امام ہو تو مقتدیوں پر بھی سلام کرنے کی نیت کرے۔۱۲ ناقل عفی عنہ۔

(۳) قرآن میں سے کوئی سورت یا آیت پڑھنا۔

(۴) رکوع کرنا۔

(۵) دونوں سجدے کرنا۔

(۶) نماز کے اخیر میں جتنی دیر التحیات پڑھنے میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھنا۔

نماز کے واجبات

یہ چیزیں نماز میں واجب ہیں۔

(۱) الحمد پڑھنا۔

(۲) اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا۔

(۳) ہر فرض کو اپنے موقع پر ادا کرنا (یعنے پہلے کھڑے ہو کر الحمد پڑھنا پھر سورت ملانا پھر رکوع کرنا پھر سجدہ کرنا۔[۱]

(۴) دو رکعت پر بیٹھنا۔

(۵) دونوں بیٹھکوں میں التحیات پڑھنا۔

(۶) وتر کی نماز میں دعاء قنوت پڑھنا۔

(۷) السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہہ کر سلام پھیرنا۔

(۸) ہر چیز کو اطمینان سے ادا کرنا بہت جلدی نہ کرنا۔[۲]

---

[۱] یہ فرض کے موقعوں کو سمجھایا ہے اُس کو بھی واجب میں نہ یاد کر ڈالنا جیسے اکثر لوگ غلطی کر جاتے ہیں ۱۲ ناقل۔

[۲] عیدین کی نماز میں چھ تکبیریں بھی واجب ہیں اور امام کو آہستہ پڑھنے والے نماز کے وقتوں میں آہستہ سے اور بلند آواز سے پڑھنے والے وقتوں میں بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے ناقل عفی عنہ۔

(۹) فرض کے پہلی دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا۔

مسئلہ۔ ان باتوں کے سوا جتنی اور باتیں ہیں وہ سنّت ہیں لیکن بعض ان میں مستحب ہیں۔

مسئلہ۔ اگر کوئی نماز میں الحمد نہ پڑھے بلکہ کوئی اور پوری سورت یا آیت پڑھے یا فقط الحمد پڑھے اس کے ساتھ کوئی سورت یا کوئی آیت نہ ملادے یا دو رکعت پڑھ کر نہ بیٹھے اور بے التحیات پڑھے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جاوے یا بیٹھ گیا لیکن التحیات نہیں پڑھی تو ان سب صورتوں میں سے فرض اُتر جائے گا لیکن نماز بالکل نکمّی اور خراب ہے پھر سے پڑھنا واجب ہے نہ دُہراوے گا تو بڑا گناہ ہوگا البتہ اگر بھولے سے ایسا کیا ہو تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاوے گی۔

مسئلہ۔ اگر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ کہہ کر سلام نہیں پھیرا بلکہ جب سلام کا وقت آیا کسی سے بول پڑا باتیں کرنے لگا یا اُٹھ کر کہیں چلا گیا یا اور کوئی کام ایسا کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ فرض تو سر سے جائے گا لیکن نماز کا دُہرانا واجب ہے پھر سے نہ پڑھے گا تو بڑا گنہگار ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر پہلے سورت پڑھے پھر الحمد پڑھے تب بھی نماز دُہرانا پڑے گی۔ اگر بھولے سے ایسا کیا تو سجدہ سہو کرے۔

مسئلہ۔ الحمد کے بعد کم سے کم تین آیتیں پڑھنا چاہئے اگر ایک ہی آیت یا دو آیتیں پڑھے تو وہ اگر ایک آیت اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو جاوے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی رکوع سے کھڑا ہو کر سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ یا رکوع

میں سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم نہ پڑھے یا سجدہ میں سُبحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی نہ پڑھے یا اخیر بیٹھک میں التحیات کے بعد درود شریف نہ پڑھے تو بھی نماز ہوگئی لیکن سنّت کے خلاف ہے اسی طرح اگر درود شریف کے بعد دُعا نہ پڑھے فقط درود پڑھ کر سلام پھیر دیا تب بھی نماز درست ہے لیکن سنّت کے خلاف ہے۔

مسئلہ۔ نیت باندھتے وقت ہاتھ کا اُٹھانا سُنّت ہے اگر کوئی نہ اُٹھاوے تب بھی نماز درست ہے۔

مسئلہ۔ ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھ کر الحمد پڑھے اور جب سورت ملاوے تو سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیوے تو بہتر ہے۔

مسئلہ۔ سجدہ کے وقت اگر ناک اور ماتھا دونوں زمین پر نہ رکھے فقط ماتھا رکھے تو بھی نماز درست ہے اور اگر ماتھا نہیں لگایا فقط ناک زمین پر لگائی تو نماز درست نہیں ہوئی البتہ اگر کوئی مجبوری ہو تو فقط ناک لگانا بھی درست ہے۔

مسئلہ۔ اگر رکوع کے بعد اچھی طرح کھڑا نہ ہوا ذرا سر اُٹھا کر سجدہ میں چلا گیا تو نماز پھر سے پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہیں بیٹھا ذرا سا سر اُٹھا کر دوسرا سجدہ کرلیا تو اگر ذرا ہی سر اُٹھایا ہو تو ایک ہی سجدہ ہوا دونوں سجدے ادا نہیں ہوئے اور نماز بالکل نہیں ہوئی اور اگر اتنا اُٹھا کہ قریب قریب بیٹھنے کے ہوگیا تو خیر نماز سر سے اُتر گئی لیکن بڑی نکمی ہوگئی اس لئے پھر سے پڑھنا چاہئے نہیں تو گُناہ ہوگا۔

مسئلہ۔ فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں اگر الحمد کے بعد سورت بھی

پڑھ گیا تو نماز میں کچھ نقصان نہیں آیا نماز بالکل صحیح ہے۔

مسئلہ۔ اگر پچھلی دو رکعتوں میں الحمد نہ پڑھے بلکہ تین دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ دے تو بھی درست ہے لیکن الحمد پڑھ لینا بہتر ہے اور اگر کچھ نہ پڑھے چُپکا کھڑا رہے تو بھی کچھ حرج نہیں نماز درست ہے۔

مسئلہ۔ نماز میں الحمد اور سورت وغیرہ ساری چیزیں آہستہ اور چُپکے سے پڑھے لیکن ایسی طرح پڑھنا چاہئے کہ خود اپنے کان میں آواز ضرور آوے اگر اپنی آواز خود اپنے آپ کو بھی نہ سُنائی دے تو نماز نہ ہوگی۔[1]

مسئلہ۔ کسی نماز کے لئے کوئی سورت مقرر نہ کرے بلکہ جو چاہے پڑھا کرے سورت مقرر کر لینا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ لمبی سورت نہ پڑھے۔

مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ جب کھڑا ہو تو اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ رکھے اور جب رکوع میں جاوے تو پاؤں پر نگاہ رکھے اور جب جمائی آوے تو منہ خوب

---

[1] بعضے لوگ خصوصاً جو شاہ صاحبان ہیں وہ نماز میں قرأت نہیں کرتے لب ہی نہیں ہلتا۔ چُپ رہتے ہیں اور ویسے ہی قیام و رکوع وغیرہ کرتے ہیں اور اپنے جہل کے سبب شاید تصور کلمات قرأت یا جانے کس چیز کے خیال کا نام اصلی نماز رکھ لیا ہے ایسے جاہلوں کی نماز ہرگز نہیں ہوتی کیونکہ قرأت نام ہے زبان سے الفاظ ادا کرنے کا اور قرأت قرآن ہے فرض جب یہ ہی ادا نہ ہوئی تو نماز ہرگز صحیح نہیں اگر خدا نخواستہ ایسے لوگ امام ہوں تو مقتدیوں کی نماز بھی بالکل غارت گئی جب کہ خود آواز نہ سُنے تو نماز نہیں ہوئی چہ جائیکہ بالکل چُپ رہے۔ ناقل عفی عنہ۔

بند کرے۔ اگر کسی طرح نہ رُکے تو ہاتھ سے ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے روکے اور جب گلا سہلائے تو جہاں تک ہو سکے کھانسی کو روکے اور ضبط کرے۔

مسئلہ۔ جو سورت پہلی رکعت میں پڑھی ہے وہی سورت دوسری رکعت میں پھر پڑھ گیا تو بھی کچھ حرج نہیں لیکن بے ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں۔

مسئلہ۔ جس طرح کلام مجید میں سورتیں آگے پیچھے لکھی ہیں نماز میں اسی طرح پڑھنا چاہئے۔ جس طرح عم کے پارہ میں لکھی ہیں اس طرح سے نہ پڑھے یعنی پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھے تو اب دوسری رکعت میں اس کے بعد کی سورت پڑھے اس کے پہلے والی سورت نہ پڑھے جیسے کسی نے پہلی رکعت میں قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھا تو دوسری رکعت میں اِذَا جَآءَ یا قُلْ هُوَ اللّٰهُ یا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور اَلَمْ تَرَ كَيْفَ یا لِاِيْلٰفِ یا اس کے اوپر کی سورتیں نہ پڑھے کہ اس طرح پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر دھوکے سے اس طرح پڑھ جاوے تو مکروہ نہیں۔

مسئلہ۔ جس کو نماز بالکل نہ آتی ہو یا نیا نیا مسلمان ہوا ہو وہ سب جگہ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وغیرہ پڑھتا رہے تو فرض ادا ہو جاوے گا لیکن نماز برابر سیکھتا رہے۔ اگر نماز سیکھنے میں کوتاہی کرے گا تو بہت گنہگار ہوگا اور جیسے جیسے نماز آتی جاوے ان تمام چیزوں کو نماز میں پڑھتا جاوے۔ جب پورے طور سے نماز کی چیزیں یاد ہو جاویں تو سبحان اللہ وغیرہ چھوڑ دے کیونکہ یہ مجبوری کا حکم ہے (ناقل عفی عنہ)۔

سوالات

(۱) نماز کے اندر کے فرض گناؤ اور واجب بھی؟

(۲) فرض اگر بھولے سے چھوٹ جاوے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

(۳) جس طرح تم نے ابھی نماز کا طریقہ پڑھا ہے بالکل ویسے عمل کر کے دکھلاؤ۔

(۴) رکوع کر کے کھڑا نہ ہو یا دونوں سجدہ کے بیچ میں اچھی طرح نہ بیٹھے تو تمھارے نزدیک اس کی نماز کیسی ہوئی؟

(۵) عورت اور مرد کی نماز کا فرق بتلاؤ۔

(۶) نماز کی سُنّت و مستحب گناؤ۔

(۷) خوب صحیح طور سے التحیات اور درود شریف و ثنا زبانی سُناؤ دیکھو حرف خوب صاف نکلے۔

نماز توڑ دینے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ۔ قصداً یا بھولے سے نماز میں بول اُٹھا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ۔ بے ضرورت کھنکھارنے اور گلا صاف کرنے سے جس سے ایک آدھ حرف بھی پیدا ہو جاوے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ البتہ لاچاری اور مجبوری کے وقت کھنکھارنا درست ہے اور نماز نہیں جاتی۔

مسئلہ۔ نماز میں اتنا مڑ گیا کہ سینہ قبلہ کی طرف سے مڑ گیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ۔ نماز میں کوئی چیز کھالی یا کچھ پی لیا تو نماز جاتی رہی یہاں تک کہ

اگر تل یا دھرا (یا اس کے برابر اور کوئی چیز۔ ناقل عفی عنہ) اُٹھا کر کھالیوے تو نماز جاتی رہی البتہ اگر دھرا وغیرہ کوئی چیز دانتوں میں اٹکی ہوئی تھی اُس کو نگل گیا تو اگر چنے سے کم ہو تب تو نماز ہوگئی اور اگر چنے کے برابر یا زیادہ ہے تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ۔ نمازی کے سامنے سے اگر کوئی چلا جاوے یا کُتا، بلی، بکری وغیرہ کوئی جانور نکل جاوے تو نماز نہیں ٹوٹی لیکن سامنے سے جانے والے آدمی کو بڑا گناہ ہوگا اس لئے ایسی جگہ نماز پڑھنا چاہئے جہاں آگے سے کوئی نہ نکلے اور پھرنے چلنے میں لوگوں کو تکلیف نہ ہو[۱]۔ اور اگر ایسی جگہ کوئی نہ ہو تو اپنے سامنے کوئی لکڑی گاڑ لیوے کم از کم ایک ہاتھ لمبی اور ایک اُنگل موٹی ہو اور اس لکڑی کے پاس کھڑا ہو اور اس کو بالکل ناک کے سامنے نہ رکھے بلکہ داہنے یا بائیں آنکھ کے سامنے رکھے اگر کوئی لکڑی نہ گاڑسکی تو اتنی ہی اونچی کوئی چیز سامنے رکھ لیوے، جیسے مونڈھا تو اب سامنے سے جانا درست ہے کچھ گناہ نہ ہوگا[۲]۔

مسئلہ۔ کسی ضرورت کی وجہ سے اگر قبلہ کی طرف ایک آدھ قدم آگے

---

[۱] مسجد میں سنت اور نفل پڑھنے کے لئے مسجد کی دیوار شرقی سے مل کر کھڑا ہونے میں یا بالکل دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بعض وقت لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے ہرگز ایسا نہ کرے نیز جب جماعت ہونے والی ہو تو اسی صف میں نیت باندھ کر کھڑا ہو جاوے ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

[۲] اگر میدان میں نماز پڑھتا ہے تو آگے سے کوئی اتنی دور سے نکل جائے کہ حالت نماز میں نمازی کی نگاہ وہاں نہیں پہنچتی تو کچھ گناہ نہ ہوگا۔ اسی طرح ضرورت شرعی سے کوئی آگے نکل جائے مثلاً آگے کی صف میں جگہ خالی ہے اور اس جگہ کے بھرنے کے لئے صف کے آگے چلا جاوے تو کچھ گناہ نہیں (۱۲ ناقل عفی عنہ)

بڑھ گیا یا پیچھے ہٹ آیا لیکن سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھرا تو نماز درست ہوگئی لیکن اگر سجدہ کی جگہ سے آگے بڑھ جاوے گا تو نماز نہ ہوگی۔

جو چیزیں نماز میں مکروہ اور منع ہیں اُن کا بیان

مسئلہ۔ مکروہ وہ چیز ہے جس سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن ثواب کم ہو جاتا ہے اور گناہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۔ اپنے کپڑے یا بدن یا زیور سے کھیلنا، کنکریوں کو ہٹانا مکروہ ہے البتہ اگر کنکریوں کی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو ایک دو مرتبہ ہاتھ سے برابر کر دینا درست ہے۔

مسئلہ۔ نماز میں اُنگلیاں چٹخانا اور کولے پر ہاتھ رکھنا اور داہنے بائیں مُنھ کر کے دیکھنا یہ سب مکروہ ہے۔ البتہ اگر کن انکھیوں سے کچھ دیکھے اور گردن نہ پھیرے تو ویسا تو مکروہ نہیں لیکن ایسا کرنا بہتر نہیں ہے۔

مسئلہ۔ نماز میں دونوں پیر کھڑے رکھ کر بیٹھنا یا چوزانو بیٹھنا یا کُتے کی طرح بیٹھنا یہ سب مکروہ ہے ہاں اگر دُکھی بیماری کی وجہ سے جس طرح بیٹھنے کا حکم ہے اس طرح نہ بیٹھ سکے تو جس طرح بیٹھ سکے بیٹھے۔ اس وقت کچھ مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ۔ نماز میں اِدھر اُدھر سے اپنے کپڑے کو سمیٹنا اور سنبھالنا کہ مٹی نہ بھرنے پاوے مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر تصویر سر کے اوپر ہو یعنے چھت میں چھت گیری میں تصویر بنی ہوئی ہو یا آگے کی طرف ہو یا داہنی طرف یا بائیں طرف ہو تو نماز مکروہ ہے اور

اور اگر پیر کے نیچے ہو تو نماز مکروہ نہیں لیکن اگر بہت چھوٹی تصویر ہو کہ اگر زمین پر رکھ دو تو کھڑے ہو کر نہ دکھائی دیوے یا پوری تصویر نہ ہو بلکہ سر کٹا ہوا اور مٹا ہوا ہو تو اس کا کچھ حرج نہیں ایسی تصویر سے کسی صورت میں نماز مکروہ نہیں ہوتی چاہے جس طرف ہو۔

مسئلہ۔ تصویر دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ درخت یا مکان وغیرہ کسی بے جان چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں۔

مسئلہ۔ کسی نماز میں کوئی سورت مقرر کر لینا کہ ہمیشہ وہی پڑھا کرے کوئی اور سورت نہ پڑھے یہ بات مکروہ ہے (لیکن جو سورتیں مسنون ہیں اُن کو اکثر پڑھ لیا کرے۔ یہ مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے، ناقل عفی عنہ)

مسئلہ۔ کندھے پر رومال ڈال کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ بہت بُرے میلے کچیلے کپڑے جن کو پہن کر محلہ ٹولے میں جانے سے شرماتا ہو اور نہ جاتا ہو ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ جس وقت پیشاب پاخانہ زور سے لگا ہو ایسے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ جب بھوک بہت لگی ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالے تب ہی نماز پڑھے۔ بے کھانا کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ اگر وقت تنگ ہونے لگے تو نماز پڑھ لے۔

مسئلہ۔ بے ضرورت نماز میں تھوکنا اور ناک صاف کرنا مکروہ ہے اور

اگر ضرورت پڑے تو درست ہے، جیسے کسی کو کھانسی آئی اور منہ میں بلغم آگیا تو اپنے بائیں طرف تھوک دے یا کپڑے میں لے کر مل ڈالے اور داہنی طرف اور قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔

مسئلہ۔ اگر سجدہ کی جگہ پیر سے اونچی ہو جیسے کوئی دہلیز پر سجدہ کرے تو دیکھو کتنی اونچی ہے اگر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو تو نماز درست نہیں اور اگر ایک بالشت یا اس سے کم ہے تو نماز درست ہے لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

جن وجہوں سے نماز کا توڑ دینا درست ہے اُن کا بیان

مسئلہ۔ نماز پڑھتے میں ریل چل دے اور اُس پر اپنا اسباب رکھا ہوا ہے اور بچے سوار ہیں تو نماز توڑ کر بیٹھ جانا درست ہے۔

مسئلہ۔ سانپ سامنے آگیا تو اس کے ڈر سے نماز کا توڑ دینا درست[1] ہے۔

مسئلہ۔ رات کو مُرغی کھلی رہ گئی اور بلّی اس کے پاس آگئی تو اس کے خوف سے نماز توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ۔ نماز میں ہے اور کسی نے جوتہ اُٹھا لیا اور ڈر ہے کہ اگر نماز نہ توڑے گا تو کوئی لے کر بھاگ جاوے گا تو اُس کے لئے نیت توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ۔ یا نماز میں ہے اور ہانڈی اُبلنے لگی جس کی لاگت چار آنہ ہیں تو نماز توڑ کر اس کو درست کر دینا جائز ہے، غرضکہ جب ایسی چیز کے ضائع ہو جانے

---

[1] بچھو پاؤں کے نیچے آگیا اور غالب گمان ہے کہ اگر نماز توڑ کے نہ ہٹ جائے گا تو کاٹ لے گا تو بھی نماز توڑ دے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

اور خراب ہوجانے کا ڈر ہے جس کی قیمت تین چار آنے ہوں تو اس کی حفاظت کے لئے نماز توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ۔ اگر نماز میں پیشاب یا خانہ زور کرے تو نماز توڑ دے اور فراغت کر کے پھر پڑھے

مسئلہ۔ کسی بچے وغیرہ کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ جلنے لگا تو نماز توڑ دینا فرض ہے۔

مسئلہ۔ کوئی اندھی عورت یا مرد جا رہا ہے اور آگے کنواں ہے اور اس میں گر پڑنے کا ڈر ہے تو اس کے بچانے کے لئے نماز توڑ دینا فرض ہے اگر نماز کو نہیں توڑا اور وہ گر کے مرگیا تو وہ گنہگار ہوگا۔

مسئلہ۔ ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کسی مصیبت کی وجہ سے پکاریں تو فرض نماز کو توڑ دینا واجب ہے جیسے کسی کے باپ، ماں وغیرہ بیمار ہیں اور پاخانہ وغیرہ کی ضرورت سے گئے یا آنے جانے میں پیر پھسل گیا اور گر پڑے تو نماز توڑ کے اسے سنبھالے لیکن اگر اور اٹھانے والا ہو تو بے ضرورت نماز نہ توڑے۔

مسئلہ۔ اور اگر ابھی گرا نہیں لیکن گرنے کا ڈر ہے اور اس نے اس کو پکارا تب بھی نماز توڑ دے۔

مسئلہ۔ اور اگر کسی ایسی ضرورت کے لئے نہیں پکارا یوں ہی پکارا ہے تو فرض نماز کا توڑ دینا درست نہیں۔

مسئلہ۔ اگر نفل یا سنت پڑھتا ہو اس وقت ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی پکاریں لیکن یہ ان کو معلوم نہیں کہ فلاں نماز پڑھتا ہے تو ایسے وقت بھی نماز کو

توڑ کر ان کی بات کا جواب دینا واجب ہے چاہے کسی مصیبت سے پکاریں اور چاہے بے ضرورت پکاریں۔ دونوں کا ایک حکم ہے اگر نماز توڑ کے نہ بولے گا تو گنہگار ہوگا اور اگر وہ جانتے ہیں کہ نماز پڑھتا ہے پھر بھی پکاریں تو نماز نہ توڑے لیکن اگر کسی ضرورت سے پکاریں اور ان کو تکلیف ہونے کا ڈر ہو تو نماز توڑ دے۔

وتر نماز کا بیان

وتر کی نماز واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض کے ہے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے اگر کبھی چھوٹ جائے تو جب موقع ملے فوراً اس کی قضا پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ۔ وتر کی تین رکعتیں ہیں دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھے اور التحیات پڑھے اور درود بالکل نہ پڑھے بلکہ التحیات پڑھ چکنے کے بعد فوراً اٹھ کھڑا ہو اور الحمد اور سورت پڑھ کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے (اور عورت کندھے تک مرد کانوں کی لو تک) ہاتھ اٹھاوے اور پھر باندھے اور دعا قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور تیسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف پڑھ کر سلام پھیرے۔

مسئلہ۔ دعا قنوت یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ؕ

مسئلہ۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا چاہیئے جیساکہ ابھی بیان ہوچکا ہے۔

مسئلہ۔ اگر تیسری رکعت میں دُعار قنوت پڑھنا بھول گیا اور جب رکوع میں چلا گیا تب یاد آیا تو اب دُعار قنوت نہ پڑھے بلکہ نماز کے ختم پر سجدہ سہو کرلے اور اگر رکوع چھوڑ کر اُٹھ کھڑا ہوا ہو اور دُعار قنوت پڑھ لے تب بھی خیر نماز ہوگئی لیکن ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا اور سجدۂ سہو کرنا اس صورت میں واجب ہے۔

مسئلہ۔ جس کو دُعار قنوت یاد نہ ہو یہ پڑھ لیا کرے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا تین دفعہ یہ کہہ لیوے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ یا تین دفعہ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ کہہ لیوے تو نماز ہوجادیگی۔

سُنّت اور نفل نمازوں کا بیان

مسئلہ۔ فجر کے وقت فرض سے پہلے دو رکعت سُنّت ہے حدیث میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔ کبھی اس کو نہ چھوڑے اور اگر کسی دن دیر ہوگئی اور نماز کا وقت بالکل اخیر ہوگیا تو مجبوری کے وقت فقط دو رکعت فرض پڑھ لیوے لیکن جب سورج نکل آوے اور اونچا ہوجائے تو سُنّت کی دو رکعت قضا پڑھ لیوے۔

مسئلہ۔ ظہر کے وقت پہلے چار رکعت سُنّت پڑھے پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سُنّت ظہر کے وقت کی چھ رکعتیں بھی ضروری ہیں۔ ان کے پڑھنے کی بہت تاکید ہے۔ بے وجہ چھوڑ دینے سے گناہ ہوتا ہے۔

مسئلہ۔ مغرب کے وقت پہلے تین رکعت فرض پڑھے پھر دو رکعت سنّت

پڑھے۔ یہ سُنتیں بھی ضروری ہیں نہ پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ۔ عشار کے وقت بہتر اور مستحب یہ ہے کہ چار رکعت سنّت پڑھے پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سُنّت پڑھے۔ اگر جی چاہے تو دو رکعت نفل بھی پڑھ لے اور اگر کوئی اتنی رکعتیں نہ پڑھے تو پہلے چار رکعت فرض پڑھے پھر دو رکعت سنّت پھر تین رکعت وتر پڑھے۔ عشار کے بعد یہ دو رکعتیں پڑھنا ضروری ہیں نہ پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ۔ رمضان کے مہینے میں تراویح کی نماز بھی سنّت ہے اس کی بھی تاکید آئی ہے اس کا چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ ہے۔ عورتیں تراویح کی نماز اکثر چھوڑ دیتی ہیں ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ عشار کی فرض اور سُنّتوں کے بعد بیس رکعت تراویح پڑھے، چاہے دو دو رکعت کی نیت باندھے اور چاہے چار چار رکعت کی۔

وتر کا بعد تراویح کے پڑھنا بہتر ہے۔ اگر پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ۔ نماز تراویح میں چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے۔ ہاں اتنی دیر بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کم ہو جانے کا خوف ہو تو اس سے کم بیٹھے اس بیٹھنے میں اختیار ہے کہ چاہے تنہا نوافل پڑھے چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے چاہے چُپ چاپ بیٹھا رہے۔

مسئلہ۔ اگر عشا کی نماز جماعت سے نہ پڑھی گئی ہو تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھی جاوے۔ اس لئے تراویح نماز عشار کی تابع ہے ہاں جو لوگ جماعت سے عشار کی نماز پڑھ کر تراویح کی نماز جماعت سے پڑھ رہے ہیں اُن کے ساتھ شریک ہو کر اس شخص کو بھی تراویح کا جماعت سے پڑھنا درست ہو جائے گا

جس نے عشار کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی ہے اس لئے کہ وہ اُن لوگوں کا تابع سمجھا جائے گا جن کی نماز درست ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ عشار کی نماز ہو چکی ہو تو اُسے چاہیئے کہ پہلے عشار کی نماز پڑھ لے پھر تراویح میں شریک ہو اور اگر اس درمیان میں تراویح کی کچھ رکعتیں ہو جاویں تو اُن کو بعد وتر پڑھنے کے پڑھے اور یہ شخص وتر جماعت سے پڑھے۔

مسئلہ۔ مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنّت مؤکدہ ہے لوگوں کی کاہلی اور سُستی سے اس کو ترک نہ کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر قرآن مجید پڑھا جائے گا تو لوگ نماز میں نہ آئیں گے اور جماعت ٹوٹ جائے گی یا ان کو بہت ناگوار اور گراں ہوگا تو بہتر ہے کہ جس قدر لوگوں کو گراں نہ گزرے اسی قدر پڑھا جائے۔ اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ سے اخیر کی دس سورتیں پڑھ دی جائیں۔ ہر رکعت میں ایک سورت، پھر جب دس رکعتیں ہو جائیں تو انھیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے (حافظ کا اُجرت پر پڑھنا اور لوگوں کو اُجرت دے کر پڑھانا ہرگز جائز نہیں اس کا اور شبینۂ متعارف کا حکم اصلاح الرسوم میں ضرور دیکھ لو۔ حاشیہ ب)

مسئلہ۔ تراویح میں کسی سورت کے شروع پر ایک مرتبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ بلند آواز سے پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ۔ صحیح یہ ہے کہ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ کا تراویح میں تین مرتبہ پڑھنا مکروہ ہے اور وجہ کراہت یہ ہے کہ آج کل عوام نے اس کو لوازم ختم سمجھ لیا ہے جیسا کہ

ان کے طرز عمل سے ظاہر ہے لہٰذا مکروہ ہے نہ کہ اعادۂ سورت فی نفسہ کہ حضرت مولانا مدظلہم العالی نے تتمہ ثالثہ امداد الفتاویٰ کے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا ہے پس اعادۂ سورت خواہ فی نفسہ جائز ہو مگر بوجہ رسم ہذا قابل ترک ہے ۱۲ حاشیہ ب (اور ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کے بعد بھی کچھ آیتیں کہیں کہیں پڑھتے ہیں وہ بھی مکروہ ہے ناقل عفی عنہ)۔

فائدہ ۔جن سُنّتوں کا پڑھنا ضروری ہے وہ سنّت موکدہ کہلاتی ہیں اور رات دن میں ایسی سُنّتیں بارہ ہیں۔ دو فجر کی اور چار ظہر کے پہلے اور دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور رمضان کی تراویح اور بعض عالموں نے تہجد کو بھی مؤکدہ میں گنا ہے۔

مسئلہ ۔ظہر کی چار رکعت سنّت کی نیت اگر ٹوٹ جاوے تو پوری چار رکعتیں پھر سے پڑھے چاہے دو رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو۔

مسئلہ ۔نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا بھی درست ہے لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اس لئے کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے۔اس میں وتر کے بعد کی نفلیں بھی آگئیں[1]۔البتہ اگر بیماری کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکے تو پورا ثواب ملے گا اور فرض اور سُنّت جب تک مجبوری نہ ہو بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ ۔اگر نفل نماز کو بیٹھ کر شروع کیا پھر کچھ بیٹھے بیٹھے پڑھ کر کھڑا ہو گیا تو یہ بھی دُرست ہے۔

---

[1] اکثر لوگ بعد وتر کی نفل کو بیٹھ کر پڑھنا بہتر خیال کرتے ہیں اس لئے یہ عبارت لکھی گئی ہے۔ ناقل۔

مسئلہ ۔ نفل نماز کھڑے کھڑے پڑھے لیکن ضعف کی وجہ سے تھک گیا تو کسی لاٹھی کی ٹیک لگا لینا اور اس کے سہارے سے کھڑا ہونا بھی درست ہے مکروہ نہیں۔

سوالات

(۱) نماز جن چیزوں سے ٹوٹ جاتی ہے ان میں سے پانچ باتوں کو گناؤ۔

(۲) اسی طرح تین باتیں ایسی بتلاؤ جو نماز میں مکروہ ہیں ؟

(۳) فرض نماز کس کے پکارنے سے توڑ دینا واجب ہے اور کس حالت میں ؟

(۴) کس حالت میں نماز کا توڑ دینا فرض ہے ؟

(۵) کتنی لاگت کی چیز تمھاری ضائع ہوتی ہو تو اس کی حفاظت کے لئے نماز توڑ دینا درست ہے اور کیا اندھا بیل اور گھوڑا کنوئیں وغیرہ میں گرنے لگے تو اس کی حفاظت کے لئے بھی نماز توڑ دوگے ؟

(۶) وتر کی نماز کس وقت اور کے رکعت پڑھی جاتی ہے ؟ نماز کے اندر اس میں کہیں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر پھر باندھنا پڑتا ہے یا نہیں اگر باندھا جاتا ہے تو اس کے بعد جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کا نام بتلاؤ اور زبانی خوب صحیح سناؤ۔

(۷) رات اور دن کی نماز میں کتنی سنتیں پڑھنا ضروری ہیں ان کو ترتیب وار گناؤ۔

قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان

مسئلہ ۔ جس کی کوئی نماز چھوٹ گئی ہو تو جب یاد آوے فوراً اس کی قضا پڑھے ۔ بلا کسی عذر کے قضا پڑھنے میں دیر لگانا گناہ ہے پس جس کی کوئی نماز

قضا ہوا اور اُس نے فوراً اُس کی قضا نہ پڑھی دوسرے وقت پر یا دوسرے دن ٹال دیا کہ فلاں دن پڑھ لوں گا اور اس دن سے پہلے ہی اچانک موت سے مر گیا تو دوہرا گناہ ہوگا۔ ایک تو نماز قضا ہو جانے کا اور دوسرے فوراً قضا نہ پڑھنے کا۔

مسئلہ۔ قضا پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں جس وقت فرصت ہو وضو کر کے پڑھ لے البتہ اتنا خیال رکھے کہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مسئلہ۔ جس کی ایک ہی نماز قضا ہوئی اس سے پہلے کوئی نماز اس کی قضا نہیں ہوئی یا اس سے پہلے نمازیں قضا ہوئیں لیکن سب کی قضا پڑھ چکا فقط اسی ایک نماز کی قضا پڑھنا باقی ہے تو اس کی قضا پڑھ لے تب کوئی اور نماز پڑھے اگر بغیر قضا پڑھے ہوئے اور نماز پڑھی تو ادا درست نہیں قضا پڑھ کر پھر ادا پڑھے ہاں اگر قضا پڑھنا یاد نہیں رہا یا بالکل بھول گیا تو ادا درست ہوگئی۔ اب یاد آوے تو فقط قضا پڑھ لے ادا[1] کو نہ دُہرائے۔

مسئلہ۔ اگر وقت بہت تنگ ہے کہ پہلے قضا اگر پڑھے گا تو ادا نماز کا وقت باقی نہ رہے گا تو پہلے ادا پڑھے پھر قضا پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر دو یا تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوگئیں اور سوا ان نمازوں کے اس کے ذمہ کسی اور نمازوں کی قضا باقی نہیں ہے یعنی ان کی عمر بھر میں جب سے جوان ہوا ہے کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی یا قضا ہوگئی لیکن سب کی قضا پڑھ چکا ہے تو جب تک ان پانچوں کی قضا نہ پڑھ لے تب تک ادا نماز پڑھنا درست نہیں اور جب ان پانچوں کی قضا پڑھے تو اس طرح پڑھے جو نماز سب سے

---

[1] ادا سے مراد فقط فرض و واجب ہے نہ کہ سنت ۱۲ حاشیہ۔

اوّل چھوٹی ہے پہلے اس کی قضا پڑھے پھر اس کے بعد والی پھر اس کے بعد والی اسی ترتیب سے پانچوں کی قضا پڑھے جیسے کسی نے پورے ایک دن کی نمازیں نہیں پڑھیں فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اسی ترتیب سے قضا پڑھے اور اگر پہلے فجر کی قضا نہیں پڑھی بلکہ ظہر کی پڑھی یا عصر کی یا اور کوئی تو درست نہیں پھر سے پڑھنا پڑے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی کی چھ نمازیں قضا ہو گئیں تو اب ان کی قضا پڑھے بغیر بھی ادا نماز پڑھنا جائز ہے اور جب ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے تو جو نماز سب سے اوّل قضا ہوئی ہے پہلے اسی کی قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ جو چاہے پہلے پڑھے اور جو چاہے پیچھے پڑھے سب جائز ہے اور اب ترتیب سے پڑھنا واجب نہیں۔

مسئلہ۔ کسی کے ذمہ چھ نمازیں یا بہت سی نمازیں قضا تھیں اس وجہ سے ترتیب سے پڑھنا اس پر واجب نہیں تھا لیکن اس نے ایک ایک دو دو کر کے سب کی قضا پڑھ لی اب کسی نماز کی قضا پڑھنا باقی نہیں رہی تو اب پھر جب ایک نماز یا پانچ نمازیں قضا ہو جاویں تو ترتیب سے پڑھنا پڑے گا اور بے ان پانچوں کی قضا پڑھے ادا نماز پڑھنا درست نہیں البتہ اب پھر چھ نمازیں چھوٹ جاویں تو پھر ترتیب معاف ہو جاوے گی اور بغیر ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے بھی ادا پڑھنا درست ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر وتر کی نماز قضا ہو گئی اور سوا وتر کے اور نماز اس کے ذمہ قضا نہیں ہے تو بغیر وتر کے قضا پڑھے فجر کی نماز پڑھنا درست نہیں اگر وتر کی

قضا پڑھنا یاد ہو پھر بھی پہلے قضا نہ پڑھے بلکہ فجر کی پڑھ لے تو اب قضا پڑھ کر فجر کی نماز پھر پڑھنا پڑے گی۔

مسئلہ۔ قضا فقط فرض نمازوں اور وتر کی پڑھی جاتی ہے سنتوں کی قضا نہیں ہے البتہ اگر فجر کی نماز قضا ہوجاوے تو اگر دوپہر سے پہلے پہلے قضا پڑھے تو سنت اور فرض دونوں کی قضا پڑھے اور اگر دوپہر کے بعد قضا پڑھے تو فقط دو رکعت فرض کی قضا پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر فجر کا وقت تنگ ہوگیا اس لئے فقط دو رکعت فرض پڑھ لی سنت چھوڑ دی تو بہتر یہ ہے کہ سورج اونچا ہونے کے بعد سنت کی قضا پڑھ لے لیکن دوپہر کے پہلے ہی پڑھ لے۔

مسئلہ۔ کسی بے نمازی نے توبہ کی تو جتنی نمازیں عمر بھر میں قضا ہوئی ہیں سب کی قضا پڑھنا واجب ہے توبہ سے نمازیں معاف نہیں ہوتیں البتہ نہ پڑھنے سے جو گناہ ہوا تھا توبہ سے معاف ہوگیا اب ان کی قضا نہ پڑھے گا تو پھر گنہگار ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر کسی کی کچھ نمازیں قضا ہوگئی ہوں اور ان کی قضا پڑھنے کی ابھی نوبت نہیں آئی تو مرتے وقت نمازوں کی طرف سے فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب ہے نہیں تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر چند لوگوں کی نماز کسی وقت قضا ہوگئی تو اُن کو چاہئے کہ اس نماز کو جماعت سے ادا کریں اگر بلند آواز کی نماز ہے تو بلند آواز سے قرأت کی جاوے اور آہستہ آواز کی ہے تو آہستہ آواز سے۔

سجدہ سہو کا بیان

نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں اُن میں سے ایک واجب یا کئی واجب اگر بھولے سے رہ جائیں تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ اس کے کر لینے سے نماز دُرست ہو جاتی ہے اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تو نماز پھر سے پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جاوے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست نہیں ہوتی پھر سے پڑھے۔

مسئلہ۔ سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے اور نماز ختم کرے۔

مسئلہ۔ نماز میں الحمد پڑھنا بھول گیا فقط سورت پڑھی یا پہلے سورت پڑھی اور پھر الحمد پڑھی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے (کیونکہ الحمد اور سورت ترتیب سے پڑھنا واجب ہے ۱۲ محمد عیسٰی)۔

مسئلہ۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول گیا تو پچھلی دو رکعتوں میں سورت ملا دے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تو پچھلی ایک رکعت میں سورت ملا دے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر پچھلی رکعتوں میں سورت ملانا یاد نہ رہا نہ پہلی رکعتوں میں سورت ملائی نہ پچھلی رکعتوں میں بالکل اخیر رکعت میں التحیات پڑھتے وقت یاد آیا کہ دونوں رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تو سجدۂ سہو

کرنے سے نماز ہو جائے گی (کیونکہ پہلی دو رکعتوں میں سورت کا ملانا واجب تھا۔ محمد عیسیٰ)

مسئلہ۔ سنّت اور نفل کی سب رکعتوں میں سورت کا ملانا واجب ہے اس لئے اگر کسی رکعت میں سُورت ملانا بھول جاوے تو سجدۂ سہو کرے۔

مسئلہ۔ الحمد پڑھ کر سوچنے لگا کہ کون سورت پڑھوں اور اس سوچ بچار میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتا ہے تو بھی سجدۂ سہو واجب ہے (کیونکہ ہر فرض اپنے اپنے موقع پر ادا کرنا واجب ہے اور یہاں تاخیر ہوئی سورت ملانے میں ۱۲ محمد عیسیٰ)

مسئلہ۔ اسی طرح اگر پڑھتے پڑھتے درمیان میں رُک گیا اور کچھ سوچنے لگا اور کچھ سوچنے میں دیر لگ گئی یا دوسری رکعت پر جب التحیات کے لئے بیٹھا تو فوراً التحیات نہیں شروع کی کچھ سوچنے میں اتنی ہی دیر لگ گئی یا جب رکوع سے اُٹھا تو دیر تک کھڑا کچھ سوچا کیا دونوں سجدوں کے بیچ میں جب بیٹھا تو کچھ سوچنے میں اتنی ہی دیر لگا دی تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے غرضکہ جب بھولے یا کسی رُکن کے ادا کرنے میں دیر لگ جاوے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا (کیونکہ واجب اپنے موقع پر نہیں ادا کیا)۔

مسئلہ۔ تین رکعت یا چار رکعت فرض نماز میں جب دو رکعت پر التحیات کے لئے بیٹھا تو دو دفعہ التحیات پڑھ گیا تو بھی سجدۂ سہو واجب ہے (کیونکہ تاخیر ہوئی۔ تیسری رکعت کے قیام میں جو فرض تھا ۱۲ محمد عیسیٰ) اور اگر التحیات کے بعد

لہ تین ہی مرتبہ کی مقدار سکوت پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے اس کی تفصیل ضمیمہ ثانیہ بہشتی زیور حصہ دوم میں مذکور ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

اتنا درود شریف بھی پڑھ گیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اس سے بھی زیادہ پڑھ گیا تب یاد آیا اور اُٹھ کھڑا ہوا تو بھی سجدۂ سہو واجب ہے (کیونکہ تاخیر ہوئی تیسری رکعت کے قیام میں ۱۲ محمد عیسٰی) اور اگر اس سے کم پڑھا ہو تو سہو کا سجدہ واجب نہیں۔

مسئلہ۔ نفل نماز میں دو رکعت پر بیٹھ کر التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنا جائز ہے اس لئے نفل میں درود شریف پڑھنے سے سجدہ سہو کا نہیں ہوتا اور اگر دو دفعہ التحیات پڑھ جاوے تب بھی نفل میں سجدۂ سہو لازم نہ ہوگا البتہ چار رکعت والی فرض میں دو رکعت پر دو دفعہ التحیات پڑھ گیا تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔

مسئلہ۔ التحیات پڑھنے بیٹھا مگر بھولے سے التحیات کی جگہ کچھ اور پڑھ گیا یا الحمد پڑھنے لگا تو بھی سہو کا سجدہ واجب ہے (کیونکہ التحیات پڑھنا واجب ہے)۔

مسئلہ۔ نیت باندھنے کے بعد سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ کی جگہ دعاء قنوت پڑھنے لگا تو سہو کا سجدہ واجب نہیں (کیونکہ سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ پڑھنا واجب نہیں ۱۲ محمد عیسٰی) اسی طرح فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد کی جگہ التحیات یا اور کچھ پڑھنے لگا تو بھی سجدہ واجب نہیں (کیونکہ تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد پڑھنا واجب نہیں ۱۲ محمد عیسٰی)۔

مسئلہ۔ تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول گیا اور دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ ابھی

سیدھا نہ ہوا تو بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھ لے تب کھڑا ہو اور ایسی حالت میں سجدۂ سہو کرنا واجب نہیں (کیونکہ اتنی تاخیر شرعاً معتبر نہیں ۱۲ محمد عیسٰی) اور اگر نیچے کا آدھا دھڑ سیدھا ہو گیا تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑے ہو کر چاروں رکعتیں پڑھ لے فقط اخیر میں بیٹھے اور اس صورت میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے کیونکہ دو رکعت کے بعد التحیات پڑھنا واجب تھا) اگر سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد پھر لوٹ آوے گا اور بیٹھ کر التحیات پڑھے گا تو گنہگار ہو گا اور سجدہ سہو کرنا اب بھی واجب ہو گا) کیونکہ اس قدر تاخیر شرعاً معتبر ہے اور موجب سجدہ سہو ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

مسئلہ۔ اگر چوتھی رکعت میں بیٹھنا بھول گیا تو اگر نیچے کا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جاوے اور التحیات درود وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور سجدہ سہو نہ کرے (وہی وجہ کہ اتنی تاخیر شرعاً معتبر نہیں اس لئے سجدہ سہو واجب نہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ) اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تب بھی بیٹھ جاوے بلکہ الحمد اور سورت پڑھ چکا ہو یا رکوع بھی کر چکا ہو تب بھی بیٹھ کر اور التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرے البتہ اگر رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض نماز پھر سے پڑھے یہ نماز نفل ہو گئی ایک رکعت اور ملا کر پوری چھ رکعت کرے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور ایک رکعت اور نہیں ملائی پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار رکعتیں نفل ہو گئیں اور ایک رکعت اکارت گئی۔

مسئلہ۔ اگر چوتھی رکعت پر بیٹھا اور التحیات پڑھ کر کھڑا ہو گیا تو سجدہ کرنے سے پہلے جب یاد آوے بیٹھ جاوے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر فوراً سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرے کیونکہ تاخیر ہوئی سلام میں ۱۲ محمد عیسٰی) اور اگر پانچویں

رکعت کا سجدہ کر چکا تب یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا کر چھ کرے چار فرض ہو جائینگی اور دو نفل اور چھٹی رکعت پر سجدۂ سہو بھی کرے کیونکہ تاخیر ہوئی سلام میں ۱۲ محمد عیسٰی) اور اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدۂ سہو کر لیا تو بُرا کیا چار فرض ہوئے اور ایک رکعت اکارت گئی۔

مسئلہ۔ اگر نماز میں شک ہو گیا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو اگر یہ شک اتفاق سے ہو گیا ہے ایسا شبہہ پڑنے کی عادت نہیں ہے تو پھر سے نماز پڑھے اور اگر شک کرنے کی عادت ہے اور اکثر ایسا شبہہ ہو جاتا ہے تو دل میں سوچ کر دیکھے کہ دل زیادہ کدھر جاتا ہے اگر زیادہ گمان تین رکعت پڑھنے کا ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہے اور اگر زیادہ گمان یہی ہے کہ میں نے چار رکعتیں پڑھ لی ہیں تو اور رکعت نہ پڑھے اور سجدۂ سہو بھی نہ کرے اور اگر سوچنے کے بعد بھی دونوں طرف برابر خیال رہے نہ تین رکعت کی طرف زیادہ گمان جاتا ہے نہ چار کی طرف تو تین ہی رکعت سمجھے اور ایک رکعت اور پڑھ لے لیکن اس صورت میں تیسری رکعت پر بھی بیٹھ کر التحیات پڑھے تب کھڑا ہو کر چوتھی رکعت پڑھے اور سجدۂ سہو بھی کرے (کیونکہ التحیات پڑھنے سے تاخیر ہوئی چوتھی رکعت کے قیام میں اور ممکن ہے کہ یہ چوتھی رکعت پانچویں رکعت ہو اور اس طرح تاخیر ہوئی ہو سلام میں۔ محمد عیسٰی)۔

مسئلہ۔ اگر چار رکعت نفل نماز پڑھی اور بیچ میں بیٹھنا بھول گیا جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اس وقت تک یاد آنے پر بیٹھ جانا چاہیئے اگر سجدہ کر لیا تو خیر تب بھی نماز ہو گئی اور سجدۂ سہو ان دونوں صورتوں میں واجب

ہے (پہلی صورت میں تو اس لئے کہ التحیات پڑھنا واجب تھا اور اس میں تاخیر ہوئی دوسری صورت میں اس لئے کہ قعدہ کرنا اور التحیات پڑھنا دونوں واجب تھے اور وہ ترک ہوئے ۱۲ محمد عیسٰی۔

مسئلہ۔ اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہوگئیں جن سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدہ سب کی طرف سے ہوجائے گا۔ ایک نماز میں دو دفعہ سجدہ سہو نہیں کیا جاتا۔

مسئلہ۔ سجدہ سہو کرنے کے بعد پھر کوئی بات ایسی ہوگئی جس سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو وہی پہلا سجدۂ سہو کافی ہے اب پھر سجدہ سہو نہ کرے۔

مسئلہ۔ نماز میں کچھ بھول گیا تھا جس سے سجدہ سہو واجب تھا لیکن سجدہ کرنا بھول گیا اور دونوں طرف سلام پھیر دیا لیکن ابھی اسی جگہ بیٹھا ہے اور سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھیرا نہ کسی سے بولا نہ کوئی ایسی بات ہوئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اب سجدۂ سہو کرے بلکہ اگر اسی طرح بیٹھے بیٹھے کلمہ یا درود شریف وغیرہ پڑھنے لگا ہو تب بھی کچھ حرج نہیں اب سجدہ سہو کرے تو نماز ہوجائے گی۔

مسئلہ۔ سجدۂ سہو واجب تھا اور اس نے قصداً دونوں طرف سلام پھیر دیا اور یہ نیت کی کہ میں سجدۂ سہو نہ کروں گا تب بھی جب تک کوئی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو کرلینے کا اختیار رہتا ہے۔

مسئلہ۔ چار رکعت والی یا تین رکعت والی نماز میں بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو اب اٹھ کر اس نماز کو پورا کرے اور سجدۂ سہو کرلے البتہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے نماز جاتی رہتی ہے تو پھر

پھر سے نماز پڑھے۔

مسئلہ۔ دُعا رقنوت کی جگہ سُبْحَانَكَ اَللّٰھُمَّ پڑھ گیا پھر جب یاد آیا تو دُعا رقنوت پڑھی تو سجدہ سہو کا واجب نہیں (کیونکہ کوئی خاص دُعا واجب نہیں ۱۲ محمد عیسٰی)

مسئلہ۔ وتر میں دُعا رقنوت پڑھنا بھول گیا سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے (کیونکہ دُعا قنوت پڑھنا واجب ہے ۱۲ محمد عیسٰی)

مسئلہ۔ الحمد پڑھ کے دو سورتیں یا تین سورتیں پڑھ گیا تو کچھ حرج نہیں اور سجدہ سہو واجب نہیں (کیونکہ قرأت کے طول کرنے کا اختیار ہے ۱۲ محمد عیسٰی)

مسئلہ۔ فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورت ملائی تو سجدہ سہو واجب نہیں (کیونکہ سورتؔ ملانا واجب نہ تھا صرف سنت تھا۔ محمد عیسٰی)

مسئلہ۔ نماز کے اوّل میں سُبْحَانَكَ اَللّٰھُمَّ پڑھنا بھول گیا یا رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم نہیں پڑھا یا سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى نہیں کہا یا رکوع سے اُٹھ کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا یاد نہ رہا یا نیت باندھتے وقت کندھے تک ہاتھ نہیں اُٹھایا یا آخر رکعت میں درود شریف یا دعا نہیں پڑھی یوں ہی سلام پھیر دیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب نہیں (کیونکہ یہ سب چیزیں واجب نہ تھیں۔ ۱۲ محمد عیسٰی)

مسئلہ۔ فرض کی دونوں پچھلی رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد پڑھنا بھول گیا چپکے کھڑا رہ کر رکوع میں چلا گیا تو بھی سجدۂ سہو واجب نہیں (کیونکہ پچھلی دونوں رکعتوں میں الحمد پڑھنا صرف سنت ہے ۱۲ محمد عیسٰی

مسئلہ۔ جن چیزوں کو بھول کر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اگر ان کو کوئی قصداً کرے تو سجدۂ سہو واجب نہیں بلکہ نماز پھر سے پڑھے اگر سجدۂ سہو کر بھی لیا تب بھی نماز نہیں ہوئی۔

مسئلہ۔ جو چیزیں نماز میں نہ فرض ہیں نہ واجب اُن کو بھول کر چھوڑ دینے سے نماز ہو جاتی ہے اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ۔ اگر آہستہ آواز کی نماز میں کوئی شخص خواہ امام ہو یا منفرد (اکیلا) بلند آواز سے قرأت کر جائے یا بلند آواز کی نماز میں امام آہستہ آواز سے قرأت کرے تو اس کو سجدہ سہو کرنا چاہئے ہاں اگر آہستہ آواز کی نماز میں بہت تھوڑی بلند آواز سے کی جائے جو نماز صحیح ہونے کے لئے کافی نہ ہو مثلاً دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں یا جہری نماز میں امام اسی قدر آہستہ پڑھ جائے تو سجدۂ سہو لازم نہیں یہی اصح ہے۔

سوالات

(۱) قضا کن نمازوں کی پڑھی جاتی ہے؟

(۲) کتنے وقتوں کی نماز قضا ہو جانے پر ترتیب معاف ہو جاتی ہے؟

(۳) کن چیزوں کے چھوٹنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟

(۴) سنت یا مستحب چھوٹ جاوے تو نماز جاتی رہے گی یا سجدۂ سہو کیا جاوے گا؟

(۵) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں مع سبب کے بتلاؤ؟

(۶) کوئی شخص نماز میں سورت پہلے پڑھے اور الحمد بعد میں پڑھے تو سجدۂ سہو

واجب ہوگا یا نہیں ۔ مع سبب کے بتلاؤ؟

(۷) کیا نماز میں کچھ سوچنے لگے جب بھی سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے اور اگر واجب ہوتا ہے تو کتنی دیر سوچنے پر؟

(۸) دو رکعت پر بیٹھنا بھول جاوے جب کہ مغرب کی فرض نماز پڑھ رہا ہے اور اخیر رکعت پر نماز ظہر میں بیٹھنا بھول جاوے تو اس میں کون سی نماز کس حالت میں صحیح ہو جاوے گی؟

(۹) نماز میں دو رکعت کے ہونے نہ ہونے کا شبہہ ہو تو کیا کرنا چاہئے۔ جب کہ چار رکعت والی نماز پڑھتا ہو؟

(۱۰) شبہہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

(۱۱) چار رکعت والی فرض نماز کی اگر سب رکعتوں میں سورت لائی جاوے تو سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

سجدۂ تلاوت کا بیان

مسئلہ۔ قرآن شریف کے سجدۂ تلاوت کے چودہ ہیں جہاں کلام مجید کے کنارہ پر سجدہ لکھا رہتا ہے اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے اور اس سجدہ کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

مسئلہ۔ سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ نہ اُٹھاوے سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اُٹھاوے بس سجدۂ تلاوت ادا ہو گیا بہتر یہ ہے کہ کھڑا ہو کر

اوّل اللہ اکبر کہے پھر سجدہ میں جاوے پھر اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جاوے اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہے پھر سجدہ میں جاوے پھر اللہ اکبر کہہ کر کھڑا نہ ہو تب بھی درست ہے۔

مسئلہ۔ سجدہ کی آیت کو جو شخص پڑھے اس پر بھی سجدہ کرنا واجب ہے اور جو سنے اس پر بھی واجب ہو جاتا ہے چاہے قرآن سننے کے قصد سے بیٹھا ہو یا اور کسی کام میں لگا ہو اور بغیر قصد کے سجدہ کی آیت سن لی ہو اس لئے بہتر یہ ہے کہ سجدے کی آیت کو آہستہ سے پڑھے تاکہ کسی اور پر سجدۂ تلاوت واجب نہ ہو۔

مسئلہ۔ جو چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں وہ سجدۂ تلاوت کے لئے بھی یعنی وضو کا ہونا جگہ کا پاک ہونا بدن اور کپڑے کا پاک ہونا قبلہ کی طرف منہ کرکے سجدہ کرنا۔

مسئلہ۔ اگر کسی کا وضو اس وقت نہ ہو تو پھر کسی وقت وضو کرکے سجدہ کرے فوراً اسی وقت سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اسی وقت سجدہ کرے کیونکہ شاید بعد میں یاد نہ رہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی کے ذمہ بہت سے سجدہ تلاوت کے باقی ہیں اب تک ادا نہ کئے ہوں تو اب ادا کرے عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ادا کرلینا چاہئے کبھی ادا نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھے تو وہ آیت پڑھنے کے فوراً بعد نماز ہی میں سجدہ کرے پھر باقی سورت پڑھ کر رکوع میں جائے اگر اس آیت کو پڑھ کر فوراً سجدہ نہ کیا اس کے بعد دو آیتیں یا تین آیتیں اور پڑھ لیں تب بھی سجدہ کیا تو یہ بھی درست ہے اگر اس سے بھی زیادہ پڑھ گیا تب سجدہ کیا تو سجدہ

ادا ہو گیا لیکن گنہگار ہو گیا۔

مسئلہ۔ اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور نماز ہی میں سجدہ نہ کیا تو اب نماز کے بعد سجدہ کرنے سے ادا نہ ہو گا ہمیشہ کے لئے گنہگار رہے گا اب سوائے توبہ اور استغفار کے اور کوئی صورت معافی کی نہیں۔

مسئلہ۔ سجدہ کی آیت پڑھ کر اگر فوراً رکوع میں چلا جاوے اور رکوع میں یہ نیت کرے کہ میں سجدہ تلاوت کی طرف سے بھی یہی رکوع کرتا ہوں تب بھی وہ سجدہ ادا ہو جائے گا (اگر امام ہو تو مقتدیوں کی نیت بھی ضروری ہو گی یعنی ان کی بھی نیت کرنی ہو گی کہ اس رکوع میں سجدۂ تلاوت کی بھی نیت کرتا ہوں۔ ۱۲ محمد عیسیٰ) اور اگر رکوع میں یہ نیت نہیں کی تو رکوع کے بعد سجدہ جب کرے گا تو اسی سجدہ سے سجدہ تلاوت بھی ادا ہو جائے گا چاہے کچھ نیت کرے چاہے نہ کرے (اس صورت میں مقتدیوں کی نیت کی ضرورت نہیں بلا ان کی نیت کے بھی ادا ہو جائیگا (۱۲ محمد عیسیٰ)

مسئلہ۔ ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی آیت کو کئی بار دُہرا کر پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے چاہے سب دفعہ پڑھ کر اخیر میں سجدہ کرے یا پہلی پڑھ کر سجدہ کرے پھر اسی کو بار بار دُہراتا رہے اور اگر جگہ بدل گئی تب اسی آیت کو دُہرایا پھر تیسری جگہ جا کر وہی آیت پھر پڑھی اسی طرح برابر جگہ بدلتا رہا۔ تو جتنی دفعہ دُہراوے اتنی دفعہ سجدہ کرے۔

مسئلہ۔ اگر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کئی آیتیں پڑھے تو بھی جتنی آیتیں پڑھے اتنے سجدے کرے۔

سوالات

(۱) اگر نماز میں سورۂ اقرار پڑھ کر رکعت پوری کرے تو سجدہ ادا ہوا یا نہیں؟
(۲) ایک آیت کو بار بار اسی جگہ پڑھے تو کتنے سجدے کرے؟
(۳) اگر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی آیتیں پڑھیں تو کتنے سجدے واجب ہوئے؟

بیمار کی نماز کا بیان

مسئلہ۔ نماز کو کسی حال میں نہ چھوڑے جب تک کھڑے ہو کر پڑھنے کی قوت رہے کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہے اور جب کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ بیٹھے بیٹھے رکوع کرے اور پھر سجدہ کرے اور رکوع کے لئے اتنا جھکے کہ پیٹھ خوب برابر ہو۔

مسئلہ۔ اگر رکوع اور سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہو تو رکوع اور سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے اور سجدے کے لئے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے۔

مسئلہ۔ سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا نہ چاہئے۔ جب سجدہ کرنے کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کر لیا کرے۔ تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ۔ اگر کھڑے ہونے کی قوت تو ہے لیکن کھڑے ہونے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے یا بیماری کے بڑھ جانے کا ڈر ہے تب بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ۔ اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو پیچھے کوئی گاؤ تکیہ وغیرہ

لگاکر اس طرح لیٹ جاوے کہ سر خوب اونچا رہے بلکہ قریب بیٹھنے کے رہے اور پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا لیوے اور اگر کچھ طاقت ہو تو قبلہ کی طرف پیر نہ پھیلاوے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ زیادہ نیچا کرے اگر گاؤ تکیہ سے ٹیک لگا کر بھی اس طرح نہ لیٹ سکے کہ سر اور سینہ وغیرہ اونچا رہے تو قبلہ کی طرف پیر کر کے بالکل چت لیٹ جاوے لیکن سر کے نیچے کوئی اونچا تکیہ رکھ دیں کہ منہ قبلہ کی طرف ہو جاوے آسمان کی طرف نہ رہے پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے رکوع کا اشارہ کم کرے اور سجدہ کا اشارہ زیادہ کرے۔

مسئلہ۔ اگر چت نہ لیٹے بلکہ داہنے یا بائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹے اور سر کے اشارے سے رکوع سجدہ کرے یہ بھی جائز ہے لیکن چت لیٹ کر پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔

مسئلہ۔ اگر بیمار کا بستر نجس ہے لیکن اس کے بدلنے میں بہت تکلیف ہوگی تو اسی پر نماز پڑھ لینا درست ہے۔

مسئلہ۔ حکیم نے کسی کی آنکھ بنائی اور ہلنے جلنے سے منع کر دیا تو بیٹھے بیٹھے (یا لیٹے) نماز پڑھتا رہے (جس کا طریقہ اوپر بتلایا گیا ۱۲ ناقل عفی عنہ)

تنبیہ۔ اس کا بھی خیال رکھا کرو نیز مریض بھی حتی الامکان بہت خیال رکھے کہ حالت مرض میں کوئی بے پردگی نہ ہو اس میں بڑی کوتاہی ہوتی ہے۔ زانو وغیرہ کھل جانا کوئی بات ہی نہیں سمجھتے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ۔ اگر کوئی ایک منزل یا دو منزل کا سفر کرے تو اس سفر سے شریعت کا کوئی حکم نہیں بدلتا اور شریعت کے قاعدے سے اس کو مسافر نہیں کہتے اس کو ساری باتیں اسی طرح کرنی چاہئیں جیسے کہ اپنے گھر پر کرتا تھا اور چار رکعت والی نماز کو چار رکعت پڑھے۔

مسئلہ۔ جو کوئی تین منزل چلنے کا قصد کر کے نکلے وہ شریعت کے قاعدے سے مسافر ہے جب اپنے شہر کی آبادی سے باہر گیا تو شریعت سے مسافر بن گیا اور جب تک آبادی کے اندر اندر چلتا رہے تب تک مسافر نہیں ہے۔ اگر اسٹیشن آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے اور جو آبادی کے باہر ہو تو وہاں پہنچ کر مسافر ہو جائے گا۔

مسئلہ۔ تین منزل یہ ہے کہ اکثر پیدل چلنے والے وہاں تین روز میں پہنچا کرتے ہیں تخمیناً اس کا ہمارے ملک میں کہ دریا اور پہاڑ میں سفر نہیں کرنا پڑتا ۴۸ میل انگریزی ہے۔

مسئلہ۔ جو کوئی شریعت سے مسافر ہو وہ ظہر اور عصر اور عشاء کی فرض نماز دو دو رکعتیں پڑھے اور سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا اور سنتیں چھوڑ دینا درست ہے۔ اس کے چھوڑ دینے سے کچھ گناہ نہ ہوگا اور اگر کچھ جلدی نہ ہو اپنے ساتھیوں سے رہ جانے کا ڈر نہ ہو تو نہ چھوڑے اور سنتیں سفر میں پوری پوری پڑھے ان میں کمی نہیں ہے۔

مسئلہ۔ فجر اور مغرب اور وتر کی نماز میں بھی کوئی کمی نہیں ہے جیسے ہمیشہ پڑھتا ہے ویسے ہی پڑھے۔

مسئلہ۔ ظہر عصر عشار کی نماز دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھے پوری چار رکعتیں پڑھنا گناہ ہے جیسے ظہر کی کوئی چھ فرض پڑھے تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہے تو دو رکعتیں فرض کی ہوگئیں اور دو رکعتیں نفل ہو جاویں گی اور سجدۂ سہو کرنا پڑے گا (کیونکہ تاخیر ہوئی سلام میں ۱۲ محمد عیسٰی) اور اگر دو رکعت پر نہ بیٹھا ہو تو چاروں رکعتیں نفل ہوگئیں فرض نماز پھر سے پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر راستہ میں کہیں ٹھہر گیا تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو برابر مسافر رہے گا چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھتا رہے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلی تو اب وہ مسافر نہیں رہا پھر اگر نیت بدل گئی اور پندرہ دن سے پہلے چلے جانے کا ارادہ ہوگیا تب بھی مسافر نہ بنے گا نمازیں پوری پوری پڑھے پھر جب یہاں سے چلے تو اگر یہاں سے وہ جگہ تین منزل ہو جہاں جانا ہے تو پھر مسافر ہو جاوے گا اور اس سے کم ہو تو مسافر نہیں رہا۔

مسئلہ۔ دو چار روز کے لئے راستہ میں کہیں ٹھہرنا پڑا لیکن کچھ ایسی باتیں ہو جاتی ہیں کہ جانا نہیں ہوتا ہے۔ روز یہ نیت ہوتی ہے کہ کل پرسوں چلا جاؤں گا لیکن جانا نہیں ہوتا اسی طرح پندرہ یا بیس دن یا ایک مہینہ یا اس سے بھی زیادہ رہنا ہوگیا لیکن پورے پندرہ دن رہنے کی نیت نہیں ہوئی

تب بھی مسافر رہے گا چاہے جتنے دن اسی طرح گذر جائیں۔

مسئلہ۔ تین منزل چل کے کہیں پہنچا تو اگر وہ اپنا گھر ہے تو مسافر نہیں رہا چاہے کم رہے یا زیادہ اگر اپنا گھر نہیں ہے تو اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو تب بھی مسافر نہیں رہا اب نمازیں پوری پڑھے اور اگر نہ اپنا گھر ہے نہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہے تو وہاں پہنچ کر بھی مسافر رہے گا۔ چار رکعت فرض کی دو رکعتیں پڑھتا رہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہو گئیں تو گھر پہنچ کر بھی ظہر، عصر، عشار کی دو ہی رکعتیں قضا پڑھے اور اگر سفر سے پہلے ظہر کی نماز قضا ہو گئی تو سفر کی حالت میں چار رکعتیں اس کی قضا پڑھے۔

مسئلہ۔ دریا میں کشتی چل رہی ہے اور نماز کا وقت آ گیا تو اسی چلتی کشتی پر نماز پڑھ لے۔ اگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں سر گھومے تو بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ۔ ریل میں بھی نماز پڑھنے کا یہی حکم ہے کہ چلتی ریل پر نماز پڑھنا درست ہے اور اگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں سر گھومے یا گرنے کا خوف ہے تو بیٹھ کر پڑھے (ورنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے بلا عذر مذکور بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نماز نہ ہوگی کیونکہ قیام فرض ہے۔ ناقل)

مسئلہ۔ نماز پڑھنے میں ریل پھر گئی اور قبلہ دوسری طرف ہو گیا تو نماز ہی میں گھوم جاوے اور قبلہ کی طرف منہ پھیر لے (بشرطیکہ معلوم ہو جاوے)

مسئلہ۔ اگر تین منزل جانا ہو جب تک مردوں میں سے کوئی اپنا محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو اس وقت تک سفر کرنا درست نہیں بے محرم کے ساتھ سفر

کرنا بڑا گناہ ہے اور ایک منزل یا دو منزل جانا ہو تب بھی بے محرم کے ساتھ جانا درست نہیں[1] حدیث میں اس کی بڑی ممانعت آئی ہے۔

مسئلہ۔ یکہ یا بہل پر جا رہا ہے اور نماز کا وقت آگیا تو بہلی سے اتر کر ایک جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیوے اسی طرح اگر کوئی عورت بہلی پر وضو نہ کر سکے تو اُتر کر کہیں آڑ میں بیٹھ کر وضو کرے اگر برقع پاس نہ ہو تو چادر وغیرہ میں خوب لپیٹ کر اُترے اور نماز پڑھے ایسا گہرا پردہ جس میں نماز قضا ہو جائے حرام ہے۔ ہر بات میں شریعت کی بات کو مقدم رکھے پردہ کی بھی وہی حد رکھے جو شریعت نے بتلائی ہے۔ شریعت کی حد سے آگے بڑھنا اور خُدا سے زردرد ہونا بڑی بے وقوفی اور نادانی ہے البتہ بلا ضرورت پردہ میں کمی کرنا بے غیرتی اور گُناہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر ایسا بیمار ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے جب بھی چلتی بہلی پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور اگر بہلی ٹھہرائی لیکن جو ابیلوں کے کندھے پر رکھا ہوا ہے تب بھی اس پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے بیل الگ کر کے نماز پڑھنا چاہئے۔ یکہ کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک گھوڑا کھول کر الگ نہ کر دیا جائے اس وقت تک اس پر نماز پڑھنا درست نہیں۔

---

[1] میل یا دو میل یا اس سے بھی کم بلا محرم کے ہرگز مت جاؤ ایک محلہ سے دوسرے محلہ تک جانے میں عزت و آبرو و جان و مال کا خطرہ ہے اس لئے بلا محرم کے بالکل سفر نہیں کرنا چاہئے۔ حج فرض ہے مگر جب تک ایک محرم جس کو ساتھ لے جاوے اس کا بھی کرایہ وغیرہ نہ ہو تو عورت پر حج فرض نہیں چہ جائیکہ بلا ضرورت سفر ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

مسئلہ۔ اگر کسی کو بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے تو پالکی اور میانے پر بھی نماز پڑھنا درست ہے لیکن پالکی جس وقت کہاروں کے کندھوں پر ہو اُس وقت پڑھنا درست نہیں زمین پر رکھوائے تب پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر اونٹ سے یا بہل سے اُترنے میں جان و مال کا اندیشہ ہو تو بدون اُترے بھی نماز درست ہے۔

مسئلہ۔ کوئی شخص پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے مگر دو مقام میں اور ان دو مقاموں میں اس قدر فاصلہ ہو کہ ایک مقام کی اذان کی آواز دوسرے مقام تک نہ جا سکتی ہو مثلاً دس روز مکہ میں رہنے کا ارادہ کرے اور پانچ روز منیٰ میں (مکہ سے منیٰ تین میل کے فاصلہ پر ہے) تو اس صورت میں وہ مسافر ہی شمار ہوگا۔

مسئلہ۔ اور اگر مسئلہ مذکور میں رات کو ایک ہی مقام میں رہنے کی نیت کرے اور دن کو دوسرے مقام میں تو جس موضع میں رات کو ٹھہرنے کی نیت ہے وہ اس کا وطن اقامت ہوگا وہاں اس کو قصر کی اجازت نہ ہوگی اب دوسرا موضع جس میں دن کو رہتا ہے اگر اس سے پہلے موضع سے سفر (شرعی) کی مسافت پر ہے تو وہاں جانے سے مسافر ہو جائے گا ورنہ مقیم رہے گا۔

مسئلہ۔ اگر مسئلہ مذکور میں ایک موضع دوسرے موضع سے اس قدر قریب ہو کہ ایک جگہ کی اذان کی آواز دوسری جگہ جا سکتی ہے تو وہ دونوں موضع ایک ہی سمجھے جائیں گے اور ان دونوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کے

ارادہ سے مقیم ہو جائے گا۔

مسئلہ۔ مقیم کی اقتدار مسافر کے پیچھے ہر حال میں درست ہے خواہ ادا نماز ہو یا قضا اور مسافر امام دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو چاہئے کہ اپنی نماز اُٹھ کر تمام کرے اور اس میں قرأت نہ کرے بلکہ چُپ کھڑا رہے اِس لئے کہ وہ لاحق[1] ہے اور قعدۂ[2] اولیٰ اس مقتدی پر متابعت[3] امام کی وجہ سے فرض ہوگا مسافر امام کو مستحب ہے کہ اپنے مقتدیوں کو بعد دونوں طرف سلام پھیرنے کے فوراً اپنے مسافر ہونے کی اطلاع کردے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ قبل نماز شروع کرنے سے بھی مسافر ہونے کی اطلاع کردے۔

مسئلہ۔ مسافر بھی مقیم کی اقتدا کر سکتا ہے مگر وقت کے اندر اور وقت جاتا رہا تو فجر اور مغرب میں کر سکتا ہے اور ظہر عصر عشاء میں نہیں (اس لئے کہ جب مسافر مقیم کی اقتدا کرے گا تو بہ تبعیت (پیروی) امام پوری چار رکعت یہ بھی پڑھے گا اور قعدۂ اولیٰ فرض نہ ہوگا اور اس کا فرض ہوگا پس فرض پڑھنے والے کی اقتدار غیر فرض پڑھنے والے کے پیچھے ہوئی اور یہ بات درست نہیں اور وقت کے اندر یہ بات نہیں کہ مفترض (فرض ادا کرنے والے) کی اقتدا متنفل (نفل ادا کرنے والے) کے پیچھے لازم آوے اس لئے کہ بوجہ اقتدا مسافر کے اس کے ذمہ چار رکعت فرض ہوگئیں اور وقت گزرنے

---

[1] اس کی تعریف لکھی جا چکی ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ [2] پہلی بیٹھک ۱۲ [3] پیروی۔

کے بعد یہ حکم نہیں دونوں صورتوں کا فرق کتب فقہ میں مذکور ہے۔

(حاشیہ ب)

سوالات

(۱) مریض کو کس طرف پیر کر کے نماز کے لئے بیٹھنا چاہیے کس درجہ پر مریض کی حالت ہو جاوے تو نماز معاف ہے؟

(۲) شرعی لحاظ سے آدمی کب مسافر ہوتا ہے اور کون کون وقتوں کی کتنی رکعت پڑھے؟

(۳) سفر میں سنتوں کا کیا حکم ہے؟

(۴) اگر کوئی پندرہ کوس چلنے کی نیت کرے تو وہ مسافر ہوگا یا نہیں؟

(۵) سفر میں کوئی شخص بارہ روز رہنے کی نیت کرے تو وہ نماز پوری پڑھے یا قصر کرے؟

(۶) اگر تم مسافر کے پیچھے عصر کی نماز پڑھ رہے ہو تو تم کو کتنی رکعت پر سلام پھیرنا چاہیئے؟

(۷) مسافر امام کے پیچھے اپنی بقیہ نماز میں تم الحمد وسورہ پڑھو گے یا نہیں؟

(۸) مقیم ظہر کی قضا پڑھ رہا ہے تو مسافر بھی اسی ظہر کی قضا اس کے پیچھے پڑھ سکتا ہے یا نہیں اپنے جواب کی وجہ بھی بتلاؤ۔

جماعت کا بیان

مسئلہ۔ امام کے سوا ایک آدمی کے شریک نماز ہو جانے سے جماعت ہو جاتی ہے خواہ وہ آدمی مرد ہو یا عورت غلام ہو یا آزاد بالغ ہو یا سمجھ دار یا نابالغ بچہ ہاں جمعہ اور عیدین کی نماز میں کم سے کم امام کے سوا تین آدمیوں کے بغیر جماعت نہیں ہوتی۔

مسئلہ۔ جماعت کے ہونے میں یہ بھی ضروری نہیں کہ فرض نماز ہو بلکہ اگر نفل بھی دو آدمی اسی طرح ایک دوسرے کے تابع ہو کر پڑھیں تو جماعت ہو جائے گی خواہ امام اور مقتدی دونوں نفل پڑھتے ہوں یا مقتدی نفل پڑھتا ہو البتہ جماعت کی نفل کا عادی ہونا یا تین مقتدیوں سے زیادہ ہونا مکروہ ہے۔

جماعت کی فضیلت اور تاکید

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہیں کہ اگر سب ایک جگہ جمع کی جائیں تو ایک بہت کافی حجم کا رسالہ تیار ہو سکتا ہے ان کے دیکھنے سے قطعاً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جماعت نماز کی تکمیل میں ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا حتیٰ کہ حالت مرض میں جب آپ کو خود چلنے کی قوت نہ تھی دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد تشریف لے گئے اور جماعت سے نماز پڑھی تارک

جماعت پر آپ کو بہت سخت غصہ آتا تھا اور ترک جماعت پر سخت سے سخت سزا دینے کو آپ کا جی چاہتا تھا۔ بے شبہہ شریعت محمدیہ میں جماعت کا بہت بڑا اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہئے تھا نماز جیسی عبادت کی شان بھی اسی کو چاہتی تھی کہ جس سے اس کی تکمیل ہو وہ بھی تاکید کے اعلیٰ درجہ پر پہنچا دی جائے ہم اس مقام پر پہلے اس آیت کو لکھ کر جس سے بعض مفسرین اور فقہائے جماعت کو ثابت کیا ہے چند حدیثیں بیان کرتے ہیں قولہ تعالیٰ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ل کر یعنی جماعت سے (معالم التنزیل، جلالین، خازن، ابوسعود مدارک تفسیر کبیر وغیرہ) اس آیت میں حکم صریح جماعت سے نماز پڑھنے کا ہے مگر چونکہ رکوع کے معنی بعض مفسرین نے خضوع کے بھی لکھے ہیں لہٰذا فرضیت اس سے ثابت نہ ہوگی۔

حدیث۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے اور جس قدر زیادہ جماعت ہو اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

حدیث۔ نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گزرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔

حدیث۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے ایک روز عشار کے وقت اپنے ان اصحاب سے جو جماعت میں شریک تھے فرمایا کہ

لوگ نماز پڑھ پڑھ کر سو رہے اور تمہارا وہ وقت جو انتظار میں گزرا نماز میں محسوب ہوا۔

حدیث۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے گا اسے پوری رات کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے راوی ہیں کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ بیشک میرے دل میں یہ ارادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کرے پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں

حدیث۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے راوی ہیں کہ جو شخص اذان سن کر جماعت میں نہ آئے اور اُسے کوئی عذر بھی نہ ہو تو اس کی وہ نماز جو تنہا پڑھی ہو قبول نہ ہوگی۔ صحابہ نے پوچھا وہ عذر کیا ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ خوف یا مرض اس حدیث شریف میں مرض کی تفصیل نہیں کی گئی بعض احادیث میں کچھ تفصیل بھی ہے۔

اثر[۱] اسودؓ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ نماز کی پابندی اور اس کی فضیلت و تاکید کا ذکر نکلا اس پر حضرت عائشہؓ نے تاکیداً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

---

[۱] صحابی اور تابعی کے قول کو اثر کہتے ہیں ۱۲۔

مرض وفات کا قصہ بیان کیا کہ ایک دن نماز کا وقت آیا اور اذان ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں عرض کیا گیا کہ ابوبکرؓ ایک نہایت رقیق القلب[1] آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو بے طاقت ہوجاویں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے پھر وہی فرمایا وہی جواب دیا گیا تب آپ نے فرمایا تم ویسی باتیں کرتی ہو جیسے یوسف علیہ السلام سے مصر کی عورتیں کرتی تھیں۔ ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھادیں۔ خیر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھانے کو نکلے اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قدم مبارک زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے یعنی اتنی قوت بھی نہ تھی کہ زمین سے پیر اُٹھا سکیں وہاں حضرت ابوبکرؓ نماز شروع کر چکے تھے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے منع فرمایا اور انھیں سے نماز پڑھوائی۔

اثر۔ ایک دن حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلیمان بن ابی حشمہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا تو ان کے گھر گئے اور ان کے ماں باپ سے پوچھا کہ آج میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا۔ انھوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے اس وجہ سے ان کو نیند آگئی تب حضرت فاروقؓ نے فرمایا کہ مجھے فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اس کے کہ تمام شب عبادت کروں، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ صبح کی نماز باجماعت پڑھنے میں

---

[1] نرم دل۔

تہجد سے بھی زیادہ ثواب ہے۔ اس لئے علمار نے لکھا ہے کہ اگر شب بیداری نماز فجر میں مخل ہو تو ترک اس کا اولیٰ ہے (بلکہ ضروری ہے) کیونکہ اس میں بالاتفاق عمداً ترک واجب ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

اثر۔ مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جو شخص تمام دن روزے رکھتا ہو اور رات بھر نمازیں پڑھتا ہو مگر جمعہ اور جماعت میں نہ شریک ہوتا ہو اسے آپ کیا کہتے ہیں فرمایا کہ دوزخ میں جائے گا۔

اثر۔ سلف صالحین کا یہ دستور تھا کہ جس کی نماز ترک ہو جاتی تو سات دن تک اس کی ماتم پرسی کرتے۔ صحابہ کے اقوال بھی تھوڑے سے بیان ہو چکے جو درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال ہیں اب ذرا علمار اُمت اور مجتہدین اُمت کو دیکھئے کہ ان کا جماعت کی طرف کیا خیال ہے اور اس احادیث سے مطلب انھوں نے کیا سمجھا ہے؟

(۱) اکثر محققین حنفیہ کے نزدیک جماعت واجب ہے۔ محقق ابن ہمام اور حلبی اور صاحب بحرالرائق وغیرہم اسی طرف ہیں۔

(۲) اکثر حنفیہ کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہے مگر واجب کے حکم میں اور درحقیقت حنفیہ کے ان دونوں قولوں میں کچھ مخالفت نہیں۔

(۳) قنیہ وغیرہ میں ہے کہ بے عذر تارک جماعت کو سزا دینا امام وقت پر واجب ہے اور اس کے پڑوسی اگر اس کے اس فعل قبیح پر کچھ نہ بولیں تو گنہگار ہوں گے۔

(۴) تارک جماعت ضرور گنہگار ہے اور اس کی گواہی قبول نہ کی جائے بشرطیکہ اس نے بے عذر سہل انکاری سے جماعت چھوڑی ہو۔

(۵) اگر کوئی شخص دینی مسائل کے پڑھنے پڑھانے میں دن رات مشغول رہتا ہو اور جماعت میں حاضر نہ ہوتا ہو تو معذور نہ سمجھا جائے گا اور اس کی گواہی قبول نہ ہوگی (شاہ صاحبان کا بھی یہی حکم ہے۔ ناقل)۔

جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں

(۱) اسلام، کافر پر جماعت واجب نہیں۔

(۲) مرد ہونا، عورتوں پر جماعت واجب نہیں۔

(۳) بالغ ہونا، نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں۔

(۴) عاقل ہونا، مست بیہوش دیوانہ پر جماعت واجب نہیں۔

(۵) آزاد ہونا، غلام پر جماعت واجب نہیں۔

(۶) تمام عذروں سے خالی ہونا، ان عذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں مگر ادا کرے تو بہتر ہے نہ ادا کرنے میں ثواب جماعت سے محروم رہے گا۔

(۷) مقیم ہونا مسافر شرعی پر جماعت واجب نہیں لیکن حتی الوسع جماعت کی کوشش کرے تاکہ اس کے ثواب سے محرومی نہ ہو ہاں اگر جماعت نہ کرے گا تو ترک واجب کا گناہ نہ ہوگا۔ ناقل۔

اور ترک جماعت کے چودہ عذر ہیں۔

(۱) لباس بقدر ستر عورت کے نہ پایا جانا۔

(۲) مسجد کے راستہ میں سخت کیچڑ ہو کہ چلنا دشوار ہو امام ابو یوسفؒ نے حضرت امام اعظمؒ سے پوچھا کہ کیچڑ وغیرہ کی حالت میں جماعت کے لئے آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا جماعت کا چھوڑنا مجھے پسند نہیں۔

(۳) پانی بہت زور سے برستا ہو ایسی حالت میں امام محمد نے مؤطا میں لکھا ہے کہ اگرچہ نہ جانا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ جماعت سے جا کر نماز پڑھے۔

(۴) سردی سخت ہو کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہو جانے کا یا بڑھ جانے کا خوف ہو۔

(۵) مسجد جانے میں مال اور اسباب کے چوری جانے کا خوف ہو۔

(۶) مسجد جانے میں کسی دشمن کے مل جانے کا خوف ہو۔

(۷) مسجد جانے میں کسی قرضخواہ کے مل جانے اور اس سے تکلیف پہنچ جانے کا خوف ہو بشرطیکہ اس کے قرض کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو اگر قادر ہو تو وہ ظالم سمجھا جائے گا اور اس کو ترک جماعت کی اجازت نہ ہوگی۔

(۸) اندھیری رات ہو کہ راستہ نہ دکھلائی دیتا ہو لیکن اگر روشنی کا سامان خدا نے دیا ہو تو جماعت نہ چھوڑنا چاہئے۔

(۹) رات کا وقت اور آندھی بہت سخت چلتی ہو۔

(۱۰) کسی مریض کی تیمار داری کرتا ہو کہ اس کے جماعت میں چلے جانے سے اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا خوف ہو۔

(۱۱) کھانا تیار یا تیاری کے قریب ہو اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں جی نہ لگنے کا خوف ہو۔

(۱۲) پیشاب یا پاخانہ زور کا معلوم ہوتا ہو۔

(۱۳) سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہو جائے گی اور قافلہ نکل جائے گا۔ ریل کا مسئلہ اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے مگر فرق اس قدر ہے کہ وہاں ایک قافلہ کے بعد دوسرا قافلہ بہت دنوں میں ملتا ہے اور یہاں ریل ایک دن میں کئی بار جاتی ہے اگر ایک وقت کی ریل نہ ملے تو دوسرے وقت جا سکتا ہے ہاں اگر کوئی ایسا ہی سخت حرج ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں ہماری شریعت سے حرج اُٹھا دیا گیا ہے۔

(۱۴) کوئی ایسا بیمار ہو جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے یا نابینا ہو یا لُنجا ہو یا کوئی پیر کٹا ہوا ہو لیکن جو نابینا بے تکلف مسجد تک پہنچ سکے اس کو ترک جماعت نہ چاہیئے۔

جماعت کے احکام

جماعت جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں شرط ہے یعنی یہ نمازیں تنہا صحیح ہی نہیں ہوتیں پنجوقتی نمازوں میں واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور تراویح میں سنّت مؤکدہ ہے اگرچہ قرآن مجید جماعت کے ساتھ ہو چکا ہو اور اسی طرح نماز کسوف[1] کے لئے اور رمضان کے وتر میں مستحب

[1] کسوف سورج کے گرہن کو کہتے ہیں اس میں نفل نماز جماعت سے پڑھی جاتی ہے وہی اس جگہ مراد ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

ہے اور سوا رمضان کے اور کسی زمانہ کے وتر میں مکروہ تنزیہی[1] ہے اسی طرح ہر فرض کی دوسری جماعت میں ان چار[2] شرطوں سے مکروہ تنزیہی ہے۔

(۱) مسجد محلہ (یا گاؤں کی ۱۲ ناقل عفی عنہ) ہو اور عام رہ گذر پر نہ ہو اور مسجد محلہ کی تعریف یہ لکھی ہے کہ وہاں امام اور نمازی معین ہوں۔

(۲) پہلی جماعت بلند آواز سے اذان و اقامت کہہ کر پڑھی گئی ہو۔

(۳) پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلہ میں رہتے ہیں اور جن کو اس کے انتظامات کا اختیار حاصل ہو۔

(۴) دوسری جماعت اس ہیئت اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے اور یہ چوتھی شرط صرف امام ابویوسفؒ کے نزدیک ہے اور امام صاحب کے نزدیک ہیئت بدل دینے پر بھی کراہت رہتی ہے پس اگر دوسری جماعت مسجد میں نہ ادا کی جائے بلکہ گھر میں تو پھر مکروہ نہیں (اگر پہلی جماعت مسجد والی جو بے عذر ترک کی ہوگی تو اس کا گناہ ہوگا ۱۲ ناقل عفی عنہ)۔

---

[1] مکروہ کی دو قسمیں ہیں تنزیہی اور تحریمی۔ مکروہ تنزیہی کا مرتبہ مکروہ تحریمی سے کم ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ۔ [2] بعض محلوں اور دیہات کی مسجدوں میں نمازی تو کچھ نہ کچھ مقرر ضرور ہوتے ہیں مگر باقاعدہ کوئی امام مقرر نہیں ہوتا تو اس قاعدہ سے وہاں جماعت ثانیہ مکروہ نہ ہونا چاہئے مگر ان شرطوں کا مقصود یہ ہے کہ وہاں جماعت باقاعدہ ہوتی ہو پس اگر جماعت ہوتی ہو لیکن کوئی امام باضابطہ وہاں مقرر نہیں تو بھی وہاں دوسری جماعت مکروہ ہوگی کیونکہ نفس اس بہانہ سے ترک جماعت کا عادی ہو جائے گا (۱۲ ناقل عفی عنہ)

مقتدی اور امام کے متعلق مسائل

مقتدیوں کو چاہئے کہ تمام حاضرین میں امامت کے لائق جس میں اچھے اوصاف زیادہ ہوں اس کو امام بنادیں اور اگر کئی شخص ایسے ہوں جن میں امامت کی لیاقت ہو غلبۂ رائے پر عمل کریں یعنی جس شخص کی طرف زیادہ لوگوں کی رائے ہو اس کو امام بنادیں اگر کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے جو امامت کے لائق ہے کسی نالائق کو امام کریں گے تو ترک سُنّت کی خرابی میں مبتلا ہوں گے۔

مسئلہ۔ سب سے زیادہ استحقاق امامت اس شخص کو ہے جو نماز کے مسائل خوب جانتا ہو بشرطیکہ ظاہراً اس میں کوئی فسق وغیرہ کی بات نہ ہو[1] اور جس قدر قرأت مسنون ہے اُسے یاد ہو پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو یعنی عمدہ آواز سے اور قرأت کے موافق پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

مسئلہ۔ اگر کسی کے گھر میں جماعت کی جائے تو صاحب خانہ امامت کے لئے زیادہ مستحق ہے اس کے بعد وہ شخص جس کو وہ امام بنادے اور اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہے اور دوسرے لوگ مسائل سے واقف ہوں تو پھر انھیں کو استحقاق ہوگا۔

مسئلہ۔ فاسق اور بدعتی کا امام بنانا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر

---

[1] مثلاً ڈاڑھی منڈی یا شرعی حد سے زیادہ کٹی ہو ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

خدانخواستہ ایسے لوگوں کے سوا کوئی دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح اگر بدعتی فاسق زوردار ہوں کہ ان کے معزول کرنے پر قدرت نہ ہو یا فتنۂ عظیم برپا ہوتا ہو تو بھی مقتدیوں پر کراہت نہیں (لیکن ایسا شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بشریت کا منکر ہو اور الوہیت کا قائل ہو یا اللہ تعالیٰ کے صفت علم غیب میں شریک جانتا ہو تو پہلا عقیدہ کفر اور دوسرا شرک ہے پس ایسے امام کے پیچھے کسی حالت میں نماز نہ پڑھے۔ ناقل عفی عنہ)

مسئلہ۔ امام کو نماز میں زیادہ بڑی بڑی سورتیں پڑھنا جو مقدار مسنون سے بھی زیادہ ہوں یا رکوع سجدہ وغیرہ میں بہت زیادہ دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام کو چاہئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے جو سب میں زیادہ صاحب ضرورت ہو اس کی رعایت کرکے قرأت وغیرہ کرے بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مقدار مسنون سے بھی کم قرأت کرنا بہتر ہے تاکہ لوگوں کا حرج نہ ہو جو قلت جماعت کا سبب بن جائے۔

مسئلہ۔ اور اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہوں تو ان کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہیے۔ اگر امام کے داہنے بائیں جانب کھڑے ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے اور دو سے زیادہ ہوں تو مکروہ تحریمی ہے اس لئے کہ جب دو سے زیادہ مقتدی ہوں تو امام کا آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا اور

وہ امام کی داہنی جانب کھڑا ہوا اس کے بعد اور مقتدی آ گئے تو پہلے مقتدی کو چاہیئے کہ پیچھے ہٹ آئے تاکہ سب مقتدی مل کر امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور اگر وہ نہ ہٹے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ اس کو کھینچ لیں اور اگر نادانستگی سے وہ امام کے داہنے یا بائیں جانب کھڑے ہو جائیں اور پہلے مقتدی کو پیچھے نہ ہٹاویں تو امام کو چاہیئے کہ وہ آگے بڑھ جائے تاکہ وہ مقتدی سب مل جاویں اور امام کے پیچھے ہو جائیں۔ ہٹنے کی جگہ نہ ہو تب بھی امام ہی کو چاہیئے کہ آگے بڑھ جائے لیکن اگر مقتدی مسائل سے ناواقف ہو جیسا ہمارے زمانے میں غالب ہے تو اس کو ہٹانا مناسب نہیں ہے کہ کہیں کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے نماز ہی غارت ہو۔

مسئلہ۔ امام کو چاہیئے کہ صف سیدھی کرے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے ہونے سے منع کرے سب کو برابر کھڑے ہونے کا حکم دے۔ صف میں ایک کو دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہیئے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنا چاہیئے۔

مسئلہ۔ تنہا ایک شخص کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ ایسی حالت میں چاہیئے کہ اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ہمراہ کھڑا کرے لیکن کھینچنے میں اگر احتمال ہو کہ وہ اپنی نماز خراب کرے گا یا بُرا مانے گا تو جانے دے۔

مسئلہ۔ پہلی صف میں جگہ کے ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑے ہونا مکروہ ہے۔ ہاں جب اگلی صف پوری ہو چکے تب دوسری

صف میں کھڑے ہونا چاہیے۔

مسئلہ۔اور امام کو اور ایسا ہی منفرد کو جب کہ گھر یا میدان میں نماز پڑھتا ہو مستحب ہے کہ اپنے ابروؤں کے سامنے خود داہنی جانب یا بائیں جانب کوئی ایسی چیز کھڑی کرے جو ایک گز یا اس سے زیادہ اونچی اور ایک انگل کے برابر موٹی ہو، ہاں اگر مسجد میں نماز پڑھتا ہو یا ایسے مقام میں جہاں لوگوں کا نماز میں سامنے سے گزر نہ ہوتا ہو تو اس کی کچھ ضرورت نہیں اور امام کا سترہ[1] تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے بعد سترہ قائم ہوجانے کے سترہ کے آگے نکل جانے میں کچھ گناہ نہیں لیکن سترہ کے اندر کوئی نکلے گا تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ۔مسبوق یعنی جس کی ایک دو رکعت رہ گئی ہو اس کو چاہئے کہ پہلے امام کے ساتھ شریک ہوکر جس قدر نماز باقی ہو جماعت سے ادا کرے بعد امام کی نماز ختم ہونے کے کھڑا ہوجاوے اور اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے۔

مسئلہ۔مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنا چاہئے کہ پہلے قرأت والی پھر بے قرأت کی اور جو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے ان کے حساب سے قعدہ کرے یعنی ان رکعتوں کے حساب سے جو دوسری ہو اس میں پہلا قعدہ کرے اور جو تیسری رکعت ہو اور

---

[1] نمازی جو چیز اپنے سامنے کھڑا کرے کہ دوسرا شخص آزادی سے چلا جاوے ایسی چیز کو سترہ کہتے ہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

نماز تین رکعت والی ہو تو اس میں اخیر قعدہ کرے وعلی ہذالقیاس۔

مثال۔ ظہر کی نماز میں تین رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شخص شریک ہو تو اس کو چاہیئے کہ بعد امام کے سلام پھیرنے کے کھڑا ہو جائے اور گئی ہوئی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملا کر رکوع سجدہ کر کے پہلا قعدہ کرے اس لئے کہ یہ رکعت اس پڑھی ہوئی رکعت کے حساب سے دوسری ہے پھر دوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملا دے اور قعدہ نہ کرے اس لئے کہ یہ رکعت اس ملی ہوئی کے حساب سے تیسری ہے پھر تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت نہ ملاوے کیونکہ یہ رکعت قرأت کی نہ تھی اور اس میں قعدہ کرے کہ یہ قعدہ آخیر ہے۔

سوالات

(۱) حدیث شریف میں جو لوگ بے عذر جماعت میں شامل نہیں ہوتے ان کی نسبت حضور سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارادہ شریف کیا ہوا تھا؟

(۲) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں صرف ثواب ہے یا یہ کہ جو جماعت میں شریک نہ ہو وہ محرومی ثواب کے ساتھ گنہگار بھی ہوگا؟

(۳) جماعت کتنے آدمیوں سے ہو جاتی ہے اور اس کے وجوب کے کیا شرائط ہیں؟

(۴) کون نمازوں میں جماعت شرط اور جماعت ثانیہ کن شرائط سے کون سی مسجد

میں مکروہ تحریمی ہے ؟

(۵) اگر ایک شخص نے نمازہ شروع کی تو تم کو کس طرف سے ملنا چاہئے اور اگر جب تم ملنے گئے تو امام کے ساتھ دو آدمی داہنے بائیں کھڑے تھے یا ایک آدمی تھا تو تم کو کیا کرنا چاہئے اور اگر تم نے غلطی کی اور تم بھی انھیں کی طرح مل گئے تو امام کو کیا کرنا چاہئے بالتفصیل بتلاؤ ؟

جماعت میں شامل ہونے نہ ہونے کے مسائل

اگر کوئی شخص اپنے محلّہ یا مکان کے قریب مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہو تو اُس کو مستحب ہے کہ دوسری مسجد میں بتلاش جماعت جاوے اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آکر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت ادا کرے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص فرض نماز اپنے گھر میں تنہا نماز پڑھ چکا ہو اس کے بعد دیکھے کہ وہی فرض جماعت سے ہو رہی ہے تو اُس کو چاہئے کہ جماعت میں شریک ہو جاوے بشرطیکہ ظہر و عشار کا وقت ہو اور فجر، عصر، مغرب کے وقت شریک جماعت نہ ہو اس لئے کہ فجر، عصر کی نمازہ کے بعد نفل نماز مکروہ ہے اور مغرب کے وقت اس لئے کہ یہ دوسری نمازہ نفل ہو گی اور نفل میں تین رکعت منقول نہیں۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص فرض نماز شروع کر چکا ہے اور اسی حالت میں فرض جماعت سے ہونے لگے تو اگر وہ فرض دو رکعت والا ہے جیسے

فجر کی نماز تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اس نماز کو قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو دونوں رکعت پوری کرے اور اگر فجر کی نماز ہو تو پھر جماعت میں شامل نہ ہو اور اگر فرض تین رکعت والا ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر سلام پھیر دے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی ہو تو اگر اس کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کرے اور اگر وہ فرض چار رکعت والا ہے جیسے ظہر و عصر و عشاء تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی ہو اگر اس کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کرے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کرے اور جن صورتوں میں قطع کرنا ہو کھڑے کھڑے ایک سلام پھیر دے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کر چکا ہو اور فرض جماعت ہونے لگے تو اس کو چاہیئے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اگرچہ چار رکعت کی نیت کی ہو نفل نماز کو توڑنا نہ چاہیئے۔

مسئلہ۔ ظہر اور جمعہ کی سُنّت موکدہ اگر شروع کر چکا ہو اور فرض ہونے لگے تو راجح یہ ہے کہ اس کو پوری کرے۔

مسئلہ۔ اگر فرض نماز ہو رہی ہے تو سُنّت وغیرہ نہ شروع کی جائے بشرطیکہ کسی رکعت کے چلے جانے کا خوف ہو ہاں اگر یقین یا گمان غالب

ہو کہ کوئی رکعت نہ جانے پاوے گی تو پڑھ لے مثلاً ظہر کے وقت جب فرض شروع ہو جائے اور خوف ہو کہ سنّت پڑھنے سے کوئی رکعت جاتی رہے تو پھر سُنّتیں موکدہ جو فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں چھوڑ دے اور ظہر اور جمعہ کے فرض بعد بہتر یہ ہے کہ بعد والی سنّت موکدہ اوّل پڑھ کر ان سنّتوں کو پڑھے مگر فجر کی سُنّتیں چونکہ زیادہ مؤکدہ ہیں لہٰذا اُن کے لئے حکم ہے کہ اگر فرض شروع ہو چکا ہو تب بھی ادا کرلی جاویں بشرطیکہ قعدۂ اخیرہ مل جانے کی امید ہو اگر قعدۂ اخیرہ کے مل جانے کی اُمید نہ ہو تو پھر نہ پڑھے اور پھر اگر چاہے بعد سورج نکلنے کے پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر یہ خوف ہو کہ فجر کی سنّت اگر نماز کے سنن و مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جاوے گی تو جماعت نہ ملے گی تو ایسی حالت میں چاہئے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اختصار کرے سنن وغیرہ کو چھوڑ دے۔

مسئلہ۔ فرض ہونے کی حالت میں جو سنّتیں پڑھی جاویں خواہ فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی وہ ایسے مقام پر پڑھی جائیں جو مسجد سے علٰحدہ ہو اس لئے کہ جہاں فرض نماز ہوتی ہو وہاں پھر کوئی دوسری نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو صف سے علٰحدہ مسجد کے کسی گوشہ میں پڑھ لے۔

مسئلہ۔ اگر جماعت کا قعدہ مل جاوے اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب مل جاوے گا۔

مسئلہ۔ جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جاوے تو سمجھا جائیگا کہ وہ رکعت مل گئی ہاں اگر رکوع نہ ملے تو اس رکعت کا شمار ملنے میں نہ ہوگا۔

سوالات

(۱) اگر فرض نماز باجماعت کھڑی ہوگئی اور تم تنہا نماز پڑھ رہے تھے تو تم کو کیا کرنا چاہیئے۔ دو رکعت تین اور چار رکعت سب کا حکم علٰحدہ علٰحدہ بتلاؤ۔

(۲) اگر فرض نماز شروع ہوگئی اور تم نے ابھی سنّت نہیں پڑھی تو فرض میں مل جانا چاہیئے کہ سنّتوں کے پڑھنے میں مشغول ہوجاوے۔ مفصل بتلاؤ۔

(۳) امام کو قیام میں پاجاؤ جب پوری رکعت ملے گی یا رکوع میں پاجاؤ جب بھی رکعت مل جاوے گی اور اگر سجدہ میں پایا تو رکعت ملی یا نہیں۔

جمعہ کے فضائل

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ تمام دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام پیدا کئے گئے اور اسی دن وہ جنّت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنّت سے باہر لائے گئے اور قیامت کا وقوع بھی اسی دن ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے تو ضرور قبول ہو۔ علماء مختلف ہیں کہ یہ ساعت

جس کا ذکر حدیث میں گزرا کس وقت ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفرالسعادت میں چالیس قول نقل کئے ہیں مگر ان سب میں دو قول کو ترجیح دی ہے ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے دوسرے یہ کہ وہ ساعت اخیر دن میں ہے اور دوسرے قول کو ایک جماعت کثیرہ نے اختیار کیا ہے اور بہت احادیث صحیحہ اس کی موئد ہیں۔ شیخ دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم فرماتی تھیں کہ جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو اُن کو خبر دے تاکہ وہ اُس وقت ذکر اور دُعا میں مشغول ہو جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے پاس سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اسی دن صور پھونکا جائے گا اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو اور وہ اسی دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ پر کیسے پیش کیا جاوے گا حالانکہ بعد وفات آپ کی ہڈیاں بھی نہ ہوں گی۔ حضور سردار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے زمین پر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بدن حرام کر دیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بزرگ ہے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی عظمت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے

دن یا شب جمعہ کو مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانوں
اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید مقرر فرمایا ہے پس اس دن غسل کرو اور
جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک اس دن لازم کرلو۔

جمعہ کے آداب

جمعہ کے دن بعد غسل کے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اُس کے پاس
ہوں پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے اور ناخُن وغیرہ بھی کترائے جامع مسجد
میں بہت سویرے جائے جو شخص جتنے سویرے جائے گا اسی قدر اس کو
ثواب زیادہ ملے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے
کے دن فرشتے دروازے پر اس مسجد کے جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے کھڑے
ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو آتا ہے اس کو پھر اس کے بعد دوسرے
کو اسی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں۔ سب سے پہلے جو آیا
اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونٹ قربانی کرنے
والے کو اس کے بعد جیسے گائے کی قربانی کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالیٰ کے
واسطے مُرغ ذبح کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کو انڈا
صدقہ دیا جاوے۔ پھر جب خطبہ ہونے لگتا ہے فرشتے وہ دفتر بند کرلیتے
ہیں اور خطبہ سُننے میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ الم سجدہ اور ھَلْ اَتیٰ عَلَی الْاِنْسَانِ پڑھتے

تھے لہٰذا ان سورتوں کو جمعہ کے دن فجر کی نماز میں مستحب سمجھ کر کبھی کبھی پڑھا کرے کبھی کبھی ترک کر دے تاکہ لوگوں کو وجوب کا خیال نہ ہو جمعہ کی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون یا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔ جمعہ کے دن خواہ نماز سے پہلے یا پیچھے سورۂ کہف پڑھنے میں بہت ثواب ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جو کوئی سورۂ کہف پڑھے اس کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا کہ قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا اور جمعہ سے پچھلے جمعہ تک جتنے گناہ اس سے ہوئے تھے سب معاف ہو جاویں گے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں گناہ صغیرہ مراد ہیں اس لئے کہ کبیرہ بے توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ واللہ اعلم جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں اور دنوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے اسی لئے احادیث میں وارد ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرو۔

جمعہ کی نماز کی فضیلت اور تاکید

نماز جمعہ فرض عین ہے اور قرآن مجید اور احادیث متواتر اور اجماع اُمّت سے ثابت ہے اور اعظم شعائر اسلام سے منکر اس کا کافر اور بے عذر تارک اس کا فاسق ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل اور طہارت بقدر امکان کرے

بعد اس کے اپنے بالوں میں تیل لگائے اور خوشبو کا استعمال کرے اس کے بعد نماز کے لئے چلے اور جب مسجد میں آئے کسی آدمی کو اس جگہ سے اُٹھا کر نہ بیٹھے پھر جس قدر نوافل اس کی قسمت میں ہوں پڑھے پھر جب امام خطبہ[۱] پڑھنے لگے تو سکوت کرے تو گزشتہ جمعہ سے اس وقت تک کے گناہ اس شخص کے معاف ہو جائیں گے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن خوب غسل کرے اور سویرے مسجد میں پیادہ پا جاوے سوار ہو کر نہ جائے پھر خطبہ اور اس درمیان میں کوئی لغو فعل نہ کرے تو اس کو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کامل عبادت کا ثواب ملے گا ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تارکین جمعہ کے حق میں فرمایا کہ میرا مصمم ارادہ[۲] ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ امام کر دوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے۔ اسی مضمون کی حدیث ترک جماعت کے حق میں بھی وارد ہوئی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے ضرورت جمعہ کی نماز ترک کر دیتا ہے وہ منافق[۳] لکھ دیا

---

[۱] دوسری حدیث ہے کہ جس وقت امام منبر پر آکر بیٹھ جاوے تو اس وقت سے نماز پڑھنا اور کلام کرنا ناجائز ہے اور یہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے ۱۲ حاشیہ ب۔

[۲] یعنی مضبوط اور مستقل ارادہ ہو گیا مگر بعض وجوہات سے آپ نے ایسا نہیں کیا ۱۲۔

[۳] یہ غرض نہیں ہے کہ وہ کافر ہو گیا جو کہ حقیقی معنی منافق کے ہیں بلکہ منافق کی سی خصلت ہے جو گناہ ہے ۱۲۔

جاتا ہے۔ ایسی کتاب میں جو تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے یعنی اس کے نفاق کا حکم ہمیشہ رہے گا۔ ہاں اگر توبہ کرے یا ارحم الراحمین اپنی محض عنایت سے معاف فرمائے تو دوسری بات ہے۔

نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں

(۱) مقیم ہونا، پس مسافر پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

(۲) صحیح ہونا پس مریض پر نماز جمعہ واجب نہیں جو مرض جامع مسجد تک پیادہ یا جانے سے مانع ہو اسی مرض کا اعتبار ہے بڑھاپے کی وجہ سے اگر کوئی شخص کمزور ہو گیا ہو کہ مسجد تک نہ جا سکے یا نابینا ہو یہ سب لوگ مریض سمجھے جائیں گے اور نماز جمعہ ان پر واجب نہ ہوگی۔

(۳) آزاد ہونا، غلام پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

(۴) مرد ہونا، عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

(۵) مقیم ہونا مسافر شرعی پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

(۶) جماعت کے ترک کرنے کے جو عذر اوپر بیان ہو چکے ہیں ان سے خالی ہونا اگر ان عذروں میں سے کوئی عذر موجود ہو تو نماز جمعہ واجب نہ ہوگی۔

(۱) پانی بہت زور سے برستا ہو۔

(۲) کسی مریض کی تیمار داری کرتا ہو۔

(۳) مسجد میں جانے میں کسی دشمن کا خوف ہو۔

(۷) اور نمازوں کے واجب ہونے کی جو شرطیں ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں وہ بھی اس میں معتبر ہیں یعنی عاقل ہونا، بالغ ہونا، مسلمان ہونا، یہ شرطیں جو بیان ہوئیں نماز جمعہ کے واجب ہونے کی تھیں۔ اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرطوں کے نماز جمعہ پڑھے تو اس کی نماز ہو جائیگی یعنی ظہر کا فرض اس کے ذمّہ سے اُتر جائے گا مثلاً کوئی مسافر یا کوئی عورت نماز جمعہ پڑھے۔

جمعہ کے نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں

(۱) مصر یعنی شہر یا قصبہ پس گاؤں اور جنگل میں نماز جمعہ درست نہیں البتہ جس گاؤں کی آبادی قصبے کے برابر ہو (اور قصبہ کی ہیئت بھی رکھتا ہو مثلاً دو رویہ دوکانیں ہوں اور بازار وغیرہ بھی لگتا ہو۔ ۱۲ محمد عیسٰی) مثلاً تین چار ہزار آدمی ہوں وہاں جمعہ درست ہے۔

(۲) ظہر کا وقت پس ظہر سے پہلے اور اس کے نکل جانے کے بعد نماز جمعہ درست نہیں حتیٰ کہ اگر نماز جمعہ پڑھنے کی حالت میں وقت جاتا رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اگرچہ قعدۂ اخیر بقدر تشہد[1] کے ہو چکا ہو۔

(۳) خطبہ یعنے لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا خواہ صرف سبحان اللہ یا الحمد للہ کہہ دیا جاوے اگرچہ صرف اسی قدر پر اکتفا کرنا بوجہ

---

[1] یعنی التحیات پوری مع اشہد ان لا الٰہ الا اللہ الخ پڑھ چکا ہو ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

مخالفت سُنّت کے مکروہ[1] ہے۔

(۴) خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا اگر نماز کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی۔

(۵) خطبہ کا وقت ظہر کے اندر ہونا۔ پس وقت آنے سے پہلے اگر خطبہ پڑھ لیا جاوے تو نماز نہ ہوگی۔

(۶) جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم تین آدمیوں کا شروع خطبہ سے ختم ہونے تک موجود رہنا۔ گو وہ تین جو خطبے کے وقت تھے اور ہوں نماز کے وقت اور مگر شرط یہ ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں پس اگر صرف عورت نابالغ لڑکے ہوں تو نماز نہ ہوگی۔

(۷) عام اجازت کے ساتھ علی الاشتہار نماز جمعہ کا پڑھنا پس کسی خاص مقام میں چھپ کر نماز جمعہ درست نہیں اگر کسی ایسے مقام پر نماز پڑھی جائے جہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت نہ ہو یا جمعہ کی مسجد کے دروازے بند کر لئے جاویں تو نماز نہ ہوگی۔

---

[1] بعض لوگوں کا خیال ہے خصوصًا ان صاحبان کا جن پر غلبہ ظاہریت کا ہے کہ خطبہ ایک وعظ ہے اور اس کا سامعین کی زبان میں ہونا ضروری ہے حالانکہ خطبہ ذکر اللہ و شرط نماز جمعہ ہے اور اس کو وعظ و پند سے اسی قدر تقریب فہم کے خیال سے سمجھ لینا چاہئے جیسے نماز کے اندر قرأت قرآن کو اسی وجہ سے زمانہ خیر القرون میں باوجود تجسس کے اس کی نظیر نہ ملے گی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی یا تابعین نے غیر عربی زبان میں خطبہ پڑھا یا اس کی اجازت دی حالانکہ بعض صحابہ دوسرے ممالک کے تھے اور اسلامی قلمرو میں ایران و کابل تک داخل ہو گئے تھے۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

وہ شرائط جو نماز جمعہ کے صحیح ہونے کے بیان ہوئے اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرائط کے نماز جمعہ پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی نماز ظہر پھر اس کو پڑھنا ہوگی اور چونکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل کا اس اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے لہٰذا ایسی حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

جُمعہ کے خطبے کے مسائل

جب خُطبہ شروع ہو جاوے تو تمام حاضرین کو اس کا سُننا واجب ہے خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور اور کوئی ایسا فعل کرنا جو سُننے میں مخل ہو مکروہ تحریمی ہے اور کھانا پینا بات چیت کرنا چلنا پھرنا سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتا دینا جیسا کہ حالتِ نماز میں ممنوع ہے ویسا ہی اس وقت بھی ممنوع ہے ہاں خطیب کو جائز ہے کہ خطبہ پڑھنے کی حالت میں کسی کو شرعی مسئلہ بتا دے۔

مسئلہ۔ دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کی حالت میں امام یا مقتدی کو ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں بے ہاتھ اُٹھائے ہوئے اگر دل میں دُعا مانگی جائے تو جائز ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم اور اُن کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں، رمضان کے اخیر جمعے کے خُطبے میں وداع وفراق کے مضامین پڑھنا بوجہ اس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں نہ کتب فقہ میں کہیں اس کا پتہ ہے اور اس پر مداومت کرنے

سے عوام کو اس کے ضروری ہونے کا خیال ہوتا ہے اس لئے بدعت ہے۔

تنبیہ۔ ہمارے زمانہ میں اس خطبہ پر ایسا التزام ہو رہا ہے کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو وہ مورد طعن ہوتا ہے اور اس خطبہ کے سننے میں اہتمام بھی زیادہ کیا جاتا ہے جو فرائض کے اہتمام سے کہیں بڑھ کر ہے اس لئے جائز نہیں صریحی بدعت ہے خوب سمجھ لو۔ ناقل عفی عنہ۔

مسئلہ۔ خطبہ کا کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اسم گرامی اگر خطبے میں آئے تو مقتدیوں کو اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز پڑھائے اور اگر دوسرا پڑھاوے تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ۔ خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت کہہ کر نماز شروع کر دینا مسنون ہے۔ خطبے اور نماز کے درمیان میں کوئی دُنیاوی کام کرنا مکروہ تحریمی ہے اور درمیان میں فصل زائد ہو جاوے اس کے بعد خطبے کے اعادہ کی ضرورت ہے۔ ہاں اگر کوئی دینی کام ہے مثلاً کسی کو شرعی مسئلہ بتائے یا وضو نہ رہے اور وضو کرنے جائے یا بعد خطبے کے معلوم ہو کہ اس کو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں نہ خطبے کے اعادہ کی ضرورت۔

مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگ جمع ہو کر پڑھیں اگرچہ ایک مقام کی متعدد مسجدوں میں

جمعہ جائز ہے۔

مسئلہ۔ کوئی قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھتے وقت یا سجدۂ سہو کے بعد آکر ملے تو اُس کی شرکت صحیح ہو جائے گی اور اس کو جمعہ کی نماز تمام کرنا چاہیئے۔ ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ۔ دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا یا اس کے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانہ میں بعض عوام کا دستور ہے خلاف سنّت اور مکروہ تحریمی ہے۔

سوالات

(۱) جو تم بتلا سکو اتنے جمعہ کے فضائل بیان کرو۔

(۲) جمعہ کے دن کیا مسنون ہے؟

(۳) جمعہ کے صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

(۴) اخیر جمعہ رمضان میں جو خاص اہتمام کرتے ہیں اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

(۵) اگر کوئی شخص عربی زبان میں نہیں کسی اور زبان میں خطبہ پڑھے تو جائز ہے یا نہیں؟

عیدین کی نماز کا بیان

شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الاضحیٰ۔ یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے

دن ہیں ان دونوں میں دو دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے۔ جمعہ کی نماز کی صحت اور وجوب کے لئے جو شرائط اوپر مذکور ہو چکے ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں ہیں سوا خطبے کے کہ جمعہ کی نماز میں خطبہ فرض اور شرط ہے اور نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت ہے اور پیچھے پڑھا جاتا ہے مگر عیدین کے خطبہ کا سننا بھی مثل جمعہ کے خطبے کے واجب ہے یعنی اس وقت بولنا چالنا نماز پڑھنا سب حرام ہے۔

عیدالفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں

(۱) شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔

(۲) غسل کرنا۔

(۳) مسواک کرنا۔

(۴) عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔

(۵) خوشبو لگانا

(۶) صبح کو بہت سویرے اُٹھنا۔

(۷) عیدگاہ میں بہت سویرے جانا۔

(۸) قبل عیدگاہ جانے کے کوئی شیریں چیز مثل چھوہارے وغیرہ کے کھانا۔

(۹) قبل عیدگاہ جانے کے صدقۂ فطر دینا۔

(۱۰) عید کی نماز عیدگاہ میں جاکر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلاعذر

کے نہ پڑھنا۔

(۱۱) جس راستے سے جائے اس کے دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

(۱۲) پیادہ پا جانا۔

(۱۳) اور راستہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ آہستہ آواز میں پڑھتے جانا۔

مسئلہ۔ عیدالفطر کی نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ نیت کرے کہ دو رکعت واجب نماز عید کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ یہ نیت کرکے ہاتھ باندھ لے اور سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ آخر تک پڑھ کے تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکا دے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ سکیں۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ باندھ لے اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر حسب دستور رکوع سجدہ کرکے کھڑا ہو اور اس دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھ لے اس کے بعد تین تکبیریں اسی طرح سے کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔

مسئلہ۔ بعد نماز کے دو خطبے ممبر پر کھڑے ہو کر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی دیر تک بیٹھے جتنی دیر جمعہ کے خطبے میں۔ عیدین کے خُطبے میں پہلے تکبیر سے ابتدا کرے پہلے خطبہ میں نو مرتبہ اللہ اکبر الخ کہے

اور دوسرے میں سات مرتبہ۔

مسئلہ۔ عیدالاضحیٰ کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور اس میں بھی وہی سب چیزیں مسنون ہیں جو عیدالفطر میں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ عیدالاضحیٰ کی نیت میں بجائے عیدالفطر کے عیدالاضحیٰ کا لفظ داخل کرے عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے یہاں نہیں اور عیدالفطر میں راستہ چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے یہاں بلند آواز سے اور عیدالفطر کی نماز دیر کرکے پڑھنا مسنون ہے اور عیدالاضحیٰ کی سویرے اور یہاں صدقۂ فطر نہیں بلکہ بعد میں قربانی ہے اہل وسعت پر اور اذان و اقامت نہ یہاں ہے نہ وہاں۔

مسئلہ۔ جہاں عید کی نماز پڑھی جائے وہاں اور کوئی نماز پڑھنا مکروہ ہے نماز سے پہلے بھی اور پیچھے بھی، ہاں بعد نماز کے گھر میں آکر نماز پڑھنا مکروہ نہیں اور قبل نماز کے یہ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ عورتیں اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے نماز عید نہ پڑھیں ان کو قبل نماز عید کے کوئی نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ تکبیر تشریق یعنی ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ واجب ہے بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھ رہا ہو اور وہ مقام مصر ہو۔ یہ تکبیر عورت اور مسافر پر واجب نہیں اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کے مقتدی

لے اگر زیادہ مجمع کی وجہ سے زیادہ توقف کی ضرورت ہو تو بھی مضائقہ نہیں ۱۲ حاشیہ ب

ہوں جن پر تکبیر واجب ہے تو ان پر بھی تکبیر واجب ہو جائے گی لیکن اگر منفرد اور عورت اور مسافر بھی کہہ لے تو بہتر ہے کہ صاحبین کے نزدیک ان سب پر واجب ہے۔

مسئلہ - یہ تکبیر عرفہ یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک کہنا چاہئے۔ سب تیئس نمازیں ہوئیں جن کے بعد تکبیر واجب ہے۔

مسئلہ - اس تکبیر کا بلند آواز سے کہنا واجب ہے، ہاں عورتیں آہستہ آہستہ آواز سے کہیں نماز کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہئے۔

مسئلہ - اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ فوراً تکبیر کہیں یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تب کہیں۔

مسئلہ - عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد بھی تکبیر کہہ لینا بعض کے نزدیک واجب ہے۔

مسئلہ - عیدین کی نماز بالاتفاق متعدد مساجد میں جائز ہے۔

مسئلہ - اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو اور سب لوگ پڑھ چکے ہوں تو وہ شخص تنہا نماز عید نہیں پڑھ سکتا اس لئے کہ جماعت اس میں شرط ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص شریک نماز ہوا ہو اور کسی وجہ سے اس کی نماز فاسد ہو گئی ہو وہ بھی اس کی قضا نہیں پڑھ سکتا نہ اس پر اس کی قضا واجب ہے ہاں اگر کچھ اور لوگ بھی اس کے ساتھ شریک ہو جائیں تو پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جا سکے تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن اور عید الاضحیٰ کی بارہویں تاریخ تک پڑھ سکتا ہے عید الاضحیٰ کی نماز بے عذر بھی بارہویں تاریخ تک تاخیر کرنے سے ہوجائے گی مگر مکروہ ہے اور عید الفطر میں بے عذر تاخیر کرنے سے بالکل نماز ہی نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ (۱) کسی وجہ سے امام نماز پڑھانے کو نہ آیا ہو[1]۔ (۲) پانی برس رہا ہو۔ (۳) چاند کی تاریخ محقق نہ ہو اور بعد زوال کے جب وقت جاتا رہے محقق ہوجائے۔ (۴) ابر کے دن نماز پڑھی اور بعد کھل جانے کے معلوم ہوا کہ نماز بے وقت پڑھی گئی۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آکر شریک ہوا ہو کہ امام تکبیروں سے فراغت کر چکا ہو تو اگر قیام میں شریک ہوا ہو تو فوراً بعد نیت باندھنے کے تکبیریں کہہ لے۔ اگرچہ امام قرأت شروع کر چکا ہو اور اگر رکوع میں آکر شریک ہوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع مل جاوے گا تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ لے بعد اس کے رکوع میں جاوے اور رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہوجاوے اور حالت رکوع میں بجائے تسبیح کے تکبیریں کہہ لے مگر حالت رکوع میں

---

[1] مراد وہ امام ہے جس کے بدوں نماز پڑھنے میں فتنہ کا اندیشہ ہو خواہ صاحب حکومت ہو یا نہ ہو اور اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو پھر مسلمان کسی کو امام بنا کر نماز پڑھ لیں امام مقرر کے نہ آنے کی وجہ سے دیر نہ کریں ۱۲ مولانا ظفر احمد صاحب۔

تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اُٹھاوے اور اگر قبل اس کے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اُٹھاوے تو یہ بھی کھڑا ہوجاوے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اُسے معاف ہیں۔

مسئلہ۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جاوے اور رکوع میں اس کو خیال آئے تو اُس کو چاہیے کہ حالت رکوع میں تکبیر کہہ لے پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ جائے تب بھی جائز ہے یعنی نماز فاسد نہ ہوگی مگر ہر حال میں بوجہ کثرت اژدہام کے سجدہ سہو نہ کرے۔[1]

مسئلہ۔ جمعہ اور عیدین اور آہستہ آواز کی نمازوں میں آیت سجدہ نہ پڑھنا چاہیے۔ اس لئے سجدہ کرنے میں مقتدیوں کے اشتباہ کا خوف ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی کی ایک رکعت عید کی نماز کی چلی جائے تو وہ جب اس کو ادا کرنے لگے تو پہلے قرأت کرے اس کے بعد تکبیر کہے۔

سوالات

(۱) عیدین میں کے چیزیں مسنون ہیں؟

(۲) کیا نماز پنجگانہ میں جو واجبات ہیں اس میں بھی اتنے ہی ہیں؟

(۳) ان نمازوں کے پڑھنے کا طریقہ عملاً بتلاؤ؟

(۴) اگر امام دو ایک تکبیریں کہہ چکا ہے تو تم کس طرح نماز پوری کرو گے؟

(۵) اگر دوسری رکعت میں شریک ہوئے تو تکبیریں کیسے کہوگے مفصل بیان کرو؟

---

[1] اگر کسی جگہ تھوڑے آدمی دس پانچ عیدین کی نماز پڑھیں یعنی اثردہام نہ ہو تو سجدہ سہو کرے ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

گھر میں موت ہو جانے کا بیان

مسئلہ۔ جب آدمی مرنے لگے تو اس کو چت لٹا دو اور اس کے پیر قبلہ کی طرف کر دو اور سر اونچا کر دو تاکہ مُنہ قبلہ کی طرف ہو جاوے اور اس کے پاس بیٹھ کر زور زور سے کلمہ پڑھو تاکہ تم کو پڑھتے سُن کر خود بھی کلمہ پڑھنے لگے اور اس کو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ کرو کیونکہ وہ وقت بڑا مشکل ہے نہ معلوم اس کے مُنہ سے کیا نکل جاوے۔

مسئلہ۔ جب وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے تو چُپ رہو یہ کوشش نہ کرو کہ کلمہ برابر جاری رہے اور پڑھتے پڑھتے دم نکلے کیونکہ مطلب تو فقط اتنا ہے کہ سب سے آخری بات جو اُس کے مُنہ سے نکلے کلمہ ہونا چاہئے اس کی ضرورت نہیں کہ دَم ٹوٹنے تک کلمہ برابر جاری رہے۔ ہاں اگر کلمہ پڑھ لینے کے بعد پھر کوئی دُنیا کی بات چیت کرے تو پھر کلمہ پڑھنے لگو جب وہ پڑھ لیوے تو پھر چپ[1] ہو رہو۔

مسئلہ۔ جب سانس اُکھڑ جائے اور جلدی جلدی چلنے لگیں اور ٹانگیں ڈھیلی پڑ جاویں کہ کھڑی نہ ہو سکیں اور ناک ٹیڑھی ہو جاوے اور کنپٹی بیٹھ جاویں تو سمجھو کہ اس کی موت آگئی۔ اُس وقت کلمہ زور زور سے پڑھنا شروع کر دو۔

---

[1] یہ کچھ ضروری نہیں کہ وہ آخر کلام کلمہ شریف ہی ہو بلکہ ذکراللہ میں سے کچھ بھی ہو سب سے مقصود حاصل ہے ۔۱۲ ناقل عفی عنہ۔

مسئلہ۔ سورۂ یٰسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہوتی ہے۔ اس کے سرھانے یا اور کہیں اس کے پاس بیٹھ کر پڑھ دو یا کسی سے پڑھوا دو۔

مسئلہ۔ اس وقت کوئی ایسی بات نہ کرو کہ اس کا دل دُنیا کی طرف مائل ہو جائے کیونکہ یہ وقت دُنیا سے جُدائی کا اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں حاضری کا ہے۔ ایسے کام کرو اور ایسی باتیں کرو کہ دل دُنیا سے پھر کر اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہو جائے مردہ کی خیرخواہی اسی میں ہے ایسے وقت بال بچوں کو سامنے لانا اور جس سے اس کو زیادہ محبت تھی اسے سامنے لانا یا ایسی باتیں کرنا کہ اس کا دل ان کی طرف متوجہ ہو جائے اور ان کی محبت اس کے دل میں سما جائے بڑی بُری بات ہے۔ دُنیا کی محبت لے کر رخصت ہوا تو نعوذ باللہ بُری موت مرا۔

مسئلہ۔ مرتے وقت اگر اس کے مُنہ سے خُدا نخواستہ کُفر کی کوئی بات نکلے تو اس کا خیال نہ کرو نہ اس کا چرچا کرو بلکہ یہ سمجھو کہ موت کی سختی سے عقل ٹھکانے نہیں رہی اس وجہ سے ایسا ہوا اور عقل جاتے رہنے کے وقت جو کچھ ہو سب معاف ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بخشش کی دُعا کرتے رہو۔

مسئلہ۔ جب مر جائے تو سب عضو درست کرو اور کسی کپڑے سے اس کا مُنہ اس ترکیب سے کہ کپڑا ٹھوڑی کے نیچے نکال کر اس کے دونوں سرے سر پر لے جاؤ اور گرہ لگا دو کہ مُنہ پھیل نہ جائے اور آنکھیں بند کر دو اور پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دو تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ پائیں

پھر کوئی چادر اُڑھا دو اور نہلانے اور کفنانے میں جہاں تک ہو سکے جلدی کرو منہ وغیرہ بند کرتے وقت یہ دُعا پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مرجانے کے بعد اس کے پاس لوبان وغیرہ خوشبو سلگا دی جائے (اور جو ناپاک ہو یعنی نہانے کی جس کو حاجت ہو وہ اس کے پاس نہ رہے (۱۲ ناقل عفی عنہ)

مسئلہ۔ مرجانے کے بعد جب تک اس کو غُسل نہ دیا جائے اس کے پاس قرآن مجید پڑھنا درست نہیں۔

نہلانے کا بیان

مسئلہ۔ جب گور و کفن کا سب سامان ہو جائے اور نہلانا چاہو تو پہلے کسی تخت یا بڑے تختے کو لوبان یا اگر کی بتی وغیرہ خوشبودار چیز کی دھونی دے دو۔ تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ چاروں طرف دھونی دے کر مُردے کو اس پر لٹا دو اور کپڑے اُتار لو اور کوئی کپڑا ناف سے لے کر زانو تک ڈال دو تاکہ اتنا بدن چھپا رہے۔

مسئلہ۔ نہلانے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے مُردے کو استنجا کرا دو لیکن اس کی رانوں اور استنجے کی جگہ اپنا ہاتھ مت لگاؤ اور اس پر نگاہ بھی مت ڈالو بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا لپیٹ لو اور جو کپڑا ناف سے لے کر زانو تک پڑا ہے اس کے اندر اندر دُھلاؤ پھر اس کو وضو کراؤ لیکن نہ کُلی کراؤ نہ ناک میں پانی ڈالو نہ گٹے تک ہاتھ دُھلاؤ (اس کو خوب یاد رکھو ناواقف لوگ

بڑی گڑ بڑ کرتے ہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ) پھر ہاتھ کہنی سمیت پھر سر کا مسح پھر دونوں پیر اور اگر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر دی جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو بھی جائز ہے۔
اگر مردہ نہانے کی حاجت میں مر جاوے تو اس طرح سے منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے اور ناک اور منہ اور کانوں میں روئی بھر دو کہ وضو کرتے اور نہلاتے وقت پانی نہ جانے پاوے جب وضو کرا چکو تو سر کو گل خیرو یا اور کسی چیز سے جس سے صاف ہو جائے جیسے بیسن یا کھلی سے مل کر دھوئے اور صاف کر کے پھر مردے کو بائیں کروٹ پر لٹا کر بیر کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نیم گرم تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالے یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جاوے پھر داہنی کروٹ پر لٹائے اور اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالے کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جاوے اس کے بعد مردے کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلائے اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے اور دبائے اگر کچھ نکلے تو اس کو پونچھ کے دھو ڈالے اور وضو اور غسل میں اس کے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں اب نہ دہراؤ اس کے بعد اس کو بائیں کروٹ پر لٹا دے اور کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالے پھر سارا بدن کسی کپڑے سے پونچھ کر کفنا دو۔
مسئلہ۔ اگر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادہ نیم گرم کافی ہے۔ اسی سے اسی طرح تین دفعہ نہلا دیوے (اور نیا گھڑا ہونا اور بھی جتنے رسومات ہیں اس کو ہرگز نہ کرو۔ اس میں سے بعضی رسمیں

بدعت سے گزر کر شرک تک پہنچ گئی ہیں اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے۔اسی طرح یہ بڑی بُری رسم کے ساتھ کس قدر ہمدردی کے خلاف ہے کہ بعض لوگ مُردے کو نہلانے سے جی چُراتے ہیں صرف نائن اور حجام ہی کے سپرد رہتا ہے آپ ہاتھ نہیں لگاتے عموماً مُردوں میں خصوصاً عورتوں میں یہ مرض بہت ہے توبہ توبہ تم یہ بھی دیکھوگے کہ جو لوگ بہت انگریزی پڑھے ہوئے ہیں ان کو کثرت سے تم ایسے کاموں میں نیز احکام شرعیہ میں ناواقف پاؤگے۔۱۲ ناقل عفی عنہ) اور بہت تیز پانی سے مُردہ کو نہ نہلاؤ اور نہلانے کا یہ طریقہ جو بیان ہوا ہے سنّت ہے۔اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہ نہلائے بلکہ ایک دفعہ سارے بدن کو دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہوگیا (جہاں یہ سب چیزیں لوبان، کافور، عطر وغیرہ نہ ملے تو اس کے لئے نہلانے میں دیر مت کرو بس سادے پانی سے نہلاکر جلد قبرستان لے جاؤ۔ ۱۲ ناقل عفی عنہ)۔

مسئلہ۔جب مُردہ کو کفن پر رکھو تو سر پر عطر لگادو اگر مُردہ مرد ہو تو داڑھی پر بھی عطر لگادو پھر ماتھے اور ناک اور دونوں ہتھیلی اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دو بعضے بعضے کفن میں عطر لگاتے ہیں اور عطر کی پھریری کان میں رکھ دیتے ہیں یہ سب جہالت ہے جتنا شرع میں آیا ہے اس سے زائد مت کرو۔

مسئلہ۔بالوں میں کنگھی نہ کرو نہ ناخُن کاٹو نہ کہیں کا بال کاٹو سب اسی طرح رہنے دو۔

مسئلہ۔ اگر کوئی مرد مر گیا اور مردوں میں سے کوئی نہلانے والا نہیں ہے تو جو عورت اس کی محرم ہو وہی نہلائے غیر محرم کو ہاتھ لگانا درست نہیں اور اگر کوئی محرم عورت نہ ہو تو اس کو تیمم کرادو لیکن اس کے بدن میں ہاتھ نہ لگاؤ بلکہ اپنے ہاتھ میں پہلے دستانے پہن لو تب ہاتھ لگاؤ۔

مسئلہ۔ کسی کا خاوند مر گیا تو اس کی بیوی کو اس کا نہلانا اور کفنانا درست ہے اور اگر بی بی مر جائے تو خاوند کو بدن چھونا اور ہاتھ لگانا درست نہیں البتہ دیکھنا درست ہے اور کپڑے سے اوپر سے ہاتھ لگانا درست ہے اور اسی طرح نہلانا بدرجۂ اولیٰ درست نہیں حاشیہ ب)

مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ جس کا رشتہ دار زیادہ قریب ہو وہ نہلا وے اور اگر وہ نہ نہلا سکے تو کوئی دیندار نیک آدمی نہلا وے (اس سے خوب سمجھ میں آگیا ہوگا بعض جاہل جو صرف نائیوں کے حوالے مُردے کو کر دیتے ہیں وہ کس قدر بے غیرت اور ظالم ہیں نیز یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جتنا قریبی رشتہ دار ہو وہی نہلا وے افسوس کہ بعض متکبر اس کو اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں ۱۲۔ ناقل عفی عنہ)۔

مسئلہ۔ اگر نہلانے میں کوئی عیب دیکھے تو کسی سے نہ کہے۔ اگر خدا نخواستہ مرنے سے اس کا چہرہ بگڑ گیا اور کالا ہوگیا تو یہ بھی نہ کہے اور بالکل اس کا چرچا نہ کرے کہ یہ سب ناجائز ہے۔ ہاں اگر وہ کھلم کھلا کوئی گناہ کرتا ہو جیسے عورت ناچنے گانے والی رنڈی تھی اور مرد کھلم کھلا بدکار بھڑوا یا قبر پوجنے والا، شراب خوار، قمار باز تھا (۱۲ ناقل عفی عنہ) تو ایسی

باتیں کہدینا درست ہے کہ اور لوگ ایسی باتوں سے بچیں اور توبہ کریں۔

سوالات

(۱) جب آدمی مرنے لگے تو کیا کرنا چاہئے۔ مُنھ، ٹانگیں بعد موت کے کیوں باندھ دیتے ہیں؟

(۲) نہلانے کا طریقہ مفصّل بیان کرو اور تمھارے شہر یا گاؤں میں جو خرافات رسمیں اس کے علاوہ ہوتی ہیں ان کو بھی بتلاؤ؟

(۳) عورت اگر مرجائے تو مرد اس کو چھو سکتا ہے یا نہیں؟ نہلانے کا حق کس کو ہے؟

(۴) عطر کہاں لگانا چاہئے اور کافور کہاں؟

کفنانے کا بیان

مسئلہ۔ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا سنّت ہے۔ عورت کیلئے ایک کُرتا دوسری ازار (چادر کو ازار کہتے ہیں جو اوپر کی چادر سے ذرا چھوٹی ہوتی ہے۔ بعض عورتیں بالکل پائجامہ کی طرح سے کرکے مُردے کو پہناتی ہیں۔ یہ بڑی جہالت ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ) تیسرے سربند اوڑھنی چوتھے چادر۔ پانچویں سینہ بند ازار سَر سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہئے اور چادر ازار سے ایک ہاتھ بڑی ہو اور کُرتا گلے سے لے کر پاؤں تک ہو لیکن نہ اس میں کلی ہو نہ آستین اور سربند تین ہاتھ لمبا اور سینہ بند چھاتیوں سے

لے کر زانو تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کہ بند ہو جاوے اور مرد کو صرف تین کپڑے میں کفنانا ایک چادر دوسرے ازار (یعنی چھوٹی چادر) تیسرے کُرتا۔
اگر کوئی پانچ کپڑوں میں نہ کفناوے بلکہ فقط تین کپڑے کفن میں دیوے ایک ازار دوسرے چادر تیسرے سربند تو یہ بھی درست ہے اور اتنا کفن بھی کافی ہے اور تین کپڑوں سے بھی کم کر دینا مکروہ اور بُرا ہے ہاں اگر مجبوری اور لاچاری ہو کم دینا بھی درست ہے۔

مسئلہ۔ سینہ بند اگر چھاتیوں سے ناف تک ہو تب بھی درست ہے لیکن رانوں تک ہونا زیادہ اچھا ہے۔

مسئلہ۔ پہلے کفن میں تین دفعہ یا پانچ دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دے دو تب اس میں مُردے کو کفناؤ۔

مسئلہ۔ کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھاؤ پھر ازار، اس کے اوپر کُرتا (کُرتے کے اوپر کا دامن چُن کر سرہانے کر دو جب مُردہ رکھ دیا جائے تو اس چُنے ہوئے دامن کو بیچ میں جو پھاڑا ہے اس میں سے سر نکال کر دامن پھیلا دو ۱۲ ناقل عفی عنہ) پھر مُردے کو اُس پر لے جا کے پہلے کُرتا پہناؤ اور سر کے بالوں کو دو حصے کر کے کُرتے کے اوپر سینہ پر ڈال دو۔ ایک حصہ داہنی طرف اور ایک بائیں طرف اس کے بعد سربند سر پر اور بالوں پر ڈال دو اس کو نہ باندھو نہ لپیٹو پھر ازار لپیٹ دو۔ پہلے بائیں طرف لپیٹو پھر داہنی طرف اس کے بعد سینہ بند باندھ دو پھر چادر لپیٹو پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف پھر کسی دھجّی سے پیر اور سر کی طرف کفن

باندھ دو اور ایک بند سے کمر کے پاس بھی باندھ دو کہ راستے میں کہیں کھل نہ پڑے۔

مسئلہ۔ کفن میں یا قبر کے اندر عہد نامہ یا اپنے پیر کا شجرہ یا اور کوئی دُعا رکھنا دُرست نہیں اسی طرح کفن یا سینہ پر کافور سے یا روشنائی سے کلمہ وغیرہ کوئی دُعا لکھنا بھی درست نہیں (البتہ کعبہ شریف کا غلاف بشرطیکہ کلمہ وغیرہ کچھ لکھا نہ ہو مضایقہ نہیں)۔

مسئلہ۔ اگر کوئی لڑکا مرجاوے اور اس کے نہلانے اور کفنانے کی عورتوں کی ضرورت پڑے تو اسی ترکیب سے نہلا دیں جو اوپر بیان ہو چکی ہے اور کفنانے کا بھی وہی طریقہ ہے جو اوپر تم کو معلوم ہوا بس اتنا ہی فرق ہے کہ عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں اور مرد کا کفن تین کپڑے جس کی تفصیل اوپر پڑھ چکے ہو۔

مسئلہ۔ مرد کے کفن میں اگر دو ہی کپڑے ہوں یعنی چادر، ازار اور کُرتا نہ ہو تب بھی کچھ ہرج نہیں دو کپڑے بھی کافی ہیں اور دو سے کم کر دینا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو مکروہ بھی نہیں (تم نے مرد عورت دونوں کے کپڑوں میں یہ معلوم کر لیا ہے کہ عورت کو تین کپڑے اور مرد کو دو کپڑے بھی دینا جائز ہے پس اگر کسی کے پاس وسعت نہ ہو تو اتنا ہی پر اکتفا کرے محض لوگوں کے طعن و لعن کا خیال کر کے مصیبت میں نہ پھنسے ۱۲ ناقل عفی عنہ)

مسئلہ۔ جو چادر جنازے کے اوپر یعنی چارپائی پر ڈالی جاتی ہے

وہ کفن میں شامل نہیں ہے کفن فقط اتنا ہی ہے جو ہم نے بیان کیا (مرد اور نابالغ لڑکیوں کے لئے تو یہ چادر بلاضرورت زائد ہی ہے۔ ہاں اگر ضرورت ہو مثلاً دھوپ وغیرہ ہو تو گھر کی چادر ڈال دو مگر اس چادر کو کہیں منحوس نہ سمجھ لینا ورنہ سخت گناہ ہوگا۔ اپنے صرف میں پہلے کی طرح بلا تکلف لاؤ اور بالغ عورتوں کے لئے گہوارہ بنانا مستحب ہے بلکہ بعض وقت واجب مگر اس میں بھی گھر کا کوئی کپڑا استعمال کرو اور یہ جو مُردے کے جنازے کے اوپر شال دوشالہ پھول وغیرہ ڈالتے ہیں صریح بدعت وجہالت ہے اور یہ بات لڑکو تم عجیب دیکھو گے کہ جو لوگ مُردے کے استعمالی کپڑے وغیرہ کو منحوس جانتے ہیں وہ مُردے کی جائیداد اور نقدی روپیہ و زیورات کو منحوس نہیں جانتے اس میں تو وہ نوچ کھسوٹ ہوٹ بازی قفل بند کرائی ہوتی ہے کہ اللہ پناہ میں رکھے رونا دھونا سب کچھ مگر کنجی نہ دیں گے۔ نہ معلوم یہ سب کیسے متبرک ہو جاتا ہے حالانکہ شریعت کے موافق جو چیز تقسیم نہ ہوئی اور ناجائز طور سے اس کو دبالیا خرچ کر دیا تو اس گناہ کی وجہ سے سچ مچ وہ منحوس ہے اس کا وبال ضرور ہوگا خوب سمجھ لو ۱۲ ناقل عفی عنہ)

مسئلہ۔ جس شہر میں کوئی مَرے وہیں اس کا گور و کفن کیا جاوے دوسری جگہ بہتر نہیں (بلکہ بعض وقت دوسری جگہ لے جانے میں لاش پھول جاتی ہے۔ بدبو آنے لگتی ہے اس سے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے اور یہ مقصد شرعی کے خلاف ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ) البتہ اگر کوئی جگہ کوس آدھ کوس دور ہو تو وہاں لے جانے میں کوئی حرج بھی نہیں۔

سوالات

(۱) عورت کو کتنے کپڑے دینا اور مرد کو کفن میں کتنے کپڑے دینا سُنّت ہے؟

(۲) ان کپڑوں کے نام بتلاؤ؟

(۳) کس طرح کفنانا چاہیئے؟

(۴) مُردے کے کفن میں کوئی چیز مثل عہدنامہ وغیرہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) کپڑے میں جو عطر وغیرہ لگاتے ہیں یہ کیسا ہے۔ فرض ہے یا واجب؟ مرنے پر لوبان سُلگانا کہاں کہاں سُنّت ہے؟

جنازے کی نماز کے مسائل

نماز جنازے کے صحیح ہوجانے کے لئے دو قسم کی شرطیں ہیں ایک قسم کی وہ شرطیں ہیں جو نماز پڑھنے والوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ وہی ہیں جو اور نمازوں کے لئے اوپر بیان ہوچکیں یعنے طہارت ستر عورت (جسم کا چھپانا) استقبال قبلہ (یعنی قبلہ کی طرف مُنھ کرنا) نیت ہاں وقت اس کے لئے شرط نہیں اور اس کے لئے تیمم نماز نہ ملنے کے خیال سے جائز ہے مثلاً نماز جنازہ ہورہی ہو اور وضو کرنے میں یہ خیال ہو کہ نماز ختم ہوجائے گی تو تیمم کرے بخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں وقت کے چلے جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز نہیں (اور دوسری قسم کی شرط اصل کتاب بہشتی گوہر میں دیکھ لو طویل و دقیق ہونے کے خیال سے نہیں لکھی گئی ۱۲ ناقل عفی عنہ)

مسئلہ۔ آجکل بعضے جنازے کی نماز جوتا پہنے ہوئے پڑھتے ہیں اُن کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ جگہ جس پر کھڑے ہوئے ہوں اور جوتے دونوں پاک ہوں اور اگر جوتا پیر سے اُتار دیا جاوے اور اس پر کھڑے ہوں تو صرف جوتا کا پاک ہونا ضروری ہے اکثر لوگ اس کا خیال نہیں کرتے اور ان کی نماز نہیں ہوتی۔

مسئلہ۔ جس لڑکے کے باپ یا ماں مسلمان ہوں وہ مسلمان سمجھا جائیگا اور اس کی نماز پڑھی جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر کوئی مسلمان بے نماز پڑھے ہوئے دفن کر دیا گیا ہو تو اس کی نماز اس کی قبر پر پڑھی جائے جب تک کہ اس کی نعش کے پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو جب خیال ہو کہ اب نعش پھٹ گئی ہوگی پھر نماز نہ پڑھی جاوے۔

مسئلہ۔ نماز جنازے میں دو چیزیں فرض ہیں۔

(۱) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا، ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت سمجھی جاتی ہے۔

(۲) قیام یعنے کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا جیسے فرض واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بے عذر اس کا ترک جائز نہیں۔ عذر کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔

مسئلہ۔ نماز جنازے کا مسنون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ میّت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینہ کے محاذی کھڑا ہو جائے۔ نماز جنازہ میں اکثر لوگ آگے قبر ہو تو نہیں پڑھتے اور اس کو نماز پنجگانہ پر خیال کرتے ہیں تو یہ بالکل

بے اصل ہے۔ آگے بھی قبر ہو تو نماز جنازہ بے خطر جائز ہے۔ جب میت ہی کو آگے رکھ کر نماز جنازہ پڑھتے ہو تو قبر کا کیوں شبہہ اور اوپر ابھی پڑھ چکے ہو کہ اگر میت پر نماز جنازہ نہ پڑھی گئی ہو تو اس کی قبر پر بشرطیکہ نعش نہ پھٹنے کا اندیشہ ہو تو نماز پڑھی جائے غرضیکہ اس نماز میں اس کا خیال نہ چاہیئے۔ ہاں نماز میں جس میں سجدہ وغیرہ کیا جاتا ہے اس میں اگر آگے داہنے بائیں قبریں نمایاں ہوں تو ہرگز جائز نہیں (اور بعضے جاہل شاہ صاحب جو اپنے پیر وغیرہ کی قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں پکے مشرک[1] ہیں ۱۲ ناقل عفی عنہ) اور سب لوگ یہ نیت کریں کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز جنازہ پڑھوں اللہ تعالیٰ کے لئے اور میت کے لئے دعا کروں یہ نیت کر کے دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اٹھائے۔ ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ مثل نماز کے باندھ لیں اور پھر سُبْحَانَكَ اَللّٰھُمَّ آخر تک پڑھیں اس کے بعد پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اٹھائیں بعد اس کے درود شریف پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ وہی درود پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اس تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا کریں اگر وہ بالغ ہو خواہ مرد ہو یا عورت تو یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ

---

[1] اور ایسے شاہ صاحبوں کو بعد توبہ اپنی بی بی سے تجدید نکاح ضروری ہے اور جو لوگ ایسے پیروں کے مرید ہوں ان کو ان سے بدعقیدہ ہو جانا فرض ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ)

عَلَى الْاِيْمَانِ اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً جب یہ دُعا پڑھ چکیں تو پھر اللہ اکبر کہیں اور اس مرتبہ بھی ہاتھ اُٹھائیں اور تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں جس طرح نماز میں سلام پھیرتے ہیں اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید کی قرأت وغیرہ نہیں ہے۔

مسئلہ۔ نماز جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے حق میں یکساں ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہے گا اور مقتدی آہستہ آواز سے باقی چیزیں یعنے ثنار اور درود اور دُعا مقتدی بھی آہستہ آواز سے پڑھیں گے اور امام بھی آہستہ آواز سے پڑھے گا۔

مسئلہ۔ نماز جنازہ میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کر دی جائیں۔ یہاں تک کہ اگر صرف سات آدمی ہوں تو ایک آدمی ان میں سے امام بنا دیا جائے اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔

مسئلہ۔ جنازے کی نماز بھی ان چیزوں سے فاسد ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازوں میں فساد آتا ہے۔ صرف اس قدر فرق ہے کہ جنازے کی نماز میں قہقہے سے وضو نہیں جاتا۔

مسئلہ۔ جنازے کی نماز اس مسجد میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو

پنج وقتی نمازوں یا جمعہ یا عیدین کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد کے باہر ہو اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں ہاں جو خاص جنازہ کے لئے بنائی گئی ہے اس میں مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ۔ میت کی نماز میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جاوے مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص جنازے کی نماز میں ایسے وقت پہنچا کہ کچھ تکبیریں اس کے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو جس قدر تکبیریں ہو چکی ہیں ان کے اعتبار سے وہ شخص مسبوق سمجھا جائے گا اور اس کو چاہئے کہ فوراً آتے ہوئے مثل اور نمازوں کے تکبیر تحریمہ کہہ کر شریک نہ ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو اس کے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے اور یہ تکبیر اس کے حق میں تکبیر تحریمہ ہوگی پھر جب امام سلام پھیر دے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرے اور اس میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں اگر کوئی شخص ایسے وقت میں پہنچے کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو تو وہ شخص اس تکبیر کے حق میں مسبوق نہ سمجھا جائے گا اور اس کو چاہئے کہ فوراً تکبیر کہہ کر شریک ہو جاوے اور بعد ختم نماز کے اپنی گئی ہوئی تکبیروں کا اعادہ کرے۔

دفن کے مسائل

مسئلہ۔ اگر میت کوئی شیر خوار بچہ یا اس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہئے کہ اس کو دست بدست لے جائیں یعنے ایک آدمی اس کو اپنے دونوں

ہاتھوں پر اُٹھالے پھر اس سے دوسرا آدمی لے کے اسی طرح بدلتے ہوئے لے جائیں اور اگر میت کوئی بڑا آدمی ہو تو اس کو کسی چارپائی وغیرہ پر رکھ کر لے جائیں اور اس کے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اُٹھائے میت کی چارپائی ہاتھوں سے اُٹھا کر شانوں پر رکھنا چاہیئے مثل مال و اسباب کے شانوں پر لادنا مکروہ ہے اسی طرح اس کا کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لے جانا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ جنازے کا تیز قدم لے جانا مسنون ہے مگر نہ اس قدر کہ نعش کو حرکت و اضطراب ہونے لگے۔

مسئلہ۔ جنازے کے ہمراہ جو لوگ ہوں اُن کو کوئی دُعا اور ذکر بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ جب قبر تیار ہو چکے تو میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں اُتار دیں اس کی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جاوے اور اُتارنے والے قبلہ رُخ کھڑے ہو کر میت اُٹھا کر قبر میں رکھ دیں۔

مسئلہ۔ قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ۔ میت کو قبر میں رکھ کر داہنے پہلو پر اس کو قبلہ رو کر دینا مسنون ہے۔

مسئلہ۔ قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کے کُھل جانے کے خوف سے دی گئی تھی کھول دی جائے اور بہتر ہے کہ وہ چیٹ باہر نکال لی جاوے

کیونکہ جو اس کا مقصود تھا کہ کفن کھل نہ جاوے وہ حاصل ہوگیا اب ضرورت نہیں ۱۲ ناقل۔

مسئلہ۔ بعد اس کے کچی اینٹوں یا نرکل سے اس کو بند کر دیں پختہ اینٹوں یا لکڑی کے تختوں سے بند کرنا مکروہ ہے ہاں جہاں زمین بہت نرم ہو قبر کے بیٹھ جانے کا خوف ہو تو پختہ کوٹھیاں یا لکڑی کے تختے بھی رکھ دینا جائز ہے اور قبر کے اندر عہد نامہ یا اور کوئی دعا وغیرہ یا طاق کھود کر اس میں چراغ بتی وغیرہ رکھنا یا میت کے رکھنے کے بعد اس پر کیوڑہ وغیرہ چھڑکنا یہ سب صریح جہالت و بدعت ہے ہرگز نہ کرنا چاہیئے ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

مسئلہ۔ عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے۔ اور اگر میت کے بدن ظاہر ہوجانے کا خوف ہو تو پھر پردہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جاوے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے اور پہلی مرتبہ مٹی ڈالنے میں ۱۲ ناقل عفی عنہ) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى کہے۔

مسئلہ۔ بعد دفن کے تھوڑی دیر تک قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا یا قرآن مجید پڑھ کر اس کا ثواب اس کو پہنچانا مستحب ہے۔

مسئلہ۔ بعد مٹی ڈال چکنے کے قبر پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے۔ اور قبر پر چادر ڈالنا اور پھول وغیرہ رکھنا بدعت ہے ۱۲ ناقل عفی عنہ)

مسئلہ۔ کسی میت کو چھوٹا ہو یا بڑا مکان کے اندر دفن کرنا نہ چاہیئے۔

اس لئے کہ یہ بات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔

مسئلہ۔ قبر کا مربع[1] بنانا مکروہ ہے مستحب یہ ہے کہ اٹھی ہوئی مثل کوہان شتر (اونٹ کی پیٹھ کی طرح) بنائی جائے اس کی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونا چاہیے۔

مسئلہ۔ قبر کا ایک بالشت سے بہت زیادہ اونچا کرنا مکروہ تحریمی ہے قبر پہ گچ کرنا یا اس پر مٹی لگانا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ بعد دفن کر چکنے کے قبر پر کوئی عمارت مثل گنبد یا قبے وغیرہ بنانا بغرض زینت[2] حرام[3] ہے۔

---

[1] چوکور ۱۲ ناقل عفی عنہ۔

[2] بغرض زینت اس لئے لکھا گیا کہ عموماً زینت ہی مدنظر رہتی ہے۔ بالفرض کسی کی نیت زینت کی نہ ہو استحکام و بقائے آثار کا خیال ہو جب بھی جائز نہیں بجز قبر سید الانبیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ اس کا بقا واحترام اور استحکام تحرزاً عن تسلط الکفار شعائر دین ہے ۱۲ محمد علیشی۔

[3] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ممانعت فرمائی اس سے کہ قبروں کو پختہ بنایا جائے اور اس سے کہ ان پر لکھا جائے اور اس سے کہ ان پر کوئی عمارت بنائی جاوے روایت کیا اس کو ترمذی نے ۱۲ از اصلاح الرسوم بلکہ حدیث میں قبر کے زیادہ اونچی ہونے تک کی ممانعت ہے چنانچہ صحیح مسلم میں ابو الہیاج سدی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تجھ کو اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا وہ یہ کہ کوئی تصویر مت چھوڑنا جس کو

(بقیہ صفحہ ۱۵۸ پر)

مسئلہ۔ عورتوں کو جنازے کے ہمراہ جانا مکروہ تحریمی ہے۔
مسئلہ۔ اگر کسی شخص کو نماز جنازہ کی وہ دُعا جو منقول ہے یاد نہ ہو تو اس کو صرف اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لِلْمُؤْمِنَاتِ کہہ دینا کافی ہے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے اور صرف چار تکبیروں پر اکتفا کی جائے تب بھی نماز ہو جائے گی اس لئے کہ یہ دُعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح درود شریف بھی فرض نہیں ہے (بعض جگہ نماز جنازہ پڑھانے والا کوئی نہیں ملتا تو وہاں کے ناواقف مسلمان بدوں نماز جنازہ پڑھے ہوئے دفن کر دیتے ہیں۔ ہرگز یہ نہ چاہئے اگر خُدا نخواستہ ایسی معذوری پیش آجاوے کہ باقاعدہ کوئی نماز پڑھانے والا نہیں ہے تو صرف چار تکبیریں کھڑے ہو کر کہہ دی جائیں نماز ہو جائے گی کیونکہ جنازے کی نماز میں صرف تکبیر و قیام فرض ہے جیسا کہ اوپر پڑھ آئے ہو۔
مسئلہ۔ اپنے لئے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں قبر کا تیار رکھنا مکروہ ہے۔
مسئلہ۔ قبروں کی زیارت کرنا یعنی ان کو جاکر دیکھنا مردوں کے لئے

بقیہ نوٹ نمبر ۳ متعلق صفحہ ۱۵۷۔

مٹا نہ دو اور کوئی اونچی قبر نہ چھوڑنا جس کو برابر نہ کر دو امام نووی اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ قبر کو زمین سے بہت زیادہ بلند نہ کیا جاوے آہ (فصل فی طمس المثال و تسویۃ القبر المشرف) پس اگر کسی صاحب قدرت کو اللہ تعالیٰ ان احادیث پر عمل کی توفیق عطا فرما دیں بالخصوص اس زمانہ میں کہ قبر پرستی کا بیحد چرچا ہے تو اس کا یہ فعل باعث اجر ہوگا نہ کہ موجب لعن و طعن ۱۲ ناقل عفی عنہ)

مستحب ہے بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں کم سے کم ایک مرتبہ زیارت قبور کی جائے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہو۔

سوالات

(۱) نماز جنازہ میں قیام و تکبیر سنت ہے یا مستحب سوچ کر بتلاؤ۔؟

(۲) جو بالغ مردوں اور عورتوں اور لڑکی کے جنازے میں دعا پڑھی جاتی ہے اس کو صحیح طور سے سناؤ؟

(۳) اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر صرف چار تکبیریں کہے یا مقتدیوں میں بعضوں کو دعائیں یاد نہ تھیں انھوں نے صرف چار تکبیریں کہیں تو ان کی نماز ہوگی یا نہیں مع سبب کے بتلاؤ؟

(۴) کوئی بھولے سے دو تکبیروں یا تین تکبیروں پر سلام پھیر دے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

(۵) جو شخص دو تکبیروں کے بعد آکر ملا تو اس کو فوراً آکر نیت باندھ لینا چاہئے یا کیا کرنا چاہئے اور امام کی تیسری تکبیر کو اپنے حق میں یہ کیا سمجھے اور کون دعا پڑھے؟

(۶) میت کو کس طرح لے جانا چاہئے اور قبر میں اُتارنے کا کیا طریقہ ہے قبر میں میت کو چت لٹادے یا قبلہ رو داہنی کروٹ پر کردے سب پورے طور سے بیان کرو؟

مسجد کے احکام

مسئلہ۔ مسجد کے در و دیوار پر قرآن مجید کی آیتوں اور سورتوں کا لکھنا اچھا نہیں (اور مسجد بنانے میں اس پر نقش و نگار پھول پتی وغیرہ بنانا ناجائز ہے صریحی اسراف ہے اس میں مسجد کے استحکام کو کوئی دخل نہیں آج کل لوگ اس میں بہت روپیہ برباد کرتے ہیں کاش اسی روپیہ سے جہاں ضرورت ہو وہاں دوسری مسجد بنوا دیں ۱۲ ناقل عفی عنہ)۔

مسئلہ۔ مسجد کے اندر یا مسجد کی دیواروں پر تھوکنا یا ناک صاف کرنا بہت بُری بات ہے اور اگر بہت ضرورت پیش آئے تو اپنے کپڑے میں تھوک وغیرہ لے لے۔

مسئلہ۔ مسجد کے اندر وضو یا کُلّی کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ۔ مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ۔ مسجد کو راستہ قرار دینا جائز نہیں ہے ہاں اگر سخت ضرورت لاحق ہو تو گاہے گاہے ایسی حالت میں مسجد سے ہو کر نکل جانا جائز ہے۔

تمام شُد